

## SENATE OF PAKISTAN

### SENATE DEBATES

*Saturday, August 29, 1990*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

*(Recitation from the Holy Quran)*

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
فِيْمَا رَحْمَةٍ مِّنْ

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَفَضُوْا مِنْ  
حَوْلِكَ مَا عَفُفَ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ  
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٠١﴾  
اِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي  
يَنْصُرْكُم مِّنْۢ بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَا  
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغْلُظَ وَمَنْ يَّغْلُظْ يَأْتِ بِهَا عَلَٰ يَوْمِ الْقِيَمَةِ  
ثُمَّ تَوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٠٣﴾

## SENATE OF PAKISTAN

### SENATE DEBATES

*Saturday, August 29, 1990*

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall, (Parliament House), Islamabad, at ten of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

*(Recitation from the Holy Quran)*

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ  
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ  
فِيْمَا رَحْمَةً مِّنْ

اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا نَفَضُوْا مِنْ  
حَوْلِكَ مَا عَفُفَ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ  
فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ ﴿١٠٩﴾  
اِنْ يَنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ وَاِنْ يَخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِي  
يَنْصُرْكُم مِّنْۢ بَعْدِهِ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَمَا  
كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغْلُظَ وَمَنْ يَّغْلُظْ يَأْتِ بِهَا عَلَٰلِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ  
ثُمَّ تُؤَفَّفُ كُلُّ نَفْسٍ فَاَكْسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

متوجہ ہو کر اسے پیغمبرؐ پر خدا کی بڑی ہی رحمت ہے کہ تم ان لوگوں کے لئے اس قدر نرم مزاج واقع ہوئے، اگر تم سخت مزاج اور تنگ دل ہوتے تو لوگ تمہارے پاس سے بھاگ کھڑے ہوتے اور ان کے دل تمہاری طرف اس طرح نہ کھینچتے جس طرح اب بے اختیار کھینچ رہے ہیں، پس ان لوگوں کا قصور معاف کر دو اور اللہ سے بھی ان کے رخصت نشی طلب کرو۔ نیز اس طرح کے معاملات میں دینی امن و جنگ کے معاملات میں، ان سے مشورہ کر لیا کرو، پھر جب ایسا ہو کہ تم نے کسی بات کا عزم کر لیا تو چاہیے کہ خدا پر بھروسہ کر دو اللہ جو کچھ نشان لیا ہے اس پر کار بند ہو جاؤ، لایقنا اللہ انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو اس پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔ ۱۵۹

مسلمانو! اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی نہیں جو تم پر غالب آ سکے لیکن اگر وہی تمہیں چھوڑ بیٹھے تو بتلاؤ کون ہے جو اس کے چھوڑ دینے کے بعد تمہارا مددگار ہو سکتا ہے؟ یقیناً کوئی صرف اللہ کی ذات ہے پس جو مومن ہیں وہ اسی بھروسہ کریں۔ ۱۶۰

جناب چیمبرلین سے جزاک اللہ۔  
 میر حسین بخش بنگلہ دہ پوائنٹ آف آرڈر۔  
 جناب چیمبرلین سے مدعی فرمائیں۔

Point of order Re: STARTING TIME OF THE SITTING

میر حسین بخش بنگلہ دہ جناب چیمبرلین جو آرڈر آف دی ڈے سے نہیں دیا گیا ہے اس کے مطابق سینٹ کے سیشن کو پورے دس بجے شروع ہونا چاہیے تھا گھڑی کا آپ کے جہان سے ہے اور میر سے بھی سامنے ہے پوچھ لیا۔ بچے آپ ہاؤس کی کارروائی شروع کر رہے ہیں، اور میر اس کے بعد وزیر اعلیٰ کی اتنی بڑی تعداد کے باوجود صرف ایک single soul، واحد آدمی، یہاں پر تشریف فرما ہیں مجھے یہ بات پوچھنے میں اب کوئی ہچکچاہٹ نہیں کہ آیا موجودہ حکومت نے اپنی پالیسیوں کے لحاظ سے اس بیان کو مذاق کا نشانہ بنا رکھا ہے اس کو taken for granted لیا گیا ہے یا جس میں چند ایسے آدمیوں کو یہ سمجھا جا رہا ہے کہ صرف انہی کے پاس وقت ہے اور باقی کسی کے پاس وقت نہیں ہے۔ اگر یہ ہاؤس اپنے پروجیکٹر کے حساب سے نہیں چل سکتا تو ہم اس میں بیٹھنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہیں۔ جہاں تک ممبرز کا تعلق ہے ان کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ یہ ملک کس دور سے گزر رہا ہے اور آج کے اس juncture میں پھر اگر ہم لوگوں کو یہ احساس نہیں (ممبرز اراکین کو اور حکومت کی) تو پھر میں صرف ایک مصرع کہہ کر خاموش ہو جاؤں گا کہ۔

کل بریں عقل و دانش بیاہد گر لیت۔  
 یہ رونے کا مقام ہے اس سے زیادہ اور کیا کہا جاسکتا ہے۔



[Mir Hussain Bakhsh Bangulzai]

دوسری بات میں کہوں گا تو خیاب لوگوں کے تیز پٹ پٹھ جائیں گے کہ جی میں تو پرائنٹ آف آرڈر کرتا ہوں میں کوم کو توڑتا ہوں آپ بتائیے کہ یہ ہاؤس کس طرح چل رہا ہے۔ شکریہ!

Mr. Chairman: I am sure it will be taken note of

#### QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Chairman: Question No.44

#### PAKISTAN'S STALL AT OSAKA EXPO-90

\*Mir Hazar Khan Bijarani (on his behalf):

44. Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:
- Whether it is a fact that Pakistan's stall at Osaka Expo 90 had not been completed till the exhibition inauguration in March 1990;
  - the total amount spent on this stall so far and the present status of work done on it ; and
  - the number of officer's and other staff sent to Japan for this exhibition and the period of their stay there?

#### Answer

- Yes.
- Total amount spent so far is Rs. 4.82 millions. The project was completed on May 7, 1990.
- Their names and period of stay is given in Annex A.

**Annex A**

**LIST OF OFFICERS SENT TO OSAKA, JAPAN IN CONNECTION WITH EXPO-90**

| S.No. | Name & Designation of Officer                                                                                                                                                                            | Date                        |
|-------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------|
| 1     | 2                                                                                                                                                                                                        | 3                           |
| 1.    | Mr. Mazhar Rali, Chairman CDA, (Commissioner General Expo, 1990).                                                                                                                                        | 6—15 July, 1989.            |
|       | To attend the first Commissioner General's Meeting at Osaka.                                                                                                                                             |                             |
| 2.    | (a) Sheikh Abdul Qadir, Chief Landscape Architect, CDA                                                                                                                                                   | 6—15 July, 1989.            |
|       | To accompany Commissioner General Expo—90 Pakistan Section/Chairman CDA in the meeting and to assist in the technical matters specifically concerned with the landscape.                                 |                             |
|       | (b) To complete paper work with Japan Association of Expo—90 for the 2nd Commissioner General's Meeting and assist the Chairman CDA in the meeting.                                                      | 5—12 November, 1989         |
|       | (c) Member of the delegation visiting Japan for arranging participation in the Pakistan Day Event at Expo—90 and assist in other technical and landscaping matters concerned with the Pakistani exhibit. | 6—20 August, 1990.          |
| 3.    | Syed Munir Hussain, Chairman CDA (Commissioner General Expo—90).                                                                                                                                         | 8—11 November, 1989.        |
|       | To participate in the 2nd Commissioner General's meeting at Osaka.                                                                                                                                       |                             |
| 4.    | (a) Mr. A.R. Javaid, Member (Engg.) CDA (National Coordinator Expo—90).                                                                                                                                  | 4—8 February, 1990.         |
|       | To discuss and finalize matters relating to export of plants, horticultural products for the Exposition with the Expo Authorities in Japan.                                                              |                             |
|       | (b) To participate in the inaugural ceremony as National Coordinator Expo—90 Pakistan Section and as Member of Pakistan Delegation.                                                                      | 30 March, to 6 April, 1990. |
| 5.    | Mr. Mohiuddin Jameeli, Director Maintenance, CDA, (Project Director Expo—90).                                                                                                                            | 2 March, to 24 April, 1990. |

## [Mir Hussain Bakhsh Bangulzai]

| 1   | 2                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        | 3                           |
|-----|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------|
|     | To supervise the construction of Theme Shalimar Garden in the out door facilities and to assist in the construction of Pakistan Pavillion in the Hall 'A'.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |                             |
| 6.  | Mr. Shamsher Ali F.A./Member, CDA                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        | 10—16 March, 1990.          |
|     | To carry out spot inspection and also to discuss the matters relating to the finances and to check account system devised.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |                             |
| 7.  | Muhammad Saeed Sheikh, Landscape Architect, CDA                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                          | 19 March, to 13 June, 1990. |
|     | To supervise and give final touches to the out-door and in-door exhibits planned by Pakistan.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                            |                             |
| 8.  | Mr. Javed Masud, Member (Admin) CDA                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      | 30 March, to 6 April, 1990. |
|     | To participate in the inaugural ceremony of the International Garden and Greenery Exposition, 1990 Osaka, Japan as Head of the Pakistan Delegation.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      |                             |
| 9.  | (a) Mr. Muhammad Zubair Osmani, Director Training CDA ..<br>(Deputy Commissioner General Secretary Expo., 1990).                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                         | 16 May, to 18 July, 1990.   |
|     | To maintain liaison and coordinate works between the office of Commissioner General Expo., 1990 Pakistan Section, Commissioner General Japan Association of Expo., 1990, Embassy of Pakistan in Tokyo and Sponsors for various facilities to Pakistan Section and to discuss and negotiate matters relating to Pakistan's participation in Expo., 1990, to implement the programme approved by the Government of Pakistan, and to be responsible for the publicity of the Pakistan Participation abroad. |                             |
|     | b) Member of the delegation visiting Japan for arranging/ participation in the Pakistan Day Event at Expo—90.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                            | 6—16 August, 1990.          |
| 10. | Mr. Ahmad Waqar, F.A./Member, CDA                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                        | 6—18 August, 1990.          |
|     | Visit to Japan as Head of Delegation for arranging/participation in the Pakistan Day Event (14-8-1990).                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |                             |
| 11. | Mr. S.A.T. Wasti, Director Public Relations, CDA Secretary Information Expo., 1990.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                      | 6—16 August, 1990.          |
|     | Member of the delegation visiting Japan for arranging/ participation in the Pakistan Day Event at Expo—90, and media coverage of the same.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |                             |

**Mr. Chairman:** Any supplementary question ? No supplementary question. Next question No. 47

**AGRICULTURAL DEVELOPMENT BANK**

**\*Mr. Muhammad Ishaque Baluch (on his behalf):**

7. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the total number of employees of the ADBP., transferred during the period from 1st July, 1989 to 30th April, 1990, indicating also the number of such employees with province-wise breakup and the expenditure incurred on these transfers/postings?

**Mr. Sartaj Aziz :** In all 4608 employees of ADBP were transferred and posted during the period from 1st July, 1989 to 30th April, 1990. A statement showing province-wise number of employees transferred/posted alongwith the amount of expenditure incurred on these transfers during the period from 1st July, 1989 to 30th April, 1990 is annexed.

It may be added that in 379 cases transfers were made on request and in 60 cases transfers were made at the same station without involving any expenditure on these 1239 transfers.

[Mr. Sartaj Aziz]

**Annexure**

STATEMENT SHOWING PROVINCE-WISE NUMBER OF EMPLOYEES TRANSFERRED/POSTED ALONGWITH AMOUNT OF EXPENDITURE INCURRED ON THESE TRANSFERS DURING THE PERIOD FROM 1ST JULY, 1989 TO 30TH APRIL, 1990.

| Province/Region     | No. of Transfers and Postings | Expenditure incurred on Transfers & Postings | Remarks |
|---------------------|-------------------------------|----------------------------------------------|---------|
|                     |                               | Rs.                                          |         |
| Punjab .. .. .      | 2360                          | 1,463,060.00                                 |         |
| Sindh .. .. .       | 1390                          | 332,589.00                                   |         |
| NWFP .. .. .        | 465                           | 358,274.00                                   |         |
| Baluchistan .. .. . | 303                           | 285,921.00                                   |         |
| FATA/FANA .. .. .   | 38                            | 81,433.00                                    |         |
| A.K. .. .. .        | 52                            | 33,286.00                                    |         |
| Total               | 4608                          | 2,554,563.00                                 |         |

**WRITING OFF ADBP LOANS**

**\*Mr. Muhammad Ishaque Baluch (on his behalf):**

104. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the number of loanees whose loans or interests were written off by the Agriculture Development Bank of Pakistan during the period from 1st July, 1989 to 25th April, 1990; and

- (b) the number of committees constituted for this purpose indicating also the names, father's names amount of loan or interest written off with province-wise break-up of such loanees and the name of the authority on whose recommendations these loans or interests were written off?

**Mr. Sarfaj Aziz :** (a) The ADBP allowed write-off/remission of interest in 353 cases during the period from 1st July, 1989 to 25th April, 1990.

(b) The Board of Directors constituted two Committees viz. Debt write-off Committee and Committee of Senior Executives to consider cases for write-off/remission of interest. Besides this, the Board entrusted such powers to the Chairman and Regional Managers also. Details of said Committee and authorities constituted/authorized is annexed. Province-wise names, father's names, amount of loan or interest written-off cannot be provided as section 12 of the Bank (Nationalization) Act, 1974 prohibits divulgence of such information relating to the affairs of its constituents.

### Annexure

#### **NAMES OF COMMITTEES/AUTHORITY CONSTITUTED/APPOINTED TO CONSIDER PROPOSALS FOR PERMISSION OF INTEREST AND WRITE-OFF OF LOANS IN ADBP.**

Various authorities who have been authorized by the Board of Directors for writing-off of loans/remission of interest are as under :—

| S.No.                               | Authority | Powers to write-off                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                  |
|-------------------------------------|-----------|----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| 1. Regional Manager                 | .. ..     | (1) To waive off additional (penal) interest upto Rs. 15,000 in each case if entire default is cleared in lumpsum.<br>(2) To allow remission of balance amount on the merit of each case under standing instructions where principal amount and interest equal to principal amount is first repaid and borrower is not in a position to repay the balance amount due to circumstances beyond the borrower's control. |
| 2. Committee of Senior Executives   | .. ..     | Debts where principal amount does not exceeds Rs. 25,000.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                            |
| 3. Chairman                         | .. ..     | Debts where principal amount advanced exceeds Rs. 25,000 but does not exceed Rs. 50,000.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                             |
| 4. Board's Debt Write-off Committee | .. ..     | To write-off debts where principal amount advanced exceeds Rs. 50,000.                                                                                                                                                                                                                                                                                                                                               |

**سید فصیح اقبال** : جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھوں گا کہ اب چونکہ ایک صاحب وزیر زراعت بن چکے ہیں۔ اصولی طور پر ان کو جواب دینا چاہیے تھا۔ وہ تشریف نہیں لائے لیکن یہ بتایا جائے اب تک جو قرضے معاف کئے گئے ہیں وہ انہوں نے کسی بورڈ یا کسی کمیٹی کے توسط سے معاف نہیں کئے۔ چیئر مین نے اپنی صوابدید پر جو اس کو قانونی طور پر حاصل نہیں تھی کیوں زرعی قرضے معاف کئے ہیں۔

**جناب چیئر مین** : یہ آپ سوال ۱۴۲ کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔  
**سید فصیح اقبال** : جی ہاں ۱۴۲ کے بارے میں، کیونکہ اطلاعات غلط دی گئی ہیں۔ اور میں بارہا آپ کے نوٹس میں لائق رہا ہوں کہ یہاں جوابات غلط دئیے جاتے ہیں اور آج تک کسی قسم کی کارروائی آپ کی طرف سے بھی نہیں ہوئی نہ کسی وزیر موصوف نے کی ہے یہ بالکل غلط جواب ہے۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے وہ وزیر صاحب کے علم میں بھی ہے یعنی ہمارے وزیر خزانہ صاحب کے علم میں ہے

**جناب چیئر مین** : ۳۵۳ کیسٹر میں write off or remission ہوئی ہے وہ آپ کے خیال میں صحیح نہیں ہے۔

**سید فصیح اقبال** : بالکل نہیں ہے۔ میں نے لسٹ بھی دی ہے اور اپنی discretion استعمال کرتے ہوئے چیئر مین اسے ڈی بی پی نے اپنے لحاظ سے درخواستوں پر فیصلے کئے ہیں کسی کمیٹی میں نہیں کئے گئے۔

**جناب چیئر مین** : آپ کی اطلاع کے مطابق کتنا قرضہ رائٹ آف کیا گیا۔ کس پیر پٹر کی بات ہے۔



سید فصیح اقبال بر تین کروڑ ۳۷ لاکھ ۱۸ مہینوں میں ۔

جناب سرتاج عزیز :- پہلے تو میں یہ گزارش کروں کہ یہ ایک بیکلرنگ منسٹری آف فنانس کے تحت آتا ہے منسٹری آف لیگسلیچر کے تحت نہیں آتا۔ اس لئے جواب دینے کا میرا یہ حق بنتا ہے۔ دوسرا اس میں انہوں نے جو انفارمیشن مانگی تھی کہ ٹوٹل کتنے کیسز ہیں جن کے قرضے رائٹ آف کئے گئے ہیں وہ ۳۵۳ کیسز ہم نے بتائے ہیں اس طریقے سے پاور جو اس میں دی گئی ہے وہ ۲۰ ملین روپے ٹوٹل رائٹ آف کئے گئے ہیں

pertaining to that period یہ ۲۵ اپریل ۱۹۹۰ تک کی بات ہے یہ ہیں کیسز کو ریفر کر رہے ہیں وہ شاید اس کے بعد کا ہے سوال صرف ۲۵ اپریل ۱۹۹۰ تک کا ہے ۔

سید فصیح اقبال بر جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف کے علم میں یہ لانا پسند کروں گا کہ جو قرضے معاف کرنے کے جواب کے دستوری طریقے تھے وہ بھی پورے نہیں کئے گئے۔ کیا آپ کو یہ پتہ ہے ۔

جناب سرتاج عزیز :- اگر ایسا کوئی کیس ہو تو ہمارے ٹوٹل میں لائیں ہم ضرور اس پر کمیشن لیں گے لیکن یہ جو کیسز ہو گئے ہیں متعلقہ چیئرمین کے اختیارات میں ہیں ریجنل مینجمر کی powers ہیں اور اس کے بعد بورڈ کی powers ہیں مختلف جو حدود ہیں وہ دی ہوئی ہیں۔ ریجنل مینجمر جو ہے وہ ۱۵ ہزار روپے تک کا قرضہ معاف کر سکتا ہے۔ کیٹی کا enior Executive ۲۵ ہزار روپے تک کا کر سکتا ہے۔ چیئرمین یا پرنسپل جو ہے اس کے اختیارات میں total does not exceed 50 thousand کے بعد بورڈ کی powers ہیں ۔ ۵۰ ہزار روپے سے زیادہ ۔



جناب چیئرمین ہر اچھا یہ مجھے بتائیں کہ کیا دنیا کا کوئی اور ملک ہے جہاں پر قرضے لے کر ہمر معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

جناب مسرتاج عزیز ہر ویسے جگہ آپ کو پتہ ہوگا کہ رائٹ آف نام بنیکوں میں reserve for bad debts ہوتے ہیں اب آپ کو پتہ ہوگا کہ لاطینی امریکہ میں debts

نہیں ہے وہ reserve billion of dollars بنا رہے ہیں جہاں مختلف وجوہات کی بنا پر قرضے موصول نہیں ہو رہے۔ اس کا جو criteria laid down ہے ممکن ہے

beyond borrowers' power loanee has lost the paying capacity

اس کا کوئی آدمی مر گیا ہے تو ادرا بات ہو گئی ہے

Wafaqi Mohtasib has decided a case in favour of the applicant. Sudden death of the borrower leaving no adult thereby affecting the scheme as the State Bank has classified.

تو عام طور پر یہ کرنا چاہئے کہ دس پندرہ بیس سال کے بعد یہ پتہ چلے کہ قرضہ recover نہیں ہو رہا۔ ممکن ہے جیسے انہوں نے ریفیر کیا political pressure میں جو کیس کئے گئے ہوں وہ ہمارے نوٹس میں نہ ہوں۔

Mr. Chairman: He is giving a definite information.

کہ تین کروڑ ۳۷ لاکھ کے قرضے معاف ہوئے ہیں۔

سید فصیح اقبال :- جی بالکل معاف کہنے گئے ہیں پولیٹیکل پریشر سے ہی معاف کئے گئے ہیں۔ تمام اہل ایمن اسے حضرات کے ہیں جو سب کا فخر پر کئے گئے ہیں۔ میں نے تو اور پھیل کا غزوئے میں اسد ۵ ہزار سے زائد قرضوں کی بات کر رہا ہوں جو بیڑ میں کو معاف کرنے کا بالکل اختیار نہیں تھا کیٹی کے ذریعے ہونا تھا کسی کیٹی کو نہیں ملا گیا اور آپ کی حکومت آنے کے بعد بھی وہ پھیل تاریخ میں دس دن تک کر کے رہے۔ ہمیں تو افسوس یہ ہے کہ اس حکومت کا ہمیں پتہ ہی نہیں بالکل پرانے کاموں کو ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ آپ نے یہ جو پڑھا یہ تو قدامت میں یہ بڑی اچھی چیز ہے۔ دولت آف برٹش تو بنے ہوئے ہیں لیکن اگر کوئی ان کو violate کرتا ہے تو آپ بتائیے اس کے لئے آپ نے کیا سزا تجویز کی ہوئی ہے۔

جناب سرتاج عزیز :- دیکھئے جو غلط کام ہو گئے ہیں ان کے احتساب کا عمل بڑے زور شور سے چل رہا ہے۔ وہ موضوع الگ ہے۔ یہاں تو اس وقت سوالوں کے جواب دے رہے ہیں۔ جو سوال آپ نے پوچھا اس کام نے جواب دے دیا۔ اس سے آپ خواہ مخواہ implications derive کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین :- اس میں ایک مسئلہ دوبارہ آ رہا ہے۔

Section 12 of the Bank Nationalization Act, 1974

یہ مسئلہ ایک کیٹی نے نہیں اٹھایا ہے اس میں۔

I think, we need to discuss and take a decision on it, as to what are its implications ?

جناب سر تاج عزیز :- ہاں جی مالیات کی سینڈنگ کمیٹی میں کچھلی مرتبہ اس پر بات ہوئی تھی اور بینک نیشنلائزیشن ایکٹ ۱۹۷۱ء میں جو بیراگرف ۳ شامل کیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ سٹیٹ بینک ہر سال رائٹ آف write off restructuring and subsidized تین چیزوں کے بارے میں بے قاعدگی یا departure from banking practice کے معاملوں کی رپورٹ منسٹری آف فنانس کو دے گی اور اگر اس میں public interest involve ہوا تو۔

Ministry of Finance can make that information available to the relevant parliamentary committees both in the National Assembly and the Senate. This does not apply to a full closure. In other words, member cannot ask

کہ آپ نے کتنا قرضہ دیا ہے اور کیا دیا ہے بارے write off cases. statement. ہمیں دے دیں۔

when any irregularity is detected, in accordance with the State Bank's inspection and assessment, that information can be given because once an irregularity is committed that can become public information.

ہم نے بینکوں کو ہدایت دی ہے پچھلے دو سالوں میں جب یہ ایکٹ پاس ہوا تھا تو نیچے میں لاؤ کی بھی عجیب پوزیشن تھی۔ ایک آرڈیننس جاری ہوا پھر وہ lapse ہوا ابھر کسی اور طریقے سے وقتاً فوقتاً

It did not remain on the statute book.

لیکن اب پھر دوبارہ وہ آرڈیننس مؤثر کیا گیا ہے تو ہم اسی مہینے جو پچھلا financial year

apart from the accountability cases, we are getting a comprehensive report on all irregularities and write offs which we will make available to the Standing Committee on Finance.

جن میں ابید ہے کہ یہ کیس آجائے گا تو اس مسئلے میں .

the more important thing is not to take up all the individual cases which should be taken up, of course, but to let the procedure and the system function.

تاکہ آئندہ کوئی اس کو violate کرنے کی کوشش نہ کرے  
جناب چیئرمین بر اگلا سوال ۱۰۵۔

CHAIRMAN, A.D.B.P.

\*Mr. Muhammad Ishaque Baluch (on his behalf):

105. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- the name, educational qualification and experience of the Chairman, Agricultural Development Bank of Pakistan ; and
- whether his appointment as Chairman, was made under the Bank rules and regulations, if so, the details thereof?

**Mr. Sartaj Aziz :** (a) Ch. Ahmed Saeed, Ex-Chairman, ADBP has since been removed from service w.e.f. 9th August, 1990. However, the information is as following :—

Ch. Ahmed Saeed :

*Qualifications :*

- Graduate in Chemical Technology, University of Punjab, Lahore.
- B.Sc. (Honours) in Chemical Engineering, University of Punjab, Lahore.

*Experience :*

- Chairman ADBP from 26th July, 1989 to 9th August, 1990.
- Joined Service Group of Industries in 1963 as a young Executive and worked as Senior Director till July, 1989.

(b) His appointment was made by the federal government under section 10 (1) of ADBP Ordinance, 1961.

جناب چیئرمین ہر پلیمنٹری سوال اگر کوئی ہو۔  
 پرو فیسر خورشید احمد ہر جناب چیئرمین سوال ۱۰۵ کے بارے میں ضمنی سوال ہے۔  
 جناب چیئرمین! پولیٹین یہ ہے کہ ایک شخص جو سٹوڈنٹسٹری سے متعلق ہے اس کو آپ ایک ایگزیکٹو  
 آرڈر کے ذریعے سے ایگزیکٹو ڈپلنٹ بینک کا سربراہ بنا سکتے ہیں۔ میں اس وقت اس کی  
 legality کو challenge نہیں کر رہا ہوں میں اس کی propriety کے  
 بارے میں سوال اٹھا رہا ہوں اور وزیر خزانہ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات ممکن نہیں ہے

کے بارے banks specialized institution or public sector corporations میں ایسی  
 مرتب کردی جائیں جن میں ان کے specific guidelines  
 مقرر ہو یعنی کوئی نہ کوئی چیز ایسی qualification, experience  
 ہونی چاہئے کہ آپ اس کو جج بھی کر سکیں اور دوسروں کے لئے کوئی  
 restrictions  
 ہوگیں۔ تو میں چاہوں گا کہ اس مسئلے کے بارے میں کچھ بتائیں۔ restraints provide

جناب سر تاج عزیز: اصل میں initial recruitment کے لئے تو کوئی  
 رکھ سکتے ہیں اب ہیڈ آف دی بینک یا institutions کے  
 یہ لوگوں کی پیشہ discretion ہوتی ہے کہ وہ صحیح استعمال کی جائے تو صحیح  
 آدمی لگنے، لیکن آپ کہہ دیں گے کہ کم از کم ایم اے ہو جائے یا کچھ ہو۔ اب Bankers  
 میں بہت سے لوگ ایسے رہتے ہیں جن کی Academic qualification نہیں ہوتی۔

But they come up to that level and they have so much experience that they become good bankers and we do appoint them, as heads of various banks.

اسی طریقے سے جو relevant field کا تجربہ ہوتا ہے وہ بھی آپ provide  
 کریں تو minimum ہو ہی جاتا ہے اس کیس میں ظاہر ہے کہ انڈسٹری discretion  
 تو حامل تھی اور بعض اوقات ایسے ہوا ہے کہ آپ بائیل مارکیٹ سے آدمی لائے ہیں

and he has proved to be a good head of one of the institutions  
 because executives are executives.

[Mr. Sartaj Aziz]

اس کیس میں ظاہر ہے پٹریکل criteria زیادہ dominant تھا اور  
 جو بھی qualification آپ مقرر کریں گے پھر بھی  
 government would decide to recommend them

وہ ہمیشہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لیں گے۔

The important thing is to establish a healthy tradition by which these institutions

ان کی sanctity ان کی viability ان کی health کو violate نہ  
 کیا جائے اور ہم نے پچھلے دو تین ہفتے سے یہی پالیسی شروع کر رکھی ہے جتنی بھی  
 appointments ہم نے institutions financial میں کی ہیں وہ  
 established criteria اور traditions کے مطابق میرٹ پر کی ہیں۔  
 تاکہ یہ سارے sectors کسی نہ کسی طریقے سے healthy ہو جائیں  
 اگر آپ political basis پر کسی کو لائیں گے تو

he is compelled to relax the criteria of appointments and he has to follow political compulsions.

تقریباً جو generally ان کی spirit of comments ہے اس سے agree کرتا ہوں۔

We have to do everything to protect the financial sector from the adverse political influences, in appointments as well as lendings.

تاکہ یہ institutions زیادہ healthy ہوں

اور میں انشاء اللہ اگلے دس پندرہ دن میں چارٹریا پالیسی کا اعلان کر دوں گا اس میں کسی نہ کسی طریقے سے یہ پوائنٹ بھی آ جائے گا۔

پروفیسر خورشید احمد بر جناب وزیر کے جواب کی سپرٹ سے اسی طرح اتفاق کرتا ہوں جس طرح انہوں نے میرے سوال کی سپرٹ سے کیا ہے لیکن میرا خیال ہے اس پر مزید غور کی ضرورت

academic qualification

minimum qualification

guidelines

ہونا چاہئے کچھ اور

relevant experience

مرتب ہونی چاہئیں اور اس کے لئے کوئی نہ کوئی نظام ایسا ہونا چاہئے کہ اس کا بروقت احتساب ہو سکے

irrelevant of the government in power

اس کے لئے مثلاً امریکہ میں یہ سسٹم ہے وہ یہ ہے کچھ appointment جو ہیں

ان کی سینٹ کی جو کمیٹی ہیں وہ hearing کرتی ہیں اگر آپ ایسا کر سکیں ایک آدھ

guide line. مرتب کر دیں۔ اور اس کے بعد یہ بات بھی کہیں۔

کہ خواہ کوئی بھی دور ہو، اس میں ایک سسٹم کو اپنایا جائے، جیسے سینٹ کی ایک فنانس کمیٹی ہے

وہ فنانس کے سلسلے میں جو appointments ہیں، چاہے وہ in camera ہوں،

چاہے open ہوں، لیکن کم از کم یہ ہو کہ وہ ان کو examine کر سکے۔

question کر سکے اور اس طرح سے ایک traditions build ہوگی، درجہ



[Prof Khurshid Ahmed]

آپ کبھی بھی tradition build نہیں کر سکیں گے، دونوں کے ضابطے آپ کو بنانا پڑیں گے۔ traditions کو build ہونے کے لئے مدت چاہئے، ہمارے ہاں جس طریقے سے قانون کو، اخلاق کو نظر انداز کر کے کام کیا جاتا ہے، اس کے لئے کچھ اور guidelines اور کچھ compulsions آپ build کریں، اس نقطہ نظر کو اگر آپ سامنے رکھ کر سوچیں گے تو شاید کوئی راستہ نکل سکے۔

جناب چیئرمین: جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز: parliamentary control on executive appointments.

ایک بہت بڑا structural اور ایسی کا فیصلہ ہے personally میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ اس کو زیادہ ہونا چاہیے، لیکن Interim government کے لئے اتنا بڑا فیصلہ کرنا جو ہے وہ ممکن نہیں ہے، اس پر فیصلہ آئندہ جو government آئے گی، الیکشن کے بعد وہ شاید اس معاملہ کو لے، لیکن جیسے جیسے ہمارے ان ایوانوں میں تجربہ کار لوگ آئیں گے، ان کی کارکردگی سے کمیشنر کی کارکردگی آگے بڑھے گی تو میرا خیال ہے کہ آگے چل کر اس قسم کی improvement کی گنجائش نکلے گی۔

but the two processes have to go together

تو یہ حال اس Interim phase میں ہم تجویز کو آگے نہیں بڑھا سکتے لیکن میں اس سب سے اتفاق کرتا ہوں۔

جناب چیمبرلین: حسین بخش بنگلہ دیش

میر حسین بخش بنگلہ دیش: در ضمنی سوال کیا محترم وزیر صاحب کے جواب سے یہ سمجھا جائے کہ Interim government کسی قسم کے کوئی policy decisions نہیں کرے گی۔

جناب سر تاج عثمان: میں نے یہ نہیں کہا کہ لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ ہمارا سب سے بڑا فرض ایکشن کرنا ہے، اس کا انتظام کرنا ہے، لا اینڈ آرڈر برقرار رکھنا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہماری کوشش ہے کہ جو سسٹم چل رہا ہے، اس سے بہتر طور پر چلائیں۔ مثلاً اکانوی کو ٹھیک رکھیں، fiscal deficit کو ٹھیک رکھیں، balance of payment

کو ٹھیک رکھیں۔ دیرہ وغیرہ۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ جو term structural پالیسیاں ہیں، ان میں major policy changes لانا مشکل ہے، جیسے کہ امریکہ میں

ہر ایجنسیڈر کی appointment سینٹ میں جاتی ہے، بڑے ججوں۔۔۔۔۔ کی جو appointments ہیں، وہ سینٹ میں جاتی ہیں، لیکن ہمارے ہاں پارلیمنٹ میں اور executive میں وہ relationship قائم نہیں

ہو سکا ہے، اس لئے یہ ایک بہت ہی وسیع subject ہے اس کا اس لئے تردد مہینوں میں فیصلہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی عبوری حکومت فیصلہ کر سکتی ہے، اس سے یہ اخذ کرنا کہ ہم کوئی پالیسی اختیار نہیں کر رہے ہیں، یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب چیئرمین : اگلا سوال نمبر ۱۰۶، جناب اسحاق بلوچ صاحب ۔

ADBP--AT PROVINCIAL LEVEL

\*Mr. Muhammad Ishaque Baluch: (on his behalf).

106. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the government to establish the A.D.B.P. at provincial level, if so, when?

Mr. Sartaj Aziz : Yes. A decision was taken by the Board of Directors of ADBP to establish 4 Provincial Offices at Provincial Headquarters. These offices are operating with effect from 1st July, 1990.

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں، اگلا سوال نمبر ۱۰۷، فیصیح اقبال صاحب  
میر حسین بخش نیگلکڑی : ضمنی سوال ۔

جناب چیئرمین : آپ کا کوئی ضمنی سوال ہے ۔  
میر حسین بخش نیگلکڑی : جی ہاں، ضمنی سوال ہے ۔ جناب والا! جہاں تک زرعی ترقیاتی بینک کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا تعلق ہے، اس میں بلوچستان سے کون شخص ڈائریکٹر ہیں ۔ اور یہ کب nominate ہو گئے ہیں ۔ کیونکہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی پچھلی میٹنگوں کے دوران پتہ چلا کہ کافی عرصہ سے بلوچستان کی نمائندگی اس میں نہیں ہوئی ہے، اس کے بعد جب ہم نے اپنی فنانس کمیٹی میں یہ سوال اٹھایا تو انہوں نے کہا کہ ہم یہ کر رہے ہیں ۔ دو تین نام آئے تھے ضرور لیکن اس وقت تو ان ناموں پر کوئی فیصلہ نہیں ہوا تھا،

احسان الملک پراجہ صاحب بھی فرما رہے تھے کہ جی ایم اس اس سلسلے میں کچھ گنجائش نکالیں گے ،  
تو ب میں بڑھنا چاہتا ہوں کہ اس میں کیا گنجائش نکلی ہے ، کون صاحب ڈائریکٹر بنے ہیں ، اور  
یہ سن بنیادوں پر نہیں ہیں ۔

جناب چیئرمین : وزیر خزانہ صاحب ،

جناب سرتاج عزیز : یہ سوال provincial offices کے بارے  
میں تھا۔ اس سے یہ سوال پیدا نہیں ہوتا ۔

جناب چیئرمین : لیکن اگر کوئی information ہے تو دے دیں ۔

'Mr. Sartaj Aziz: No Sir, I do not have the information.

جناب چیئرمین : جواب یہ ہے کہ جی صوبائی ہیڈ کوارٹرز پر ایگریگیشن ڈیپارٹمنٹ بننے  
کے دناتر کھولے گئے ہیں اور یہ دفاتر جو ہیں وہ یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے کھولے گئے ہیں تو اس  
جواب سے یہ پتہ چلتا ہے کہ دفتر کھل گئے ہیں ۔

سید فیض اقبال : ضمنی سوال

جناب چیئرمین : جی فیض اقبال صاحب ۔

سید فیض اقبال : ضمنی سوال ، میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ صوبائی دفاتر

کا status کیا ہے ، چاروں صوبائی دفاتر کا status کیا ایک جیسا رکھا گیا ہے یا  
کسی جگہ ریجنل مینجر رکھا گیا ہے یا اس سے کوئی اور نام دیا گیا ہے ۔ دفتر کھولنے کی بات تو  
aniguous ہے ۔

[Syed Feseieh Iqbal]

جناب دفتر تو پہلے بھی کھلے ہوئے تھے۔ سوال یہ تھا کہ چاروں صوبوں میں برابری کی سطح پر دفتر کھولے جاتے، اگر پنجاب میں ڈائریکٹر رکھا گیا ہے تو سندھ میں بھی ڈائریکٹر ہونا چاہیے، اور بلوچستان میں بھی ڈائریکٹر ہی تعینات ہونا چاہیے، اس کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ صحیح ہے۔

جناب سرتاج عزیز :- ہر جناب والا! جو تمام دفاتر ہیں ان کی budget provision

ہے: total and initial expenditure and recurring expenditure قریباً برابر ہیں۔

دفتروں میں delegation of powers، اور سٹاف میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سب برابر ہیں۔

جناب عبد الرحمن جمالی :- کیا ذریعہ صاحب یہ فرمائیں گے کہ بلوچستان میں سے کسی کی بورڈ آف ڈائریکٹرز میں nomination ہوگئی ہے یا نہیں۔

میر حسین بخش بنگلہ دہی :- میر ابھی جناب، یہی سوال ہے۔

جناب چیمبرلین :- جی، ان کا بھی یہی سوال تھا۔ تو بہر حال اس کے لئے وہ کہہ رہے ہیں کہ ان کے پاس اس وقت information نہیں ہیں۔

جناب عبد الرحمن جمالی :- اس کے لئے کیا criteria ہوتا ہے۔

جناب چیمبرلین :- بورڈ آف ڈائریکٹرز کی ممبر شپ کے لئے کوئی کوڈ سسٹم نہیں

ہوتا ہے۔ جناب عبد الرحمن جمالی :- جناب کوڈ نہیں، اس میں criteria پلوچہ

ہیں۔

سیّد فصیح اقبال: جناب والا، قواعد کے تحت یہ appointment ہوتی

جناب عبدالرحمن جمالی: یہ صوبائی حکومت ان کو nominate کرتی ہے یا فیڈرل گورنمنٹ خود رکھتی ہے۔

جناب سرتاج عزیز: اصل میں دونوں صورتیں ہیں۔ ہر ایک صورت کے لئے پورا composition دیا گیا ہے، کہ صوبائی حکومت کس کو nominate کرے گی یا کیا ہوگا، اگر اس کے متعلق نیا سوال پوچھیں تو میں تفصیل بتا سکوں گا۔

سیّد فصیح اقبال: برضی سوال، جناب والا! میں وزیر موصوف کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ صوبائی حکومت کے فیصلے کو سابق مرکزی حکومت نے نہیں مانا تھا، انہوں نے بلوچستان سے ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز مقرر کر دیا گیا، اس کا آپ نام بتا دیں، میری اطلاع کے مطابق اس کا نام محمد صالح بوتانی ہے۔

Mr. Chairman: No, no, there cannot be a Board of Directors.

سیّد فصیح اقبال: جی بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ممبر تھے۔

جناب چیئرمین: بورڈ آف ڈائریکٹرز میں ممبر بنایا ہوگا۔

سیّد فصیح اقبال: جی ہاں یہ non-official member ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین : Board of Directors میں صوبائی حکومت کا ایک noninee ہوتا ہے ۔

سید فیض اقبال : جی ہاں ، وہ ہو گیا ہے ، اور میرے خیال میں ، آپ کے یہ علم میں ہونا چاہئے تھا ۔

جناب چیئرمین : سر تاج عزیز صاحب ، آپ اسے دیکھ لیں ، اگر آپ کے پاس اس وقت information نہیں ہے تو آپ معلوم کر لیں کہ بوجپتان کا کوئی آدمی آیا ہے یا نہیں ۔

جناب سر تاج عزیز : جی ہاں ہے ۔ وہ یہ کہہ رہے کہ صوبائی حکومت نے جو recommend کیا تھا ، اسے چھوڑ کر فیڈرل گورنمنٹ نے کسی اور کو رکھ لیا ہے ۔

سید فیض اقبال : جی ہاں ، فیڈرل گورنمنٹ نے خود رکھا ہے ۔  
جناب سر تاج عزیز : اگر اس کے متعلق علیحدہ سوال پوچھیں تو میں بتا دوں گا کہ کیوں رکھا ہے ، اس کے متعلق کیا recommendations تھیں ، اور صوبائی حکومت کا آدمی کیوں نہیں رکھا گیا ۔

میر حسین بخش نیگلوتی : تو اس کے لئے کیا الگ سوال چاہئے ۔

جناب چیئرمین : الگ سوال پوچھیں یا کوئی اور راستہ اختیار کریں بہر حال اس سوال سے یہ ضمنی سوال نہیں بنتا ہے لیکن اگر آپ مزید information چاہتے ہیں ، تو اس کے لئے الگ سوال کر لیں ، یا بعد میں وزیر خزانہ صاحب سے مل لیں ۔

سید فیض اقبال :- جناب والا! میرے ضمنی سوال کا انہوں نے جواب نہیں دیا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا چاروں صوبوں کے جو دفاتر ہیں ان کا status ایک جیسا ہے۔ جناب چیئرمین :- انہوں نے کہا ہے کہ برابر ہے۔

سید فیض اقبال :- جناب نہیں، میرے علم میں یہ ہے۔۔۔۔

جناب چیئرمین :- اگر آپ کے علم میں ہے تو پھر آپ سوال کیوں پوچھ رہے ہیں۔

سید فیض اقبال :- وہ اس لئے کہ میں وزیر موصوف کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ صحیح پوزیشن کیا ہے۔ ان کے پاس ابھی نیا نیا چارج ہے، ان پر کافی بوجھ ہے، اس لحاظ سے میں زیادتی بھی کر رہا ہوں لیکن میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ اسی بہانے سے بدحیثیتان کے ساتھ ہونے والی زیادتی ان کے علم میں آ سکے۔ ہمارے ہاں تو چیف مینجر رکھا گیا ہے لیکن باقی جگہوں پر Resident Director مقرر کئے گئے ہیں۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ سب صوبوں میں ایک ہی status کے ملازمین ہونے چاہئیں۔

جناب چیئرمین :- سر تاج عزیز صاحب، آپ یہ نوٹ کر لیں۔

جناب سر تاج عزیز :- جی، میں نے یہ نوٹ کر لیا ہے۔

جناب چیئرمین :- اگلا سوال، ۱۰۷۔



## LOANS GRANTED BY ADBP.

**\*Syed Faseih Iqbal:**

107. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state total amount of loans sanctioned by ADBP during the period from January 1989 to December 1989 indicating also their province-wise and project-wise breakup?

**Mr. Sartaj Aziz:** Since January, 1989 to December, 1989 ADBP has sanctioned loans of Rs. 9203.618 million and disbursed loans of Rs. 8730.409 million. Statements showing Province-wise/Project-wise loan sanctioned is enclosed as Annexures A & B.

**Annexure A**

**TOTAL LOANS SANCTIONED AND DISBURSED BY ADBP DURING  
JANUARY, 1989 TO DECEMBER, 1989**

(Rs. Million)

| Province Area | Sanctioned      | Disbursed       |
|---------------|-----------------|-----------------|
| Federal Area  | 60.289          | 57.748          |
| Punjab        | 5605.469        | 5369.223        |
| Sindh         | 2119.341        | 1973.316        |
| N.W.F.P.      | 846.6           | 794.979         |
| Balochistan   | 429.716         | 405.392         |
| Azad Kashmir  | 709.365         | 72.150          |
| FANA          | 62.785          | 57.601          |
| <b>Total</b>  | <b>9203.618</b> | <b>8730.409</b> |

**Annexure B**

**TOTAL LOANS SANCTIONED BY ADBP DURING JANUARY, 1989 TO DECEMBER, 1989**

(Rs. Million)

| Purpose         | Federal Area | Punjab   | Sindh    | N.W.F.P. | Balochistan | Azad Kashmir | F.A.S.A | Total    |
|-----------------|--------------|----------|----------|----------|-------------|--------------|---------|----------|
| Seeds           | —            | 193.949  | 169.206  | 4.510    | 0.887       | 0.010        | 0.081   | 368.643  |
| Fertilizer      | —            | 517.657  | 421.934  | 10.867   | 25.942      | —            | 0.051   | 976.451  |
| Pesticides      | —            | 456.866  | 254.743  | 0.839    | 1.365       | —            | —       | 713.813  |
| Poultry Farming | 46.618       | 252.993  | 110.905  | 46.371   | 8.958       | 10.768       | 0.632   | 477.245  |
| Dairy Farming   | 3.304        | 543.761  | 264.775  | 160.868  | 20.505      | 22.766       | 15.070  | 1031.049 |
| Livestock       | 0.084        | 115.017  | 71.418   | 39.684   | 10.202      | 3.867        | 13.526  | 253.798  |
| Farm Equipment  | 0.141        | 439.815  | 87.239   | 74.355   | 24.887      | 0.778        | 3.196   | 630.411  |
| Farm Transport  | 0.707        | 57.141   | 25.852   | 51.106   | 17.159      | 2.190        | 5.887   | 160.042  |
| Tubewell        | —            | 254.932  | 44.064   | 73.094   | 164.990     | 0.406        | —       | 537.486  |
| Tractors        | 2.151        | 2466.515 | 403.396  | 315.285  | 89.263      | 12.023       | 12.298  | 3300.931 |
| Fisheries       | 0.120        | 11.937   | 103.409  | 2.356    | 19.743      | —            | 0.053   | 137.618  |
| Others          | 7.164        | 294.886  | 162.400  | 67.318   | 45.815      | 26.557       | 11.991  | 616.131  |
| Total           | 60.289       | 5605.469 | 2119.341 | 846.653  | 429.716     | 79.365       | 62.785  | 9203.618 |

**سید فیض اقبال :** معنی سوال، میسر علم کے مطابق بلوچستان کے ضلع لفسیر آباد سے زرعی انڈسٹری کے لئے قرضوں کے حصول کے لئے بہت سے کیس زرعی ترقیاتی بینک کو گئے۔ تھے، لیکن ان درخواستوں کے بارے میں فریاد یا گیا کہ چونکہ ابھی تک ان کے پاس قرضے دینے کے لئے رقمات نہیں آئی ہیں، اس لئے ان کو قرضے نہیں دیئے جا سکتے، اس طرح سے بلوچستان سے متعلقہ قرضوں کی کافی درخواستیں معرض التوا میں پڑی ہیں۔ میں وزیر موصوف سے

[Syed Feseieh Iqbal]

یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان درخواستوں میں سے کتنے کیسوں میں قرضے دیئے گئے ہیں اور کتنوں کو قرضے نہیں دیئے گئے۔ یہ تو میں ان کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں جن کے قرضے منظور ہوئے تھے ویسے تو بہت ساری درخواستوں پر فیصلہ نہیں ہو سکا تھا۔

information

جناب سر تاج عزیز بر جی ہاں، جناب والا! اس وقت جو

پوچھی گئی ہے وہ تو یہی ہے کہ کتنے loans sanction کئے گئے ہیں، اگر آپ دیکھیں

تو total amount نو ہزار دوسو تین ملین تھی اس میں بلوچستان کے ٹوٹل قرضے

جو ہیں چار سو انتیس ملین کے ہیں، اور یہ بات صحیح ہے کہ سال کے آخر میں اگر ان کے پاس

قرضوں کی allocation اگر exhaust ہو جائے تو مہینے کے آخری

quarter میں sanction کی شرح کم ہو جاتی ہے لیکن اب نیا سال چلائی

allocation

سے شروع ہو گیا ہے اس لئے امید ہے کہ ان کے پاس اس سال بھر

ہے وہ اگلی ہوگی اور میں ان کو ہدایت کروں گا کہ بلوچستان کے پتے Pending cases

میں اردن کے مطابق جتنی جلدی وہ dispose off کر سکیں کریں، اور

میں یہ بھی بتاؤں کہ اب جو political criteria ہے اس کو مد نظر نہیں رکھا

credit worthiness

viability ہے، اور

ہے، اس کے مطابق قرضے دیئے جائیں گے

جناب چیئرمین، جناب جمالی صاحب:

جناب عبدالرحمن جمالی بہ کیا یہ حقیقت ہے کہ اس وقت اسے ڈی بی پی کے loans کی ادائیگی ہماری ڈویژن میں بند ہے۔ ان کے متعلق کیا وزیر صاحب کچھ بتا سکیں گے۔

جناب سرتاج عزیز بہ جناب والا، میرے پاس تو ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے کہ وہاں بند ہے لیکن جیسے کہ میں نے کہا کہ سال کے آخر، مئی، جون میں قرضے کی رقم کم رہ جانے کی وجہ سے قرضے کم ملتے ہیں کیونکہ سال کی جو allocation ہوتی ہے وہ exhaust ہو جاتی ہے امید ہے کہ جولائی کے بعد اب دوبارہ قرضے ملنے شروع ہو گئے ہوں گے، میں بہر حال اس ضمن میں، مسلمات حاصل کر لیا گا کہ اگر کوئی ایسی رکاوٹ ہے تو اللہ اللہ بہت جلد اسے دور کر دیا جائے گا۔

جناب چیئرمین بہ جمالی صاحب،

جناب عبدالرحمن جمالی بہ جناب والا! میری یہی درخواست ہے کہ میرے پاس جو نوچوہہ اطلاعات ہیں ان کے پاس وہاں قرضے بند ہیں اور وہاں کے ڈپٹی کمشنر بھی اس میں involve ہو گئے ہیں، کہ farmers کو قرضے نہ دیے جائیں، میں وزیر موصوف صاحب سے یہی گزارش کر دوں گا کہ ذرا اس معاملے میں انکوٹری کریں کہ ڈپٹی کمشنر کا کیا تعلق ہے کہ وہ خود کو اسے ڈی بی پی کے قرضوں میں involve کرے۔

Mr. Sartaj Aziz: I agree.

پروفیسر نور شید احمد بہ جناب چیئرمین! کیا وزیر موصوف اس بات پر رضی وائیں گے کہ منسلک الف میں آزاد کشمیر کے سلسلے میں ۱۹۶۵ء میں کے قرضے sanction:

[Prof. Khurshid Ahmed]

ہوئے ہیں لیکن disbursement صرف ۷۲.۱۵ ہے جو تقریباً ۱۰ فیصد بنتا ہے جبکہ  
باقی تمام گمشدہ بینڈز اور صوبوں میں ۹۰.۹۲, ۹۲.۹۲ فیصد کی حد تک  
disbursement

ہے آزاد کشمیر کا اتنا کیوں کم ہے۔  
sanctions 79.365 جناب سرتاج عزیز، مجھے تو جی کچھ فرق نظر نہیں آتا  
disbursement ۷۲ ملین ہے۔

پروفیسر خورشید احمد، ۷۲.۳۶۵ ملین ہے۔

جناب سرتاج عزیز، یہ نہیں جی وہ typing error  
the sanctioned amount is 79 and the disbursement is 72.

پروفیسر خورشید احمد، اچھا ٹھیک ہے برابر ہے۔  
جناب چیئرمین، کوئی اور ضمنی سوال . . . . . کوئی نہیں۔ اگلا سوال نمبر ۱۰۸۔

#### RECRUITMENT QUOTA GIVEN TO MNA'S/MPA'S

\*Syed Faseih Iqbal:

108. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state whether it is a fact that MNAs/MPAs belonging to P.P.P. have been allocated certain quota to recommend persons for employment in the Nationalized Commercial Banks, and if so ; the number of persons so appointed since March, 1989?

Mr. Sartaj Aziz : The applications recommended by Senators|MNAs|MPAs of PPP for recruitment in Nationalised Commercial Banks were forwarded to PBC and NCBs for consideration. No formal quota was laid down for MNAs|MPAs|Senators. Candidates meeting the requirements were appointed. However, number of such appointments is 3919.

جناب چیئرمین ہر کوئی ضمنی سوال ۔

سید فیض اقبال : جی ہاں چونکہ میں نے یہ سوال تین ماہ پہلے دیا تھا۔ اور اس کا جواب بھی پچھلی حکومت نے ہی دیا تھا اور جواب میں کہا گیا کہ ایسا کوئی کوٹہ نہیں تھا لیکن جو صوبائی یا قومی اسمبلی کے ممبر پیپلز پارٹی سے تعلق رکھتے تھے ان کو دیا گیا تھا۔ میں ان کی پرزور ترویج کرتا ہوں کہ کسی نے نہیں بلکہ وزیر اعظم ہاؤس میں ایک سیل تھا جو سپرفنانس کا ایک سیل تھا وہاں سے منظوری کے بعد تقرری ہوتی تھی اور ہر ایم پی۔ اے اور ایم این اے کا کوٹہ تھا۔ اور یہ باقاعدہ لکھی ہوئی چیزیں انہوں نے تلف کر دی ہیں۔ اور ان کو ابھی معلوم ہے کہ جتنی سفارشات ہوئی ہیں سب کے سامنے رکھا ہوا ہے۔

‘recommended by the Minister’ or ‘recommended by the MNA’

وہ سب حکومتی پارٹی کے لوگ تھے اول تو جواب یہ دینا چاہیے تھا کہ انکوائری سو رہی ہے۔ لیکن یہ کہہ دینا کہ بھرتی صحیح ہوئی ہے اس پر ہمیں اعتراض ہے۔ ساڑھے تین ہزار آدمی بھرتی ہوئے ہیں۔ اس میں سے بلوچستان میں سے کسی بھی اپوزیشن کے آدمی یا کسی بھی سینئر کا کوئی آدمی نہیں رکھا گیا ہے۔ NDFC میں بھرتی کے دوران ہم نے احتجاج کیا تھا کہ ایک بھی آدمی بلوچستان سے نہیں لیا گیا۔ تو سابق وزیر نے انکوائری کی اور افسوس کا اظہار کیا میں حیران ہوں کہ موجودہ حکومت سابقہ حکومت کے گناہوں کا بوجھ کون لے رہی ہے۔ اچھے گناہ بہت ہوتے ہیں۔ بس وہی پرانا جواب دے دیں میں بیٹھ جاؤں گا۔

جناب سر تاج عزیز : جی جواب سے بالکل ظاہر ہے کہ انہوں نے تقریباً چار ہزار افراد بنکوں میں بھرتی کئے ہیں جو بہت زیادہ ہیں۔ اور ایسا نہیں کرنا چاہئے تھا یہ بھی بالکل ظاہر ہے کہ MNA's کو کوئی کیس recommend نہیں کرنا چاہئے تھا۔ صرف میرٹ پر ریکروٹمنٹ ہونی چاہئے۔

[Mr. Sartaj Aziz]

تھی۔ تقریباً چار ہزار سے زیادہ تراسا میوں کو اس میں پلیسمنٹ بورڈ کی سفارش پر پُر کیا گیا۔ جو کہ میں سمجھتا ہوں صحیح نہیں تھا۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ cases کو انٹیکیشن پور کی نہ ہونے age limit صحیح نہ ہونے کے باوجود appoint کئے گئے ان کو review کیا جا رہا ہے۔ آئندہ کے لئے اس قسم کی سیاسی تقریریں جو ہیں وہ تمام بنکوں میں بند کر رہے ہیں جیسا کہ میں نے کچھ دن پہلے اعلان کیا تھا۔ ہم جو بنکنگ سروسز کمیشن سے اس کو revive کر رہے ہیں۔ جو سال میں ایک امتحان لیا کرے گا۔ اور جو اس امتحان کو پاس کرے گا۔ اس کو بنک میں انفر کی زکری ملے گی۔ ورنہ نہیں ملے گی۔ ہم اس نظام کو ٹھیک کر رہے ہیں۔ اور پچھلے کمینٹ review اپنے طور پر ہو رہا ہے۔ ان کا سوال یہ تھا کہ ایم این اے کا کوٹہ تھا یا نہیں؟ تو کوٹہ اس پولیٹیکل طے سے تھا فارل نہیں تھا۔ اس کام نے جواب دے دیا۔ لیکن ساتھ کہہ دیا کہ جو applications forward ہوئیں ان میں سے زیادہ تر لوگ appoint ہو گئے ورنہ چار ہزار کہاں سے آئے، ہم نے conceal کرنے کا کوشش نہیں کی but it is between the line.

سید فیض اقبال : رہنما چیرمین! میں وزیر موصوف کے اس اعلان کا خیر مقدم کرتا ہوں اس کے علاوہ میری عرض ہے کہ اتنی زیادہ اصول پسندی نہ کریں کہ جب باری بلوچستان کی آئے تو ہمارا کوئی آدمی بھی نہ آئے اور رسول سروس کا امتحان کراویں۔ یہ خیال رکھیں جو زیادتی ہوئی ہے اس کی compensation دیں۔۔۔۔

جناب شیخ مریم۔ نہیں اس کا کوٹہ ہوگا

سید فیض اقبال۔ کوٹہ کی بات عرض کر دیں۔ کوٹہ نہیں دیا گیا۔ دو سال میں ہمارے لوگ نہیں بیٹے گئے وہاں کافی لوگ بھی تھے کوئی بھی استعداد کے لوگ جو لئے ہیں ہیں اس سے اتفاق ہے لیکن اب ایک سول سروس کی طرح یہ کمیشن بنیادیں۔ تو پھر بلوچستان کے آدمی آنے سے سہے۔ میں ان کے اعلان کا خیر مقدم کرتا ہوں۔ لیکن اتنی اصول پسندی نہ کریں جب بلوچستان کی باری آئے تو انشا اللہ چیف جسٹس انہیں گے جو بھرتی کریں گے یہ ہم چاہتے ہیں کہ ذرا خیال رکھیں کہ ہمارا کوٹہ compensate کسی بھی طریقہ کار کے through ہو میں نہیں چاہتا کہ کسی کا سفارش پہ ہو۔ interviews کریں لیکن اس طرح نہ کریں کہ اب تکہ جو فنانس کمیشن کبھی نہ بیٹھا اب بلوچستان کے لئے بیٹھے۔

جناب مستر عزیز۔ بات یہ ہے کہ اس میں جو نئی ریکروٹمنٹ ہوگی اس میں بلوچستان کا پورا کوٹہ ہوگا۔ جو best candidates ہیں وہ آئیں گے جو اس وقت تمام نوکریوں میں تناسب ہے۔ vacancies اس کو دیکھ کر determine کی جاتی ہیں۔ یعنی پھیلنا shortfall بھی پوری ہو تو یہ اصول کے مطابق ہوگی۔

جناب عبدالرحمن جمالی۔ کیا مذکورہ صاحب یہ بتائیں گے کہ اس tenure میں جو آفیسرز R.N. Dera Murad Jamali سے جیسے ایک مثال ہے promote unduly کیا ان کے بارے میں یہ فرمائیں گے کہ ان کو واپس کیا جائیگا یا کیا کیا جائے گا چونکہ that was on political basis



جناب سرتاج عزیز :- ہم نے اب بنکوں میں چھ چھ ممبروں کے نئے بورڈ بنائے ہیں ،  
 ان کو یہ review کا اختیار دیا جا رہا ہے - they should make a promotion policy  
 جس میں ہریول کے لئے criterion lay down کیا جائے گا  
 جب ایک دفعہ پالیسی بن جائے گی تو revise کریں گے اگر deviations ہوئی ہیں ۔

But this we would not do from the Ministry. This is something which the banks will themselves do.

حاجی ملک فرید اللہ خاں :- آج کے سوالات سے یہ ظاہر ہو رہا ہے کہ زیادتی صرف بوجھتیاں  
 سے کی گئی ہے اور یہ پر اسوال نامہ بوجھتیاں کا لگ رہا ہے ، فائنا کا تو کوئی نام بھی نہیں لیتا میں  
 یہ دریا فت کرں گا کہ ADBP والے فائنا کو قرضہ دیتے ہی نہیں ہیں تو آخر یہ بتائیں کہ  
 فائنا کو قرضے کیوں نہیں دیتے جاتے ؛ نوکریوں کی بات ہم نہیں کریں گے نوکری تو وہ نہیں دیتے  
 لیکن قرضے بھی نہیں دیتے فائنا اس لسٹ میں نہیں ہے ؛ تو میں یہ بات کر دں گا بہت  
 معذرت کے ساتھ کہ فیصیح اقبال صاحب کہ مرز بوجھتیاں کے ساتھ زیادتی نہیں ہوئی ۔ ۔ ۔

سید فیصیح اقبال :- فائنا کو بھی نمائندگی کریں گے جی ساتھ ساتھ ۔ ۔ ۔  
 جناب چیمبرلین :- سرتاج عزیز صاحب فائنا کے بارے میں کیا خیال ہے آپ کا ؟  
 جناب سرتاج عزیز :- اس کا بالکل حق بنتا ہے جی

and I will instruct the bank to do justice

جناب چیئرمین :- وہ تو زور سے بھی لے لیں گے۔ اگلا سوال نمبر ۱۰۹

**CLAIM AGAINST M.C.B. BARNIS ROAD BRANCH QUETTA**

**\*Syed Faseih Iqbal:**

109. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state the number of claims received from the accounts holders and locker holders of the Muslim Commercial Bank Barnis Road, Quetta branch after it was burgled in 1985 riots and settled indicating also the number of claims awaiting settlement?

**Mr. Sartaj Aziz :**

|                                   | (Rs. Million)  |        |               |        |
|-----------------------------------|----------------|--------|---------------|--------|
|                                   | Account Holder |        | Locker Holder |        |
|                                   | No.            | Amount | No.           | Amount |
| No. of claims received            | 347            | 10.083 | 29            | 4.286  |
| No. of claims settled             | 347            | 10.083 | Nil.          | Nil.   |
| No. of claims awaiting settlement | None           |        | None          |        |

سید فصیح اقبال :- جناب یہ کہیں ۸۵ کا ہے اور اس سلسلے میں سابقہ حکومت کے تمام وزراء کو معلوم ہے ہمارے تین قناس منسٹر گئے اور یہ کیس وزیراعظم تک گیا۔ باقی علاقوں میں جب بھی لاکڑ دیرہ لوٹے گئے تو اس کے پیسے اور claim کی ادائیگی مختلف نمبروں نے کی، لاہور اور کراچی میں بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن یہ بلوچستان کا جو واقعہ ہوا تھا یہ دوسری نوعیت

[Syed Feseieh Iqbal]

کا تھا۔ وہ ایک مذہبی فساد کی شکل میں ہوا تھا۔ لیکن خدا کا شکر ہے کہ وہ مسئلہ اتنا نہیں پھیل سکا۔ لیکن تین دن تک لارڈ اینڈ آرڈر پرایم رہا اور آخر کار کرفیو لگا۔ لہذا اس ضمن میں حکومت کی سرفیسڈ کی ذمہ داری تھی کہ وہاں کے اکاؤنٹس ہولڈروں کا مسئلہ حل کرتی۔ اس لئے کہ یہ عام ڈکیتی یا اس طرح کی واردات نہیں تھی ایک فساد ہوا مذہبی جلوس کے نکلنے کی اجازت ڈسٹرکٹ میجسٹریٹ نے نہیں دی وہاں جلوس نکلا۔ کم از کم ۸/۹ جہانیں ضائع ہوئیں اور سارے شہر کے اندر فائرنگ کے واقعات ہوئے اور اس نے مذہبی رنگ اختیار کیا۔ اس واقعہ کے بارے میں حکومت وقت کی سرفیسڈ کی ذمہ داری تھی صرف بینک ہی ذمہ دار نہیں۔ جس طرح ہماری وزارت خزانہ نے یہ کیس dispose off کیا ہے کہ چونکہ یہ ہماری دسترس میں نہیں ہے صوبائی حکومت کی تحویل میں تھی ساری لارڈ اینڈ آرڈر کی بات، لہذا یہ ان سے پوچھا جائے کہ سوتیلی ماں جیسا سلوک صرف بوجھتیاں کے ساتھ کیوں کیا جا رہا ہے جبکہ عام طور پر UBL, MCB, HBL میں ایسے کئی واقعات ہوئے ہیں میں quote کر سکتا ہوں جہاں ان کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اور لوگوں نے اپنے حلیفہ بیان دیئے اور لوگوں کو علم بھی ہے کہ وہاں لاکرنے توڑے گئے۔ تین دن تک لارڈ اینڈ آرڈر کا پرایم نہارا تو اس سلسلے میں وزیر موصوف اپنی پالیسی کی دمناحت کریں!

جناب سرتاج عزیز۔ یہ کیس جی وفاقی محتسب کے پاس گیا تھا۔

and all I can do is to read the judgement of the Ombudsman.

"While the petitioner has suffered a genuine grievance, that her locker containing valuables was plundered by lawless mobs, the bank could hardly be held responsible for the occurrence. The bank has

explained that it maintains locker and properly built strong rooms with the dual control lock system and posting of guard for 24 hours to look after the branch. However, these reasonable security measures could not stand the severity and magnitude of the unfortunate incident which took place at Quetta on 6th and 7th July, 1985, and went beyond even the control of the law enforcing agency. In such circumstances the bank incurs no responsibility for any loss and no mal-administration is borne out. With these observations the petition is rejected."

declare      تو اب جب محتسب نے یہ درخواست رو کر دی اور انہوں نے صاف  
compensate      کیا ہے کہ اس میں بینک کی ذمہ داری نہیں بنتی۔ تو اس کے بعد اگر حکومت اپنی سطح پر  
responsibility      کرنا چاہے تو ادرا بات ہے۔ لیکن جہاں تک بینک کا تعلق ہے اس کی کوئی  
نہیں ہے۔

سید فیض اقبال : جناب یہ جو محتسب کا فیصلہ انہوں نے سنایا ہے یہ بڑا صحیح ہے  
انہوں نے خود ہی بتا دیا ہے کہ سارا شہر افراتفری کا شکار تھا اور کنٹرول میں نہیں تھا تو یہ حکومت  
کے ذریعہ ہیں۔ اگر یہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ بینک کا نہیں بلکہ بعض لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کا  
محلہ تھا۔ جسے حکومت کو حل کرنا چاہیے تھا اب یہ مسئلہ تو حکومت میں اٹھائیں گے کیونکہ مسئلہ  
دوبارہ وزیر اعظم تک جائے گا اور یہ جو Ombudsman کا فیصلہ ہے یہ تو  
technical نوعیت کا ہے کہ بینک ذمہ دار نہیں ہے اس لئے میں بھی سمجھتا ہوں کہ بینک  
ذمہ دار نہیں تھا۔

جناب سرتاج عزیز، وہ اگر اپیل کریں تو اس کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ میں اس وقت کیسے کہہ سکتا ہوں کہ گورنمنٹ اسے compensate کرے گی۔ وہ تو جب ہوا تھا اور معلوم تھا کہ بینک ذمہ دار نہیں تو اسی وقت انہیں گورنمنٹ کو اپیل کرنی چاہیے تھی کیونکہ جب بھی کوئی اختلافات ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی واقعات ہوتے ہیں اس طرح کے اس میں اکثر حکومت نے compensation declare کیا ہے جن کا جانی نقصان ہوا ہے۔ اور بعض اوقات مالی بھی۔ جس طرح ادجسٹری کی کمپ کا ہوا تھا کچھ اور ہوا تھا تو اس وقت اس طریقے سے اور ظاہر ہے کہ یہ پہلے صوبائی حکومت کے پاس جانیں کے جولا اینڈ آرڈر کی ذمہ دار ہے۔ اس کے بعد اگر صوبائی حکومت خود کو دے تو ٹھیک ہے ورنہ وہ گورنمنٹ کو سن لائن کرے گی۔ اس میں مسئلہ verification کا بھی ہے۔ کیونکہ کبھی جو لاکر میں چیز ہوتی ہے۔ اس کے بارے میں بینک کو کوئی علم نہیں ہوتا اور وہ declare کر دے کہ میری اتنی چیزیں اس میں تھیں تو کون verify کرے گا کہ اصل میں کتنی تھیں۔

پروفیسر خورشید احمد، میں یہی عرض کرتے والا تھا کہ جب عموماً بلوہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے تو پھر سوسائٹی کا فرض ہوتا ہے کہ اسے compensate کرے خواہ جانی نقصان ہو یا مالی، اس صورت میں صوبائی اور مرکزی حکومت کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہیے یہ محض ٹیکنیکل مسئلہ نہیں ہے۔ میرے خیال میں اس گورنمنٹ کو review کرنا چاہیے

جناب چیئر مین، شکریہ جی۔ اگلا سوال نمبر ۱۱۔

# RECRUITMENT IN NATIONALIZED COMMERCIAL BANKS

**\*Dr. Noor Jehan Panezai (on his behalf):**

110. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state:

- (a) the total number of persons recruited in the Nationalized Commercial Banks since December, 1988 with province-wise breakup ; indicating also the names father's names, age, educational qualifications and place of domicile of such persons belonging to the province of Balochistan;
- (b) the criteria adopted for such appointments; and
- (c) whether the provincial quota was observed in these appointments?

**Mr. Sartaj Aziz :** (a) Total number of persons recruited by NCBs since December, 1988 is 3919. Province-wise break-up is given below. Names and other required particulars of persons belonging to Balochistan are annexed :

| Province              | No. of<br>Persons<br>Recruited |
|-----------------------|--------------------------------|
| Punjab .. .. .        | 2,546                          |
| Sindh .. .. .         | 891                            |
| N.W.F.P. .. .. .      | 360                            |
| Northern Area .. .. . | 15                             |
| Azad Kashmir .. .. .  | 23                             |
| Baluchistan .. .. .   | 84                             |
| Total .. .. .         | 3919                           |

(b) Qualification for eligibility in case of Officers is a second class degree. The appointees were eligible in term of academic qualification.

(c) Quota was not maintained in case of Officers. Quotas are not applicable for subordinate jobs.

[Mr. Sartaj Aziz]

**HABIB BANK LIMITED****DETAIL OF APPOINTEES BELONGING TO PROVINCE OF  
BALOCHISTAN**

| S. No. | Name                         | Father's Name         | Age | Qualification | Domicile    |
|--------|------------------------------|-----------------------|-----|---------------|-------------|
| 1      | 2                            | 3                     | 4   | 5             | 6           |
| 1.     | Mr. Munior Ahmed ..          | Malik Pir Muhammad .. | 27  | M.A.          | Kalat.      |
| 2.     | Mr. Abdullah ..              | Mehrab Khan ..        | 27  | M.A.          | Jaffarabad. |
| 3.     | Mr. Ghulam Qadir ..          | M.H. Poonjah. ..      | 28  | M.A.          | Lasbela.    |
| 4.     | Mr. M. Hussain ..            | Haji M. Afzal ..      | 27  | M.Sc.         | Pishin.     |
| 5.     | Mr. Yahya Zafar ..           | Zafar Ahmed ..        | 23  | B.A.          | Quetta.     |
| 6.     | Mr. <del>Rabim</del> ..      | Qadir Baksh ..        | 28  | B.Sc.         | Turbat.     |
| 7.     | Mr. <del>Hamidullah</del> .. | Haji Sarfaraz Khan .. | 26  | M.Sc.         | Chaghi.     |
| 8.     | Mr. Qayyum Khan ..           | Bakhtiar Khan ..      | 26  | M.A.          | Loralai.    |
| 9.     | Mr. Bakshullah ..            | Suleman ..            | 26  | M.A.          | Panjgar.    |
| 10.    | Mr. Shah Wali Khan ..        | Ghulam Ali Khan ..    | 26  | M. Com.       | Quetta.     |
| 11.    | Mr. Fida Hussain ..          | Qurban Ali ..         | 27  | M.Sc.         | Quetta.     |
| 12.    | Mr. Ahmed Ali ..             | Yakoob Ali ..         | 25  | M.Sc.         | Quetta.     |
| 13.    | Mr. Rafique Ahmed ..         | Taj Muhammad ..       | 28  | M.Com.        | Quetta.     |
| 14.    | Mr. Muhamood Usman ..        | M. Afzal ..           | 26  | M.Sc.         | Quetta.     |
| 15.    | Mr. Shahid Iqbal ..          | M. Iqbal ..           | 25  | M.A.          | Quetta.     |
| 16.    | Mr. M. Ashraf ..             | M. Bashir ..          | 30  | M.A.          | Quetta.     |
| 17.    | Mr. Ali Madad ..             | Haji Juma Khan ..     | 27  | M. Sc.        | Quetta.     |
| 18.    | Mr. Abdul Jalil ..           | Akhtar Mahmood ..     | 25  | M.Sc.         | Pishin.     |
| 19.    | Mr. Barkat Hussain ..        | Mir Hazar Khan ..     | 22  | N.A.          | Jaffarabad. |
| 20.    | Mr. Ishtiaq Ahmed ..         | Chiraghdin ..         | 28  | Matric.       | Quetta.     |
| 21.    | Mr. Ali Ahmed ..             | Khair Ahmed ..        | 28  | —             | Quetta.     |
| 22.    | Mr. Abdul Majeed ..          | Mahmood Khan ..       | 33  | Middle.       | Quetta.     |
| 23.    | Mr. M. Zubair ..             | Mohammad Akbar ..     | 26  | —             | Quetta.     |

| 1   | 2                   | 3                     | 4  | 5       | 6           |
|-----|---------------------|-----------------------|----|---------|-------------|
| 24. | Mr. Abdur-Rehman .. | Ghulam Rasool ..      | 36 | M.A.    | Quetta.     |
| 25. | Mr. Mansoor Hussain | Noor Muhammad ..      | 24 | B.A.    | Naseerabad. |
| 26. | Mr. Abdul Rehman .. | Faqir Khan ..         | 22 | Matric. | Loralai.    |
| 27. | Mr. Rabba ..        | Mir Mez Mohammad Khan | 22 | Matric. | Loralai.    |
| 28. | Mr. Noor Ahmed ..   | Rahim Dad ..          | 29 | Inter.  | Quetta.     |



**NATIONAL BANK OF PAKISTAN**  
**DETAILS OF PERSONS BELONGING TO BALUCHISTAN PROVINCE**

| Name                  |    | Father's Name       |    | Age       | Educational Qualification | Place of Domicile |
|-----------------------|----|---------------------|----|-----------|---------------------------|-------------------|
| 1. Mr. Mushtaq Ahmed  | .. | Haji Sher Muhammad  | .. | 20-4-1976 | B.Sc. II Division.        | Baluchistan.      |
| 2. Mr. Zahcer Hussain | .. | Malik Sadiq Husain  | .. | 17-6-1964 | M.Sc. II Division.        | Quetta.           |
| 3. Mr. Sahib Jan      | .. | Sher Zaman          | .. | 1-9-1964  | M.A. II Division.         | Baluchistan.      |
| 4. Mr. Azim Khan      | .. | Haji Haibat Khan    | .. | 1966      | —                         | Baluchistan.      |
| 5. Mr. Kamal Khan     | .. | Jalal Khan          | .. | 1968      | —                         | Do.               |
| 6. Mr. Sahib Jan      | .. | Noor Muhammad Isani | .. | 1965      | B.Sc. III Division.       | Do.               |
| 7. Mr. Muhammad Nizam | .. | Walayat Khan        | .. | 25 Years. | B.Sc. III Division.       | Do.               |
| 8. Mr. Ali Muhammad   | .. | Maula Karim         | .. | 1960      | Non-Matric.               | Do.               |

## LIST OF APPOINTMENTS MADE IN BALUCHISTAN SINCE DECEMBER, 1988

| S.No. | Name & Father's Name                                 | Designation       | Age                    | Education Qualification | Place of Domicile |
|-------|------------------------------------------------------|-------------------|------------------------|-------------------------|-------------------|
| 1     | 2                                                    | 3                 | 4                      | 5                       | 6                 |
| 1.    | Mr. Ehteshamul Haq S/o Late Abdul Haq .. ..          | Officer Grade III | 26 Years.<br>1 Month.  | M.A. Economics.         | Quetta.           |
| 2.    | Mr. Sohail Shoaib Awan S/o Muhammad Soaib Awan ..    | Officer Grade III | 24 Years.<br>9 Months. | B.Sc. Comp Prog.        | Quetta.           |
| 3.    | Mr. Khalid Mahmood Tareen S/o Hafiz Muhammad Nawaz.  | Officer Grade III | 31 Years.<br>2 Months. | M.Sc.                   | Quetta.           |
| 4.    | Mr. Sarwar Ali S/o Ewaz Ali .. ..                    | Officer Grade III | 40 Years.<br>2 Months. | M.Com.                  | Quetta.           |
| 5.    | Mr. Syed Shakeel Ahmed S/o Syed Aftab Ahmed ..       | Officer Grade III | 24 Years.<br>9 Months. | M.A. LLB.               | Quetta.           |
| 6.    | Mr. Aftab Ahmed S/o Aziz Ahmed .. ..                 | Officer Grade III | 25 Years.<br>6 Months. | B.Sc.                   | Quetta.           |
| 7.    | Mr. Abdul Qadir S/o Naseer Muhammad .. ..            | Officer Grade III | 30 Years.<br>1 Month.  | M.A.                    | Quetta.           |
| 8.    | Mr. Muhammad Mahboob S/o Haji Muhammad Aslam ..      | Officer Grade III | 23 Years.<br>9 Months. | M.Sc.                   | Quetta.           |
| 9.    | Mr. Kamran Asad Shahzada S/o Shahzada Sultan Asad .. | Officer Grade III | 22 Years.<br>2 Months. | B.Sc.                   | Quetta.           |
| 10.   | Mr. Ghulam Sarwar S/o Ali Sher .. ..                 | Officer Grade III | 25 Years.              | M.Com.                  | Chaghi.           |
| 11.   | Mr. Sanaullah S/o Aitbar Khan .. ..                  | Officer Grade III | 29 Years.<br>7 Months. | M.A.                    | Nasirabad.        |
| 12.   | Mr. Fida Hussain S/o Wali Muhammad Khan .. ..        | Assistant.        | 25 Years.<br>4 Months. | B.Com.                  | Nasirabad.        |

[Mr. Sartaj Aziz]

| 2                                                    | 3          | 4                       | 5    | 6           |
|------------------------------------------------------|------------|-------------------------|------|-------------|
| 13. Mr. Zain-ul-Abedin S/o Haji Muhammad Rafiq .. .. | Assistant. | 24 Years.<br>9 Months.  | M.A. | Nasirabad.  |
| 14. Mr. Shafique Ahmed S/o Ghulam Qadir .. ..        | Assistant. | 25 Years.<br>11 Months. | M.A. | Nasirabad.  |
| 15. Mr. Nabi Bux S/o Javed Khan .. ..                | Watchman.  | —                       | —    | Nasirabad.  |
| 16. Mr. Muhammad Azeem S/o Abdul Hakeem .. ..        | Watchman.  | —                       | —    | Quetta.     |
| 17. Mr. Khair Bukhsh S/o Pir Bukhsh .. ..            | Watchman.  | —                       | —    | Nasirabad.  |
| 18. Mr. Abdul Rehman S/o Qasim .. ..                 | Watchman.  | —                       | —    | Khuzdar.    |
| 19. Mr. Qadir Bux S/o Naik Bakht .. ..               | Watchman.  | —                       | —    | Buleda Bit. |
| 20. Mr. Ghulam Qadir S/o Mir Hasan .. ..             | Watchman.  | —                       | —    | Turbat.     |

MUSLIM COMMERCIAL BANK LIMITED  
PERSONNEL DIVISION  
HEAD OFFICE

| S. No. | Name                          | Father's Name              | Qualification | Domicile     | Post Offered    | Remarks    |
|--------|-------------------------------|----------------------------|---------------|--------------|-----------------|------------|
| 1.     | Mr. Syed Javed Ali .. ..      | Syed Asnad Ali ..          | B.A.          | Baluchistan. | Officer Gr-III. | Appointed. |
| 2.     | Mr. Muhammad Afaaq Khan Lodhi |                            | B.A.          | Baluchistan. | Officer Gr-III. | Appointed. |
| 3.     | Mr. Syed Haseeb Sultan .. ..  | Syed Nazar Hussain Shah .. | B.A.          | Baluchistan. | Officer Gr-III. | Appointed. |
| 4.     | Mr. Zamir Akhter .. ..        | Haji Abdul Hameed ..       | Upto Matric.  | Baluchistan. | Chowkidar.      | Appointed. |
| 5.     | Mr. Rasool Bux .. ..          | Muhammad Baqi ..           | Upto Matric.  | Baluchistan. | Chowkidar.      | Appointed. |
| 6.     | Mr. Ali Bahadur Khan .. ..    | Master Ali Gohar ..        | Upto Matric.  | Baluchistan. | Chowkidar.      | Appointed. |
| 7.     | Mr. Muhammad Abbas .. ..      | Hamzo Khan ..              | Upto Matric.  | Baluchistan. | Chowkidar.      | Appointed. |
| 8.     | Mr. Nazir Ahmed Mashwani ..   | Faqir Muhammad ..          | Upto Matric.  | Baluchistan. | Messenger.      | Appointed. |

Annexure B

## ALLIED BANK OF PAKISTAN LIMITED

## STAFF APPOINTED IN BALUCHISTAN FROM DECEMBER 1988 TO MAY, 1990

| S. No. | Name                          | Father's Name           | Designation | Age        | Qualification   | Domicile                |
|--------|-------------------------------|-------------------------|-------------|------------|-----------------|-------------------------|
| 1.     | Mr. Abdul Jabbar ..           | Abdul Latif ..          | Officer.    | 27-12-1965 | M.A.            | Loralai.                |
| 2.     | Mr. Malik Masud Hussain ..    | Malik Farooq Husain ..  | Officer.    | 1-6-1958   | M.A.L.L.B.      | Dhadar.                 |
| 3.     | Mr. Amin Hussain ..           | Rahim Bux ..            | Officer.    | 1-1-1965   | B.A.            | Lasbela.                |
| 4.     | Mr. Mohammad Tariq ..         | M.A. Hannan ..          | O.G. III.   | 1-3-1958   | B. Sc.          | Quetta. Since resigned. |
| 5.     | Mr. Rehmatullah ..            | Atta Mohammad ..        | Cashier.    | 9-4-1965   | Matric.         | Lasbela.                |
| 6.     | Mr. Naseem Hayder ..          | Zan Mohammad ..         | Cashier.    | 26-3-1969  | Inter.          | Quetta.                 |
| 7.     | Mr. Acher Khan Umrani ..      | M. Murad Umrani.        | Cashier.    |            | F.A.            | Tamboo Distt.           |
| 8.     | Mr. Abdul Sattar ..           | Mohammad Amin ..        | Cashier.    | 12-11-1965 | Inter.          | Loralai.                |
| 9.     | Mr. Mohammad Qasim Umrani ..  | Shah Diji Umrani ..     | Cashier.    | 10-9-1963  | B.A.            | Tamboo Distt.           |
| 10.    | Mr. Ozai Irfanul Haq ..       | Qazi Inamuddin ..       | Asstt.      | 1-3-1964   | B. Com.         | Quetta.                 |
| 11.    | Mr. Naserullah Khan Baloch .. | Dur Mohammad ..         | Cashier.    | 20-6-1965  | B.A.            | Quetta. Since resigned. |
| 12.    | Mr. Jalal Hussain ..          | Qadam Hussain ..        | Guard.      | 23 Years.  | Ex-Service-man. | Quetta.                 |
| 13.    | Mr. Rasool Bux ..             | Taj Mohammad ..         | S/Rider.    | 2-3-1965   | Middle.         | Quetta.                 |
| 14.    | Mr. M. Siddiqui Khetran ..    | Ali Mohammad Khetran .. | Messenger.  | 1-4-1964   | Matric.         | Loralai.                |
| 15.    | Mr. Saleem Sarwar ..          | Ghulam Sarwar ..        | Messenger.  | 20-3-1971  | Middle.         | Jafarabad.              |
| 16.    | Mr. Shaukat Ali ..            | Haji-Ghulam Mohammad .. | Messenger.  | 29-12-1965 | Matric.         | Quetta.                 |
| 17.    | Mr. Khair Mohammad ..         | Turk Ali ..             | S/Rider     | 34 Years.  | Primary.        | Quetta.                 |
| 18.    | Mr. Mohammad Ishaque ..       | Khalid Dad ..           | Gunman.     | 12-7-1956  | Primary.        | Quetta.                 |
| 19.    | Mr. Naseem Shah ..            | Umer Shah ..            | Guard.      | 3-5-1959   | Primary.        | Quetta.                 |
| 20.    | Mr. Dawood Shah ..            | Syed Bahar Shah ..      | Guard.      | 15-7-1955  | Middle.         | Quetta.                 |

جناب چیئر مین :- میرے خیال میں اس میں سارا کوڑا گیا ہے۔

سید فیض اقبال :- جناب عرض یہ ہے کہ اس میں دو قسم کی درخواستیں ہیں۔ ایک ہے ریجنل دفاتر میں چیئر اسی دفتر کی اور کلرک وغیرہ کا بھرتی کئے لئے۔ روڈز کے تحت ویسے بھی نوکل لوگ ہی رکھے جاتے ہیں۔ اگر مکران میں کسی چیئر اسی کی ضرورت ہے تو بہر حال وہی تربت سے ہوں گے۔ اس میں افسروں کے لئے کوڑا ہوتا ہے۔ اس پر ہمیں اعتراض ہے کہ جہاں آفیسرز بھرتی کئے گئے ہیں اس میں کوڑا کا کوئی خیال ملحوظ نہیں رکھا گیا۔

جناب چیئر مین :- انہوں نے اسٹائٹس آدمیوں کی لسٹ دی ہوئی ہے جو آپ کے کوڑا کے مطابق افسر بھرتی کئے گئے ہیں اور چار ہزار میں سے نوٹل لسٹ ۸۲ کی ہے۔ کیا اس طرح کوڑا پورا نہیں ہوتا؟

سید فیض اقبال :- نہیں جناب۔ یہ اطلاع بھی میں سمجھتا ہوں کہ صحیح نہیں ہے جو یہاں آئی ہے کیونکہ جس دن این ڈی ایف سی کے سوالات کے جوابات آئے تھے اس میں انہوں نے اسٹائٹس آدمی رکھے تھے جس میں ۱۵ افسر تھے۔ اس میں بلوچستان کا ایک بھی آدمی نہیں تھا۔

جناب چیئر مین :- تو آپ کے خیال میں یہ ۲۸ کی لسٹ صحیح نہیں ہے۔

سید فیض اقبال :- میرے خیال میں بالکل صحیح نہیں ہے اگر یہ فرمائیں تو ہم دوبارہ اس کے لئے سوال دے دیں۔

جناب سرتاج عزیز: میرے پاس لسٹ موجود ہے اگر یہ چاہتے ہیں تو میں ان کو دے دوں۔

جناب چیئرمین: اس میں کچھ ماسے ہیں اور ساتھ ہی ٹرل بھی ہیں یہ کیا بات ہوئی؟

سید فیض اقبال: ہر چیز اسی ہیں۔

جناب چیئرمین: ہر چیز اسی کے لئے کوڑ نہیں ہوتا۔

سید فیض اقبال: اسی لئے تو انہوں نے دے دیا ہے ہی تو میں نے کہا ہے اس میں کچھ ہے جواب دینے ہیں۔ یہ جتنے ٹیکنیکل لوگ ہیں یہ جب دفاتر سے جواب دیتے ہیں یہ بڑا ایک گورکھ دھندا بنا دیتے ہیں یعنی اس کو بھی لے لیتے ہیں جو مقامی طور پر انہیں دلیسے ہمارا کھنا ہوتا ہے چتر اسی کے لئے کوڑ میں کراچی یا لاہور سے آدمی نہیں جائے گا۔ ایسے پچھلے دور میں ایسا ہوتا آیا ہے کہ باہر سے چتر اسی تک لائے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی دوسرا ضمنی سوال۔ جی جناب ننگرانی صاحب۔

میر حسین بخش ننگرانی: جناب چیئرمین انہوں نے ۲۹۲۰ کی فگر دی ہے جو بھرتی ہوئے ہیں اس میں اگر ہمارے موبے کے کوڑے کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو بوجھتاں کا حق دوسرے کڑیوں کا بنتا ہے جبکہ اس میں ۸۲ نوکریوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کوڑے کے متعلق وزیر خزانہ صاحب کا کیا خیال ہے۔ اس shortage کو کیسے پرکریں گے۔

جناب سرتاج عزیز: مجھے تو دوسو نظر نہیں آتا۔ اگر آپ تین ٹہ پانچ لگاؤں پچار ار کا تو وہ کوئی ایک سو پچیس چالیس کے قریب بنتا ہے۔

میر حسین نجش بنگلڑنی، چلے ایک سو بیستیس ہوا۔ آپ نے ۸۴ بھرتی کر لیے، باتوں کے متعلق کیا خیال ہے آپ کا؟

جناب سرتاج عزیز، بات یہ ہے کہ جیسا انہوں نے کہا کہ دفاتر کے کیس میں کوٹہ اس لئے نہیں رکھا جاتا کہ ۳۳ کے افسر by promotion ہوتے ہیں اس میں وہ آگے بھیجے ہو جاتا ہے۔

میر حسین نجش بنگلڑنی، آپ کا خیال سرائیکوں پر۔ بجا بالکل صحیح لیکن میں یہ بات کوہا ہوں کہ بلوچستان کے لئے آپ نے جو کوٹہ مقرر کیا ہے بطور پالیسی کے حکومت زید کی سو یا بکر کی حکومت تو اپنے طور پر چلتی ہے۔ ہمیں تو وہ کوٹہ چاہیے۔  
جناب سرتاج عزیز، اس کا مطلب ہے کہ کچھ لی گورنمنٹ نے بھرتی کر دے وقت بلوچستان کا کوٹہ ملحوظ نہیں رکھا اور میں نے ابھی اعلان کیا ہے کہ آئندہ بھرتی میں انٹارلڈ اس کوٹہ کو پورا کریں گے۔

انجنئر سید محمد فضل آغا، ضمنی سوال۔ مجھے بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے سرتاج عزیز صاحب جبکہ پچھلے پانچ سال سے کسی نہ کسی حساب سے گورنمنٹ سے منسلک بھی رہتے ہیں اور ہمیشہ انہوں نے ہمیں یہ گارنٹی دی ہے کہ جی آپ کا back-log جو پچھلے بیالیس سال کا ہے ہم اس کو پورا کریں گے لیکن بڑے افسوس کہ بات یہ ہے کہ جب fresh

information آتی ہے ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰

۱۰ - ایک تو کہہ رہے ہیں کہ تین فی صد کے حساب سے جبکہ ۱۱ اور ۱۲ مردم شماری میں ہماری آبادی کا حصہ ۱۴ آدھ بنتا ہے ہمیں وہ کوٹہ پچھلے دس سال سے

حکم جناب چیرمین انعام خٹک نے لکھے +



[Engr. Syed Muhammad Fazal Agha]

بہنیں مل رہا ہے۔ پچھلے پالیسی سال سے ہمارا کوٹ short ہے۔ کبھی ایک فیصد کبھی ڈیڑھ فیصد دیا ہے۔ آج بھی دو questions میں انہوں نے غلور پر یہ commitment دی تھی کہ ہم بلوچستان کا پچھلا کوٹ بھی compensate کریں گے۔ present case میں بھی انہوں نے justify کرنے کی کوشش کی کہ بلوچستان کو پورا کوٹ ۸۴ لاکھ ہے اپنی calculation کے بعد ۳۶۱۵ سے ابھی انہوں نے calculate کیا ہے جو ۱۲۵ لاکھ ہے۔ تو یہ اگر ہمارے وزیروں کا اور جو بہت پڑھے لکھے لوگ ہیں جو بیوروکریسی کا حصہ بھی رہ چکے ہیں جو ہمارے فنانس کو سمجھتے ہیں۔ حقائق سے خود کو روشناس بھی سمجھتے ہیں۔ اور پھر اس قسم کی statement غلور پر دے دیتے ہیں ہماری یہاں موجودگی کا کیا مقصد ہوتا ہے اگر ہم اپنے جائز حقوق کا دفاع بھی نہیں کر سکتے اور منسٹر صاحبان جب بھی چاہیں آگے پیچھے دائیں بائیں کر دیں گے۔ نہ پچھلے کا حساب ہوتا ہے نہ موجودہ کا حساب ہوتا ہے۔ اب بھی انہوں نے گورنمنٹ پر ڈال دیا ہے۔ اس سے پہلے جب یہ منسٹر تھے اس وقت کیا ہوا۔ تب بھی انہوں نے ہی اس غلور پر بیان دیا تھا مجھے افسوس ہے۔ اس بات کا سختی سے نوٹس لیا جائے میں وزیر صاحبان سے گزارش کروں گا کہ بلوچستان کو اگر اسی طرح آپ رکھیں گے تو پھر اس کے consequences آپ کے سامنے آتے رہیں گے۔ میں یہ سمجھتا ہوں یہ مضبوط اور متحد فیڈریشن کے مفاد میں نہیں ہے۔ شکریہ !

جناب سرتاج عزیز: میں جناب ممبر صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ میں نے اس فورم پر پچھلے دور میں جتنی assurance دی میں Assurance Committee میں ان کو لئے آئیں۔ اور اس کے بعد ایسے الزامات لگائیں۔ مجھے بہت افسوس ہے کہنا چاہتا ہے کہ انہوں نے یہ لفظ (x x x) استعمال کیا۔ میں اس پر سختی سے احتجاج کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ وہ اس لفظ کو واپس لیں گے۔

Interruption

انجینئر سید محمد فضل آغا: میں اسے withdraw اس لئے نہیں کروں گا کہ ابھی بھی انہوں نے پہلے کہا کہ بوجھتان کا پورا کوٹہ ملا ہے۔

جناب چیمبر مین: انہوں نے یہ نہیں کہا کہ انہوں نے تو کہا ہے کہ میں پورا کرنے کی کوشش کروں گا۔

جناب سرتاج عزیز: ہر اس کے بعد جو اس وقت کوٹہ ہے وہ ۳۶۵ ہے۔ جب مردم شماری کے مطابق تبدیل ہوگا تو وہ ایک بات ہے۔ اس کے بعد میں نے یہ بیان دیا کہ پچھلی گورنمنٹ نے بوجھتان کے کوٹہ کا لحاظ نہیں رکھا۔ اور یہ کہتے ہیں کہ جی وہ پورا ہو گیا۔ میں نے صرف یہ بیان دیا کہ آئندہ جو ریگورنمنٹ ہوگی اس میں اگر کسی جگہ کوئی کمی ہے۔ جو prescribed quota ہے اس کے اندر اس کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے گی تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ جو سوال پچھلے سال کے بارے میں ہے جس میں نہ ہماری حکومت تھی اور نہ میری ذمہ داری تھی۔ اس سلسلے میں اگر وہ کوئی جبرل بات کرنا چاہتے ہیں تو کسی اور موقع پر کریں اس وقت ہم ایک سوال کا جواب دے رہے ہیں جو ایک خاص پیرٹ سے

relate کرتا ہے اور اس میں پوری تفصیل دی ہوئی ہے۔

انجینئر سید محمد فضل آغا :- پچھلی گورنمنٹ والی رٹ تو کبھی ختم ہی نہیں ہوئی جی۔ بیس مہینہ سے پہلے کی آپ کی جو گورنمنٹ تھی اس میں بھی یہی حال رہا ہے۔

سید فیض اقبال :- ضمنی سوال جناب۔ جناب چیئرمین ایس وزیر موصوف کے اعلان سے بڑا مطمئن ہوں۔ یہ صحیح ہے جو یہ کر رہے ہیں لیکن ایک چیز یہ دیکھئے کہ جو پرانا back log ہے یعنی پچھلی حکومت بھی یہ کہتی رہی کہ ہم کی کوپرا کریں گے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس کی assurance ہو کہ جو برچستان کی کوٹے کی کمی ہے وہ اس کو پورا کرنے کے لئے کوئی مناسب اقدامات کریں گے باقی رہ گیا کہ cases review ہوں گے ہو سکتا ہے کہ cases کو

review کرنے میں کچھ وقت لگے۔ یہ چونکہ ایک ہی صوبے سے سب سے زیادہ رکھے گئے ہیں۔ اور آپ کو پتہ ہے کہ اس Caretaker Government میں کافی پولیٹیکل لوگ وہ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ پچھلی حکومت کے لوگوں کو اگر غلط بھی رکھے گئے ہیں تو نہ نکالا جائے۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ نہ نکالیں۔ لیکن ہمارے صوبے کا جو مسئلہ ہے اس کو ٹھنڈے دل سے سوچیں۔ جو پنجو صاحب کی حکومت میں بھی نہیں پورا کوٹہ نہیں ملا۔ اس کے بعد کی حکومت میں نہیں ملا جو پیپلز پارٹی کی عوامی حکومت تھی۔ اب یہ ہے کہ اس کوٹہ میں جو کمی ہے وہ پوری کی جائے۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کہ کتنے لوگ رکھے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین :- وہ بات ہو گئی ہے۔

سید فیض اقبال :- نہیں۔ یہ کہاں assurance دی ہے۔ وہ بلوچستان کی کمی پوری کر دیں۔ باقی میں تو کمی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین :- انہوں نے کہا ہے۔

(مداخلت)

جناب عبدالرحمن جمالی :- اس کا ایک حل یہ ہے جو سینئر صاحبان مانگ رہے ہیں ان کا یہ خیال ہے کہ جو کوڑہ کی کمی ہے وہ سینئرز کی سفارش پر دسے دیں بس بات ختم ہوگئی۔  
جناب چٹیر مین :- آج تو بوجپتان والوں نے ہڈی بول دیا ہے۔

میر حسین بخش بنگلہ :- جناب چٹیر مین! بوجپتان والوں نے کوئی ہلہ نہیں بولا۔ بلوچستان تو اس قدر گھبراہٹ ہے کہ جب کمیٹی بنتی ہے تو پچیس دن کے بعد بوجپتان کو یاد کیا جاتا ہے جبکہ اسلام آباد کے ریٹائرڈ بیوروکریٹس پہلی لسٹ میں یاد آتے ہیں۔ اور بوجپتان کو تیسری قسط میں یاد رکھا جاتا ہے۔ بوجپتان کا رونا ہم کہاں تک روئیں۔

جناب چٹیر مین :- فنا کا تو ذکر ابھی تک نہیں آیا ان کو زیادہ شکایت ہونی چاہیے۔  
میر حسین بخش بنگلہ :- فنا کے آٹھ ممبر ماشاء اللہ بیٹھے ہوئے ہیں ان کے منہ میں بھی زبان ہے میں آپ کی وساطت سے سر تاج عزیز صاحب کو ایک تجویز دینا چاہوں گا کہ یہ لسٹ جو میں نے دیکھی ہے اس لسٹ کے مطابق جو بھرتی ہوئے ہیں اس میں اکثر کوٹہ شہر کے لوگ ہیں۔ اس لئے میری یہ تجویز ہے کہ اس کے بعد جب آپ بھرتی کا سلسلہ شروع کریں تو اس وقت بوجپتان کے ہیں ضلعوں کو سامنے رکھیں۔ بے شک ہر ضلع کے لوگ compete کریں اگر ضلع کی سطح پر نہیں آسکتا تو پھر پچھلے سطح پر ہو سکتا ہے۔

جناب چٹیر مین :- آپ کی تجویز یہ ہے کہ ضلعی کوٹہ بھی ہونا چاہئے۔  
میر حسین بخش بنگلہ :- جناب کوٹہ کی بات نہیں ہے مثلاً بوجپتان کے لئے دس نوکریاں نکلتی ہیں۔ تو ہر ڈویژن کو دو دو اگر دسے دیں اور وہاں سے اگر دو سو آدمی اس competition میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ کی تجویز یہ ہے کہ صوبائی کوڑے کے اندر ڈسٹرل کوڑے بھی رکھا جائے  
میر حسین بخش بنگلہ دہی، یہ نہیں صوبائی کوڑے کو ڈسٹرل انداز میں تقسیم کیا جائے تاکہ ڈسٹرل  
کو اس کے اندر نمائندگی ملے

جناب چیئرمین، سوال یہ ہے کہ کیا حکومت اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہے  
میر حسین بخش بنگلہ دہی، سوال یہ نہیں ہے، حکومت غور کرنے کے لئے تیار ہو یا نہ ہو  
ہماری طرف سے ایک تجویز ہے۔

جناب چیئرمین، یہ تو آپ سوال پوچھ رہے ہیں، تجویز تو ہوگی آپ اب بتائیں کہ آپ کا سوال  
کیا ہے، ضمنی سوال کیا ہے۔

میر حسین بخش بنگلہ دہی، سپلینڈر سوال نہیں ہے، ایک تجویز ہے اسی حوالے سے۔

جناب چیئرمین، تجویز آپ سپلینڈر میں کیسے دے سکتے ہیں۔

میر حسین بخش بنگلہ دہی، اس کی آپ نے جناب مجھے اجازت دے دی ہے۔

جناب چیئرمین، میں نے تو آپ کو سوال کی اجازت دی ہے تو سوال پوچھ لیں کہ اس  
کو زیر غور لانے کے لئے تیار ہیں۔

میر حسین بخش بنگلہ دہی، تیار ہیں یا نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین، برجنڈر صاحب، آپ ان کی تجویز کو زیر غور لانے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سر تاج عزیز، اس کی کافی implications ہیں اور جب بھی اس پالیسی کے متعلق سوچا

جائے گا تو دیکھیں گے لیکن ظاہر ہے کہ formally اگر آپ اس کو تقسیم کریں گے تو بہت سی

الجھنیں پیدا ہوں گی لیکن ویسے اس کو نظر رکھا جاسکتا ہے اور جو فیصلہ اقبال صاحب

نے بات کی تھی یہ اس کا جواب دینے کا موقع مجھے نہیں ملے گا بات ان کی صحیح ہے کہ

اگر سابقہ quatar میں کمی رہ گئی ہے تو وہ بہتر ترقی پوری کی جاسکتی ہے۔ فوری طور پر  
 نہیں کیونکہ ظاہر ہے کہ اتنا بڑا back log ہے جو فوری طور پر تو پورا نہیں ہو سکتا۔  
 میں صرف یہ کہوں گا کہ چونکہ انہوں نے کبھی حکومت کا بھی حوالہ دیا تھا جو سمسٹیک کی حکومت  
 تھی، ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۸ء تک اس کی پالیسی کا ایک سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ رورل اور اربن ایریز  
 کے درمیان less developed اور more developed  
 کے درمیان، اور امیر اور غریب کے درمیان جو فرق ہے اس کو پورا کیا جائے اور پانچ نکات  
 پر ڈراما کا سب سے بڑا مقصد ہی تھا جیسا کہ ان کو معلوم ہے اس کے ساتھ جو resources  
 تھے rural areas کے لئے وہ اسے ڈی پی کے ۲۲ فیصد سے بڑھا کر ۴۵ فیصد  
 تک کر دیئے گئے تھے اور یہ جو over all policy تھی میرا خیال ہے اس لحاظ سے  
 اس میں کافی پیش رفت ہوئی تھی کین وہ عمل جلدی کر گیا اور مطلوبہ پیش رفت نہیں ہو سکی لیکن  
 یہ جو اس وقت انہوں نے مطالبہ کیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں یہ difficulties  
 آئیں گی۔ کیونکہ بلوچستان کا کوڑا پورا نہیں کیا گیا اور ظاہر ہے کسی دوسرے کی ذمہ داری ہم نہیں  
 لے سکتے۔  
میر حسین بخش بنگلورٹی ہم کیا میں وزیر خزانہ صاحب سے یہ امید رکھوں کہ پچھلی پالیسی  
 کی طرح جو انہوں نے ابھی ارشاد فرمایا رورل اور اربن، غریب اور امیر علاقوں کا لحاظ اپنی پالیسی  
 کے اندر رکھیں گے۔

جناب مسرتاج عزیز: ان دو مہینوں میں تو کہیں گے، آگے کا پتہ نہیں۔  
سید فیض اقبال : عرض ہے کہ جیسے نیگلنٹی صاحب نے فرمایا صوبائی حکومت کے روز میں بھرتی کے قواعد موجود ہیں، ہر صوبے میں موجود ہیں کہ جب وہاں نوکریاں نکلتی ہیں تو ہر ڈویژن اور علاقے کا خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ مرکزی حکومت کے علم میں بھی ہے کہ جب کبھی آپ کوئی بھرتی کرتے ہیں تو آپ کے پاس جتنی درخواستیں آتی ہیں ان میں یقیناً ڈومیسائل کا اندراج ہوتا ہے۔ یہ اس حکومت کا کام تھا جس نے یہ بھرتی کی ہے نہایت غلط کی ہے کیونکہ ایک تو کوٹے کا خیال نہیں رکھا دوسرے ان قواعد کی موجودگی کے باوجود ایسا کیا ہے اس کے علاوہ جہاں تک ان کے پانچ کمات کا تعلق ہے جیسا کہ وزیر صاحب نے کہا وہ مسلم لیگ کا دور تو سنہری دور تھا لیکن سابقہ حکومت کے دور میں ہم لوگوں کو تکالیف تھیں اور ۱۸ مہینوں میں انہوں نے تمام اداروں کو ختم کر ڈالا۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ اس کو آپ درست کریں جہاں جہاں نا انصافیاں ہوئی ہیں ان کی تلافی کریں اور جو کچھ ہمارے صوبے کے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے وہ واقعی بہت بڑی نا انصافی ہے ایک بڑا back log ہے لیکن آپ دو مہینے میں بھی بہت کچھ کر سکتے ہیں اگر آپ شروع کر دیں تو لوگوں کو آپ کے attitude میں فرق نظر آئے کہ موجودہ حکومت بلوچستان کے ساتھ اچھا رویہ ھمدردانہ رویہ رکھتے ہیں تو ہم اس سے بھی خوش ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین اور جی وزیر صاحب۔

جناب مسرتاج عزیز: جناب بات یہ ہے کہ بینکوں میں اتنی زیادہ بھرتی ہو چکی ہے کہ اب ان دو مہینوں میں large scale پر بھرتی ہو ہی نہیں سکتی۔  
 every bank is over staffed.  
 ہم تو آئندہ بھرتی کا جو سسٹم ہے اس کو ٹھیک کر رہے ہیں اور یہ ہمیں دو مہینے کے بعد پھر نہیں گئے کہ جی آپ نے کوئی بھرتی نہیں کی۔



جناب چیئرمین : ہر باکسل ٹھیک ہے، جی بیگیڈیئر قیوم صاحب ۔  
 بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم : جناب وزیر خزانہ سرتاج عزیز صاحب نے ابھی فرمایا  
 تھا کہ پانچ لاکھ پروگرام کے تحت کچھ ناہمواریوں کو ختم کرنے کا کوشش کی گئی تھی۔ لیکن وہ پروگرام  
 پھر بعد میں جبری ختم کر دیا گیا اس لئے وہ نہیں ہو سکا۔ کیا یہ فرمائیں گے کہ وہ پروگرام کیوں جبری  
 ختم کیا گیا تھا۔

جناب سرتاج عزیز : ہر وہ اسمبلی dissolve ہو گئی تھی، وہ حکومت بھی dissolve ہو گئی تھی۔

بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) عبدالقیوم : ہر میں صرف اس لئے پوچھنا چاہتا تھا کہ انہوں نے فرمایا تھا۔  
 کہ یہ پانچ لاکھ پروگرام ٹھیک نہیں چلا اس میں خرابیاں تھیں اس لئے اس کو بند کیا گیا۔  
 جناب سرتاج عزیز : جناب یہ غلط بات ہے، وہ پروگرام تو بہت اچھا تھا۔  
 جناب چیئرمین : اگلا سوال، سوال نمبر ۱۱۱۔

# REPAIR OF GOVERNMENT HOUSES IN G, 6, ISLAMABAD

\*Mir Sohrab Khan Khoso: [Mir Sahrab Khan Khoso]

111. Will the Minister Incharge of the Cabinet Division be pleased to state:

- (a) the total expenditure incurred on the repairs including white-washing of quarters from category A to E in Sector G-6 Islamabad during 1985 to 1990;



[Mir Sohrab Khan Khosa]

- (b) the total expenditure incurred on the salary and other allowances of the staff posted in the enquiry offices of the said sector during the above period ; and
- (c) the amount recovered from government employees on account of rent of the houses allotted to them in the said sector during this period?

Answer

(a) Rs. 13,757 Million.

(b) Rs. 13,197 Million.

(c) Rs. 17,320 Million

جناب چیئرمین : کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔ وقفہ سوالات ختم ہوا۔

#### LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین : میر غلام حیدر تالپور نے چند ناگزیر وجوہات کی بنا پر ایوان سے ۵ تا ۱۴ اگست رخصت کی درخواست کی کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

( رخصت منظور کی گئی )

## ADJOURNMENT MOTIONS

- (i) *Re* : PRESSURE PUT BY I.M.F. TEAM TO ENHANCE 'USERS CHARGES ON WATER AND GAS

## ADJOURNMENT MOTIONS

- i) *Re*: PRESSURE PUT BY IMF TEAM TO ENHANCE 'USERS CHARGES' ON WATER AND GAS.

جناب چیئرمین ارتماریک التواء پرفیسر خورشید احمد و تحریک التواء نمبر ۶۹۔

**Prof. Khurshid Ahmed:** I seek leave of the House to move the following adjournment motion:

According to the news item appeared in the daily 'Dawn' of 27th August, 1990, the visiting IMF team has asked the Caretaker Government to immediately enhance 'users charges' on water, gas and hospitals and has linked its compliance with the release of the last instalment of \$ 200 million out of \$ 827 million structural adjustment loan. The IMF team is also reportedly insisting on increasing the prices of petroleum products and fees in the educational institutions. Though the officials in the Ministry of Finance are understood to have pleaded with the IMF team not to link the release of the last instalment of the said loan with any condition, the IMF team is believed to have not responded favourably.

This being a matter of urgent national importance and of recent occurrence, I beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this matter.

**Mr. Chairman:** Is it being opposed?

جناب سرتاج عزیز: جناب میں اس پر یہ گزارش کر دوں گا کہ یہ news item ایسی speculative ہے۔ IMF team ابھی آئی نہیں ہے یہ نہیں ہوہ کیا کہیں گے ہمیں نہیں پتہ کہ ہم کیا کہیں گے۔ ابھی negotiating position تیار ہو رہی ہے اور کیا اس کا نتیجہ نکلے گا۔ اس وقت یہ ایسی سیٹج میں ہے کہ اس پر useful بات نہیں ہو سکتی

I will suggest that the member should not press his motion.

جناب چٹیر مین: اس وقت تو یہ پوزیشن یہ ہے کہ IMF team کی طرف سے اگر کوئی pressure ہے تو حکومت نے تو ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہو گا۔

Negotiations must be going on.

پروفیسر خورشید احمد: جناب چٹیر مین! میری اس تحریک کا اصل مقصد دراصل یہ ہے کہ ملک کی موجودہ معاشی حالت اور خصوصیت سے بین الاقوامی پس منظر میں جو اہم developments ہوئی ہیں ہم انہیں نظر انداز نہیں کر سکتے اس پس منظر میں حکومت کے ہاتھ مضبوط ہوں گے۔ اگر democratic House اس معاملے پر بحث کرے، اور ملک کے سامنے بھی اور آئی ایم ایف کے سامنے بھی یہ بات آ سکے کہ پاکستان کن حالات سے گزر رہا ہے۔ اور کون سی چیزیں ایسی ہیں کہ جن میں پاکستان adjustments کر سکتا ہے اور کن حالات میں ہمیں کر سکتا اس لئے کہ پچھلی حکومت نے جس طریقے سے آئی ایم ایف کے آگے جس طریقے سے سپرد والی اور جن طرح ہماری معاشی پالیسیاں ان کے ہاتھوں میں چلی گئیں اور

جس طرح بحث سازی میں بھی ان کا دخل اگیا ان تمام کی بنا پر اس بات کا خطرہ ہے کہ یہ ٹیم ایسی شرائط impose کرنے کی کوشش کرے گی جو ملک کی میثشت کے لئے نقصان دہ ہو اور ملک کے عام انسان کے لئے وہ بوجھ ناقابل برداشت ہو گا۔ اس بنا پر میں نے اس بات کو ضروری سمجھا کہ اسے ایوان کے سامنے لاؤں گا اور میری ٹیم کا یہ اس سے حکومت کی پوزیشن مضبوط ہوگی اس سے نقصان نہیں ہوگا۔ یہیں budgetary پالیسیوں کی نگرانیوں سے واقف ہوں اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ابھی negotiations ہو رہی ہیں کوئی چیز ملے نہیں ہوئی ہے لیکن اس اسٹیج کے اوپر اگر قومی آواز سامنے آ سکے تو شاید اس کا فائدہ ملک کے لئے educative ہو اور حکومت کے لئے اس کی پوزیشن کو strengthen کرنے کا باعث ہو اس پہلو سے وزیر موصوف غور کریں تو ٹھیک ہے ورلڈ بینک کی بنیادوں کے اوپر ان کی جو بات ہے کہ یہ speculative ہے میں اسے speculative تو نہیں کہوں گا اس لئے کہ ٹیم موجود ہے اور negotiations ہو رہی ہے۔

**Mr. Chairman:** Then I think the appropriate thing would be

کہ مناسب وقت پر جب آپ محسوس کریں اسے کمیٹی میں زیر بحث لے آئیں۔

The Minister may consider taking the Finance Committee into confidence.

**Mr. Sartaj Aziz:** Actually the adjournment motion relates to one definite issue.

جناب چیئرمین : اس سے وہ بھی اتفاق کرتے ہیں۔

He also agrees that this is not competent.

جناب سرتاج عزیز: میں مشکور ہوں کہ اس سے وہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف ایک یقین دہانی کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری پالیسی یہی ہے کہ ہم وہ پالیسیاں اختیار کریں گے جو ملک کے مفاد میں ہوں گی صرف جو آئی ایم ایف کا پریشر ہے اس کے ساتھ ایسی بات نہیں ہوگی جو قومی مفاد کے منافی ہو جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ اس وقت premature ہے بعد میں جب مناسب موقع آئیگا تو اس موضوع پر اور اس سے related پرواتقی بات ہو سکتی ہے لیکن اس وقت یہ economic policies premature ہوگا۔

**Mr. Chairman:** So as the Senator agrees that this is based on hypothetical considerations, it is ruled out on that ground. Next Adjournment Motion No. 71.

ii) *Re:* REMOVAL OF EMPLOYEES FROM SERVICES IN

THE AGRICULTURAL RESEARCH COUNCIL.

پروفیسر نور شید احمد: میں اس تحریک کو ہاؤس کے سامنے پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ ایک اخباری خبر کے مطابق زرعی تحقیقاتی کونسل سے ایسے سینکڑوں ملازمین کو جو عرصہ سات سال سے ملازم تھے ملازمتوں سے برطرف کر دیا گیا ہے اور کوئی وجہ بھی نہیں بتائی گئی۔ یہ ایک فوری نوعیت کا اہم مسئلہ ہے اس لئے سینٹ کی معمول کی کارروائی روک کر اسے زیر بحث لایا جائے۔ اس سلسلے میں جناب والا! جس خبر کو میں نے بنیاد بنایا ہے وہ "جنگ" راولپنڈی میں ۱۸ اگست کو شائع ہوئی ہے اور میں نے اس کی نقل بھی دے دی ہے۔

ii) Re: REMOVAL OF EMPLOYEES FROM SERVICES IN THE AGRICULTURAL  
RESEARCH COUNCIL.

Mr. Chairman: Would you like to make a statement on this.?

جناب سر تاج عزیز بر یہ صحیح نہیں ہے بات یہ ہے کہ پی اے آر سی کا ایک پروگرام تھا جس کا نام تھا۔ Crop Maximization Programme کئی سالوں کے بعد یہ پراجیکٹ ۳۰ جون کو ختم ہو گیا اور ظاہر ہے جو ملازمین اس پروگرام کے اندر تھے وہ permanent تو نہیں تھے اس لئے قانونی کارروائی پوری کرنے کے لئے ان کو نوٹس دیئے گئے لیکن actually کوئی terminate نہیں ہوا کیونکہ ان میں سے ۲۰ افراد ایسے تھے جن کو Provincial government سے چلے گئے اور باقی ۸۰ کے ۸۰ کو جو ایک دوسرا پروگرام ہے جس کا نام Operational Research Programme ہے اس میں absorb کر لیا گیا ہے اور وہ نوٹس جو ایشو کئے گئے تھے وہ ان پوسٹوں اور پراجیکٹ کے اندر تھے لیکن actually ان کی services میں کوئی interruption بھی نہیں آئی جس دن سے وہ terminate ہوئے تھے اسی دن سے وہ دوسرے پراجیکٹ کے اندر آ گئے ہیں۔ اس لئے میسر خیال میں اس کی کوئی justification نہیں ہے کیونکہ یہ inaccurate information اور partial information ہے۔

Mr. Chairman: Prof. Sahib, in view of this statement, you would like to say something.

پروفیسر خورشید احمد :- اگر کسی ملازم کو برطرف نہیں کیا گیا یا اسے re-absorb کر لیا گیا ہے یا جہاں سے وہ ملازم آیا تھا واپس کر دیا گیا ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

Mr. Chairman: So, not pressed in the light of the statement of the honourable Minister. Next Adjournment Motion No. 72.

جناب محمد طارق چوہدری :- بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں تحریک کرتا ہوں کہ عوامی اہمیت کے حامل اس قومی مسئلے کو فوری طور پر زیر بحث لایا جائے کہ وزارت تجارت کے شعبہ Export promotion bureau نے نیویارک میں تقریباً تیس ہزار ڈالر ماہانہ کے کرایہ پر ایک فلور حاصل کیا تھا جو پاکستانی مصنوعات کو display کرنے کی غرض سے لیا تھا۔ حال ہی میں منظر ناما ہو گیا اور مصنوعات کو وہاں سے ہٹایا گیا لیکن عمارت کے مالک سے کئے گئے معاہدے کو ختم کرنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے لاکھوں روپے ہر ماہ قومی خزانے کو نقصان پہنچتا رہے گا۔ لہذا اس مسئلے پر فوری بحث کی جائے۔

Mr. Chairman: Is it being opposed?

چوہدری امیر حسین :- میں اس کو oppose کرتا ہوں اور request کرتا ہوں چونکہ کامرس منسٹر موجود نہیں ہیں تو اس کو کسی اور دن رکھ لیا جائے جس دن وہ موجود ہوں۔

ii). Re: REMOVAL OF EMPLOYEES FROM SERVICES IN THE AGRICULTURAL  
RESEARCH COUNCIL.

جناب چئیرمین ہر کیوں جناب طارق چوہدری صاحب۔ اس طرح کرتے ہیں کہ آپ بیان  
کریں تاکہ ان کو بھی پتہ چل جائے کہ واقعات کیا ہیں اور وزیر صاحب کو بھی پتہ چل جائے۔

جناب محمد طارق چوہدری ہر ویسے یہ دلچسپ بات ہے انہوں نے oppose

پہلے کر لیا یہ پتہ بھی کچھ نہیں ہے کہ وزیر صاحب ہیں یا نہیں ہیں اور oppose میں کر رہا  
ہوں یہ ایک عجیب و غریب صورت حال ہے جس کا کبھی ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ کوئی آدمی ادھر بیٹھ کر  
جو ہنوی ادھر جاتا ہے اس کے اندر اچانک کوئی بیٹری فٹ ہو جاتی ہے کہ ایک ہی راگ اس نے  
الایا ہوتا ہے اس میں اس نے کوئی معقولیت اور نامعقولیت کو نہیں دیکھنا ہوتا یہ ہر حال تیرت  
انگیز ہے اور امیر صاحب سے تو یہ مجھے بالکل عجیب لگا۔

جناب چئیرمین :- میرا خیال ہے آپ اس کو explain کر دیں۔

and then we can defer it.

Export Promotion Bureau

جناب محمد طارق چوہدری :- جناب چئیرمین!

نے ایک تو اپنی پاکستانی مصنوعات کو display کرنے کے لئے نیو مارک میں (اب مجھے  
صحیح location کا پتہ نہیں ہے) مہن میں ایک فلور کرایے پر لیا اور حیرت انگیز بات ہے کہ  
مصنوعات کو display کرنے کے لئے یہ سترھواں فلور مٹا یعنی سترھویں فلور کو حاصل کیا گیا پاکستانی  
مصنوعات کو display کرنے کے لئے۔ اب آپ ذرا تصور کریں کون سی وہ attraction  
ہوگی اور کون سی وہ تجوری ہوگی کہ کوئی آدمی مہن میں آئے اور سترھویں فلور پر جائے اور وہاں  
جا کر پاکستان کی مصنوعات دیکھے۔ اور پھر ان کی خریداری کا آرڈر دے اور سترھویں فلور یہ جگہ



[Mr Muhammad Tariq Chaudhry]

تیس ہزار ڈالر ماہانہ کرایہ پر لی گئی ہے۔ آپ تصور کریں کہ یہ ایک ماہ کے چھ لاکھ روپے بنتے ہیں اور دس سال کا اس کے ساتھ معاہدہ کر لیا گیا چار سال کے بعد پتہ چلا کہ نہ یہاں پر کوئی visitor آتا ہے نہ دیکھتا ہے اور نہ کسی نے اس کے لئے آرڈر دیا ہے نہ کوئی اس کی پر دوشن ہوئی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہاں سے سامان کو اٹھا کر پاکستان کا consulate جو ہے وہاں پر ڈال دیا گیا اب وہ دس سال کا کنٹریکٹ ہے ملک جو ہے وہ کہتا ہے کہ کرایہ دیتے جاؤ اور یہ کرایہ دیتے جا رہے ہیں پھر انہوں نے ایک وکیل کو contact کیا۔ وکیل سے کہا کہ اس سے ہماری جان چڑوا دو اس نے کہا کہ میں ایک سو ڈالر فی گھنٹہ فیس دوں گا اس میں چار گھنٹے لگیں یا پانچ گھنٹے لگیں میں آپ کا یہ معاہدہ ختم کر دوں گا اس کے ساتھ ہمارے سفارت خانے کی طرف سے یہ بات ہوتی رہی انہوں نے کہا کہ یہ جو ۳۴ ہزار ڈالر ہم ماہانہ دیتے ہیں یہ فنڈ جو ہے اس کی allocation تو ہمیں ہو چکی ہے لیکن جو ۵۵ ڈالر آپ کو دیں گے وہ ہم کہاں سے دیں گے اس نے کہا کہ اگر آپ مجھ کو پانچ سو ڈالر نہیں دیں گے تو میں مفت میں کام نہیں کرتا میں تو اپنی فیس لیتا ہوں اس پر آپ ذرا تصور کر لیں۔ وہ جو کہتے ہیں۔

peny wise pound foolish

تو یہ چیز ہے جس کی وجہ سے میں نے یہ چیز آپ کے نوٹس میں لانا ضروری سمجھی اگر یہی صورت حال رہی تو ایک سال میں ۷۲ لاکھ اور اگلے چھ سال میں ۵ کروڑ روپے جو ہیں وہ ادا کریں گے۔ لیکن ہم دس ہزار روپے دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے یہ بھیانک صورت حال ہے جس کو درست کرنے کی فوری ضرورت ہے اور ان کو الپز کرنے کا شوق ہے۔

ii) Re: REMOVAL OF EMPLOYEES FROM SERVICES IN THE AGRICULTURAL  
RESEARCH COUNCIL.

جناب چیئرمین :- بہر حال یہ وزیر صاحب آئیں گے کم از کم واقعات ان کو بتہ  
جل گئے ہیں۔ تو اس کیس کو examine کر کے آپ کو جواب دے دیں گے۔  
Now we will defer it اب میزافیاں ہے اتار کر ہی اجلاس ہوگا۔

So, we will take it up on Sunday. It brings us to the end of the

Adjournment Motions.

سید فصیح اقبال :- پوائنٹ آف آرڈر، جناب چیئرمین صاحب مجھے ایک بڑی  
عزوری بات کرنی ہے کل ملک میں ایک افواہ پھیلائی گئی تھی اس سلسلے میں کل  
ایک call attention notice دیا گیا تھا۔ جس میں وزیر موصوف نے حکومت کی طرف سے  
جواب دیا تھا اور ہمارے mover جس میں طارق چوہدری صاحب میں اور پروفیسر رشید  
صاحب نے جو کچھ کہا، ٹیلی ویژن کے خبرنامے میں اس کا بائیکاٹ کیا اور یہ پہلا موقع نہیں  
ہے اس لئے ہم مکمل طور پر اس کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔ میں ایک مرتبہ نہیں تین  
مرتبہ آپ کے نوٹس میں لایا ہوں جس دن وزیراعظم صاحب تشریف لائے تھے اس دن  
بھی انہوں نے وزیراعظم کی تقریر کی پوری کوریج نہیں دی اور لیڈر آف دی ہاؤس کی خبر پوری  
نہیں دی اور کل آپ کا ایک انٹرویو آیا تھا اور آج کی صورت حال میں جب اسمبلی نہیں ہے۔  
اس سلسلے میں میں نے خود دیکھا کہ وہ کل نیوز میں بڑا relevant تھا۔ یہ ہمیشہ ایک  
professional چیز ہے ایسی خبروں میں جہاں embargo انٹرویو ہوں اس کے synopsis  
دئے جاتے ہیں۔ لیکن کل آپ کے انٹرویو کا بھی National News Bulletin

[Syed Feseieh Iqbal]

میں ذکر نہیں تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک بڑی سازش ہے اور ہاؤس کی توہین کرنے کے سلسلے میں ٹی وی کا ہمیشہ سے ایسا رویہ رہا ہے۔ میں ابھی تک یہ سمجھتا ہوں کہ پچھلے ۱۸ مہینے میں ہم نے جو ٹیلی ویژن کو دیکھا ہے، اس میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ خیرا میں دہی پرانا انداز ہے، اس پر میں اس کا بائیکاٹ کرتا ہوں، ایک اتنی بڑی علیٰ خبر حق جیسے اخبارات نے قیام carry کیا ہے، لیکن ٹیلی ویژن نے اسے پیش نہیں کیا، اس کا فرض تھا کہ جن لوگوں نے یہ کیس move کیا تھا، ان کا ذکر نہ ہی البتہ حکومت کا موقف تو پیش کیا جاتا، کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کر رہی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ بیشک یہاں تقریریں ہوں، ان کے جواب میں جو حکومت کا موقف پیش کیا جائے وہ بھی ٹیلی ویژن پر نہ آئے تو میں اس پبلیکیشن کے اس علی کی پروردہ مذمت کرتا ہوں، اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک سازش کے تحت ہوا ہے۔ ہاؤس کو چاہیے کہ وہ اس کا نوٹس

جناب چیمبرین بر شکریہ پروفیسر خورشید احمد،

پروفیسر خورشید احمد بر جناب چیمبرین! میں سمجھتا ہوں کہ فیصحا اقبال صاحب نے

جس طرف آپ کی توجہ دلائی ہے وہ بہت serious معاملہ ہے۔ مجھے بالعموم نیوز سننے کا موقع نہیں ملتا، لیکن کل آپ نے کمال عنایت سے ایوان کو فردا جلدی چھٹی دے دی تھی تو میں نے خود بھی نیوز دیکھی اور سنی ہیں اور مجھے اتنا تعجب ہوا ہے کہ سینیٹ کا کارروائی بیان کرتے کرتے کہا گیا کہ ایک

call attention notice

بھی "اور اس کے

اس چیز کو

deliberately

بعد ختم، یعنی یہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے

ii) Re: REMOVAL OF EMPLOYEES FROM SERVICES IN THE AGRICULTURAL

RESEARCH COUNCIL.

دہنا مقصود تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کی فوری انکوائری ہونی چاہیے، جو نیوز ریڈر تھا یا جو بھی پروفیسر responsible تھا، اس سے جواب ملنی ہوئی چاہیے، ہمارے سینٹ کے سامنے یہ بات آئی چاہئے کہ ایسا کیوں کیا گیا، سینٹ نے ایک مسئلہ کو ہم سمجھ کر اٹھایا، اس پر تین سینٹروں نے بات کی، پوری سینٹ نے ایک positive response دیا، وزیر متعلقہ نے اس ساری پوزیشن کو واضح کیا، کیا یہ چیز اتنی اہم نہیں تھی کہ اس کو نیوز میں لایا جاتا۔ اور پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ گھبراہٹ کے سے عالم میں ذکر کیا گیا کہ ایک کال انٹیشن نوٹس بھی لیا گیا، اور بس ختم۔۔۔ کس بات کا call attention notice تھا، اس پر کون کون بولے، اگر نمٹ نہ اس کے جواب میں کیا بات کہی، اس پر کن خطرات کا اظہار کیا گیا، یہ سب چیزیں غائب تھیں، تو یہ چیز ایسی نہیں ہے کہ اس کو lightly لیا جائے، میں خود بھی اس پر احتجاج کرتا ہوں، اس کی مذمت کرتا ہوں، اور مطالبہ کرتا ہوں کہ حکومت اس معاملے کی جلد از جلد انکوائری کر کے ایوان کو اعتماد میں لے اور یہ بتائے کہ ایسا کیوں ہوا۔

جناب چیئرمین ہر طارق صاحب، اس پر آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب محمد طارق چوہدری، جناب والا! میں صرف وہی کہنا چاہتا تھا جو کہ پروفیسر صاحب نے کہہ دیا ہے۔

Mr. Chairman: Any Minister would like to respond?

جو ہر کی امیر حسین پر جناب والا! مجھے اپنے دوستوں سے . . . . .  
جناب چیئرمین :- ایک منٹ وزیر قانون صاحب، محمد علی خان صاحب کچھ کہنا

چاہتے ہیں۔  
جناب محمد علی خان :- میں اپنے دوستوں اور بھائیوں کا اس ضمن میں ہم نوا ہوں،  
 ہمارا تو یہ خیال تھا کہ Interim Government آگئی ہے۔ اس طرح سے  
 حالات میں خوشگوار تبدیلی آگئی ہے، لیکن جہاں تک الیکٹرانک میڈیا کا تعلق ہے، میں  
 یقیناً اثبات سے آپ کی خدمت میں عرض کر سکتا ہوں کہ اس میں کسی قسم کی بھی کوئی خوشگوار  
 تبدیلی نہیں آئی ہے، بلکہ اس میں وہی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ جو پچھلے دور میں بھٹلائے  
 گئے تھے اور اس زمانے میں کوئی بھی جب defection کرتا تو کم از کم اسے دس بارہ منٹ ملتے اور یہاں ایک  
 genuine چیز ہو گئی۔ ایک غلط پراسپیکٹ ہو گیا اس کی تردید august House میں کی گئی، اور آج صرف ایک  
 ہی پورے ملک میں ہاؤس ہے جس کا اجلاس جاری ہے۔ اب اراکین کی تقاریر کے بعد وزیر موصوف نے بھی  
 جناب والا، باقاعدہ اس کی explanation دی، چاہیے تو یہ تھا کہ اگر وہ اس کی headline

نہ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی، البتہ یہاں جو کچھ کہا گیا ہے اس کے بارے میں پورا بیان  
 دی وی پراجام، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا کس قسم کی سازش کی گئی تھی۔ اس کا اثر لازماً آزاد کشمیر  
 کے الیکشن پر بھی پڑتا تھا، لیکن خداوند تعالیٰ کا فضل تھا کہ وہ چیز نہ ہو سکی، اور ان کو منہ کی کھانی پڑی۔  
 شکریہ!

ii) Re: REMOVAL OF EMPLOYEES FROM SURVIVES IN THE AGRICULTURAL

RESEARCH COUNCIL.

جناب چیئرمین :- ملک فرید اللہ خان ۔

ملک حاجی فرید اللہ خان :- جناب والا ! مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ کل جو یہاں افواہ پھیلائی گئی تھی اس کے بارے میں ٹیلی ویژن نے جو رویہ اختیار کیا ہے، یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے اور اس سے زیادہ اور افسوس ناک صورت حال کیا ہو سکتی ہے کہ جب ملک میں دوسرے انتخابی ادارے بھی موجود نہیں ہیں اور سینیٹ میں کل ایک اتنا ضروری مسئلہ اٹھایا گیا، اس کا ٹیلی ویژن نے نوٹس نہیں لیا۔ جناب والا ! مسئلہ یہ تھا کہ پوری قوم کو ایک ہیجان میں مبتلا کیا گیا، اور اس کی یہاں خدمت کی گئی، ٹیلی ویژن نے اس کا نوٹس ہی نہیں لیا۔ مجھے تو بہت افسوس ہے، میری تو Caretaker Government سے یہی گزارش ہے کہ ان لوگوں کو ذرا ہمارے آگے پیش کریں کہ کب تک یہ سازشیں کھدے رہیں گے۔ جناب والا ! سینیٹ کو deliberately انہوں نے ignore کیا ہوا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ سینیٹ کی جوامم باتیں ہیں، جو بحث مباحثے ہیں۔ ان کو ٹی وی کے خیر نامے میں مناسب مقام دیا جائے۔

سید فصیح اقبال :- جناب چیئرمین ! میں اس سلسلے میں ایک صحافت کردار چیئرمین

سینڈنگ کمیٹی براہ کمال Information and Broadcasting کی حیثیت سے میں ہاؤس کے نوٹس میں یہ بات لاتا ہوں کہ جب یہ پروگرام شروع کیا جا رہا تھا، اس وقت اس کمیٹی نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ سینیٹ کی کارکردگی... جن طرح سے آپ کے پروگرام کا کل ہو انہوں نے مذاق اڑایا ہے یہ پروگرام دکھانے کے باوجود اس کا غرض میں کسی جگہ ذکر

[Syed Fasih Iqbal]

نہیں کیا گیا، تو اس پر میں ہاؤس کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی توہین برداشت نہ کرتے ہو گئے ہیں۔  
 ٹیلی ویژن کے کسی بھی پروگرام میں آنے کے لئے تیار نہیں ہوں، نہ ہی میں کسی سٹیج پر صاحب کو ٹی وی  
 کے پروگرام میں شرکت کرنے کا مشورہ دوں گا۔ یہ ایسے سلوم ہوتا ہے کہ جیسے یہ پروگرام انہوں  
 نے ہمیں بخش کر دئے، گئے تھے شروع کیا ہے، میں اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسی  
 بات نہیں ہے کہ ہمیں کوئی talk کی ضرورت ہے، ہمیں تو صرف عوام کو بتانا تھا۔  
 لیکن جو رویہ آپ کے پروگرام کے بارے میں اختیار کیا گیا، وہ نہایت ہی افسوس ناک ہے۔

جناب والا، اس بات کی بھی وضاحت ہونی چاہیے کہ جب یہاں وزیراعظم صاحب تشریف  
 لائے تھے، تو یہ پہلی مرتبہ اس ہاؤس میں تشریف لائے تھے، انہوں نے جو یہاں تقریر کی  
 اور پھر ہمارے لیڈر آف دی ہاؤس، جناب محمد علی خان نے تقریر کی، انہیں ٹی وی پر بالکل ایسے  
 دکھایا گیا کہ جیسے یہ کسی دوکان کے اندر گئے ہیں، اردو ہاں تھوڑا سا افتتاح کر کے آئے ہیں۔  
 کم از کم ان کی تقریر ہی دے دیتے، اس لئے مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ یہ سلسلہ  
 متواتر چل رہا ہے، لہذا میں ٹیلی ویژن کے کسی بھی پروگرام میں نہیں آؤں گا۔ آپ کے حوالے سے  
 کل جو انہوں نے کارڈ وائی کی، اس سلسلے میں عرض ہے کہ آپ نے اپنے انٹرویو میں بتایا تھا۔  
 کہ اس وقت نیشنل اسمبلی نہ ہونے کی وجہ سے سینٹ کا کیا کارکردگی ہے اور انتخابی عمل کے  
 سلسلے میں سینٹ کا کیا کردار ہے مگر اس کے بارے میں انہوں نے غرنا مے میں کسی بھی جگہ  
 خبر نہیں دی، تو اس سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ یہ بہت بڑی سازش ہے اس میں جو بھی  
 لوگ موثر ہیں، مجھے پتہ نہیں ہے کہ اس میں کتنے professionals اور کتنے



Non-professionals

لوگ ملوث ہیں۔ ان سے پوچھ گچھ کی جا لے اور جب تک اس بات کا ازالہ نہیں ہوگا، ہماری تسلی نہیں ہوگی میں چاہوں گا کہ وزیر صاحب اس کا جواب دیں، پھر اس کی تحقیق کریں اور اس کی اصلاح ہاؤس کو دیں۔  
جناب چیئرمین : چوہدری امیر حسین صاحب ۔

چوہدری امیر حسین : جناب چیئرمین ! مجھے اپنے دوستوں کے جذبات کا احترام ہے اور میں اس بات سے بالکل متفق ہوں کہ سینٹ کی کارروائی کو درست طور پر پیشی دینا اور دوسرے تشہیر کے اداروں کو نشر کرنا چاہئے، لکھا جانا چاہئے اور عوام کو بتانا چاہئے۔ جناب والا! میں جناب کے سامنے یہ بھی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ قومی اسمبلی کی غیر موجودگی میں خاص طور پر سینٹ کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے کیونکہ اس وقت یہ واحد ادارہ ہے جس میں عوامی نمائندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ قومی اسمبلی کی موجودگی میں بھی پوری قوم فخر کرتی تھی کہ سینٹ کی کارکردگی بہتر ہے اور آج کے حالات میں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ سینٹ جس طرح سے کام کر رہی ہے، اس کا جتنا حصہ بنتا ہے، اس سے بھی زیادہ موقع دینا چاہئے تاکہ عوام کے نمائندوں کی آواز قوم تک پہنچ سکے، مجھے افسوس ہے کہ سینٹ کی کارروائی درست طور پر نہیں دکھائی گئی، جیسے کہ میرے دوستوں نے اس کے متعلق پوائنٹ آؤٹ کیا ہے، چونکہ وزیر متعلقہ آج ایران میں موجود نہیں ہیں، میں ان کے ٹکس میں یہ بات لاؤں گا اور ان سے یہ کہوں گا کہ اس بات کو یقینی بنائیں کہ سینٹ کی کارروائی درست طور



[Ch Amir Hussain]

پر دکھائی جائے اور کل کا جو واقعہ ہوا ہے اس کا بڑا مدہ طور پر تحقیقات کرائیں اور جو ذمہ دار افراد ہیں ان کے خلاف مناسب اقدام کریں۔ پھر سینٹ کو اس بات سے مطلع فرمائیں کہ انہوں نے اس بارے میں کیا کیا ہے۔ شکریہ !

جناب چیئرمین :- شکریہ ! آٹھ نمبر ۳، صاحبزادہ الیاس صاحب ،

پروفیسر خورشید احمد :- پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب چیئرمین :- جی، جناب پروفیسر خورشید احمد

پروفیسر خورشید احمد :- قبل اس کے کہ آپ رپورٹ سے کہ طرف آئیں میں ایک دوسرے

مسئلے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسلام آباد فائرنگ کیس جس کا کہ اس ایران نے اسی وقت نوٹس لیا تھا، اور اس کے اوپر پھر پور بحث کی تھی، اس کی رپورٹ دو دن پہلے شائع ہوئی ہے اور اس رپورٹ میں Judicial inquiry نے اس

بات کو واضح کر دیا ہے کہ وہ ایک مذہبی جلوس تھا، اس کے کوئی سیاسی مقاصد نہیں تھے،

اور جس طریقے سے اس کے اوپر حکومت نے فائرنگ کروائی، جس سے سات افراد شہید ہوئے اور جنہوں کو زخمی ہوئے، اس رپورٹ میں اس بات کا اظہار کیا گیا ہے کہ اس جلوس

کو اس سے کہیں زیادہ بہتر طریقے سے tackle کیا جاسکتا تھا، دوسرے الفاظ

میں یہ حکومت کا failure ہے ۔

اس وقت کے وزیر داخلہ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ رپورٹ جب آئے گی تو اسے ایران میں

زیبہ بحث لایا جائے گا یہ بھی کہا تھا کہ رپورٹ کے جو مندرجات ہوں گے، اس پر عمل کریں گے۔

اور یہ بات بھی کہی تھی کہ رپورٹ میں دو دعوے اور پانی کا پانی سب کے سامنے آ جائے گا

کہ وہ کون سے محرکات تھے اور کون سی قوانین اس کے پیچھے تھیں، اب یہ رپورٹ آگئی ہے، یہ اور بات ہے کہ رپورٹ چھ مہینے تک کھلی حکومت دبا کر بیٹھی رہی اور عبوری حکومت نے نیک کام کیا ہے جو رپورٹ کو شائع کر دیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس رپورٹ کو زیر بحث لایا جائے اور نئے وزیر داخلہ ایوان میں اسی سیشن کے اندر اس کو پیش بھی کریں تاکہ اس پر گفتگو ہو سکے :

Mr. Chairman: Next item is item No. 3, Janab Sahibzada Ilyas.

MOTION UNDER RULE 171 (1)

Sahibzada Mohammad Ilyas: Sir, I beg to move:

"that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the time for presentation of report of the Standing Committee on the Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989, be condoned till today."

Mr. Chairman: It has been moved by Sahibzada Muhammad Ilyas:

"that under sub-rule (1) of Rule 171 of the Rules of Procedure and conduct of Business in the Senate, 1988, the time for presentation of report of the Standing Committee on the Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989, be condoned till today."

(the motion was adopted)

Mr. Chairman: The delay stands condoned. Item No. 4,  
Sahibzada Muhammad Ilyas.

REPORT ON THE CONSTITUTION (ELEVENTH AMENDMENT)

BILL, 1989---- PRESENTED.

Sahibzada Muhammad Ilyas: Sir, I beg to present:

"report of the Standing Committee on the Constitution (Eleventh Amendment) Bill, 1989."

جناب پیئر مین: The report stands presented. جی ڈاکٹر نور جہاں  
رپورٹ آگئی ہے اس کے بارے میں جو بھی آپ اقدام کرنا چاہیں مشورہ سے کریں تاکہ  
آپ کا یہ جو بل ہے یہ ایوان میں جلدی زیر بحث لایا جاسکے  
The report is now how you want to take it up before the House  
کیونکہ آپ چاہتی تھیں کہ جلدی ہو۔

In fact, now that you are in the Government you could even consider this moving as a government Bill. If you feel so.

Dr. Noor Jehan Panezai: Definitely Sir.

جناب پیئر مین: Definitely کی بات نہ کریں کیونکہ آپ کو کابینہ کی منظوری  
لینا ہوگی۔ لیکن بہر حال...  
ڈاکٹر نور جہاں پانیزائی: میں اس کے لئے کابینہ کی سیٹ چوڑنے کو  
تیار ہوں۔ اس Important issue کے لئے۔۔۔

جناب چیئرمین :- شکریہ۔ جی جناب نواب جہانگیر شاہ جو گنیرٹی صاحب۔  
پروفیسر خورشید احمد :- جناب چونکہ اس مسئلہ پر کمیٹی کی رائے یہ ہے کہ یہ ایک  
ایسا مسئلہ ہے جس پر بعد از عدل اسلامی نظر بانی کو سنل کی رائے لی جائے۔  
جناب چیئرمین :- یہ تو ایوان فیصلہ کرے گا جب معاملہ ایوان میں آئے گا تو ایوان  
فیصلہ کرے گا کہ کیا کرنا ہے۔

It is upto the House now

اگر ایوان فوری بحث کرنے کا فیصلہ کرے تو اس کے لیے ایک خاص

majority چاہیے۔

If you want to discuss it straightaway, the House is competent. So it is upto the House.

فیصلہ ایوان نے کرنا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد :- میں یہی چاہتا ہوں کہ بجائے اس کے کہ وقت ضائع ہو۔ کیوں  
نہج آج ہی ایوان .....  
جناب چیئرمین :- نہیں آج یہ نہیں ہو سکتا۔

It has to be by a proper motion and then the movers have to decide what to do?

آج نہیں ہو سکتا کیونکہ ایجنڈا اب نہیں ہے۔

[Mr. Chairman]

اس کے لئے باقاعدہ موشن آئے گی جو بھی آپ کرنا چاہتے ہیں۔

but if you want to inform the mover that the report has come because the lady was very keen that this matter should be taken on urgent basis.

اس لئے میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔

Mr. Muhammad Ali Khan: Sir, in the Urdu translation my name has been written wrong Sir.

جناب چیئرمین، اس رپورٹ میں۔

Mr. Muhammad Ali Khan: They have stated it as Malik Muhammad Ali Khan and Malik Muhammad Ali Khan is from the Punjab and not myself.

جناب چیئرمین، تو یہ درست تصور کیا جائے۔ جہانگیر شاہ جو گینری صاحب ...  
غیر حاضر جن اے شیخ صاحب ... غیر حاضر، جی جناب نیگلرٹی صاحب  
میر حسین بخش بنگلوری، جناب چیئرمین! یہ جو مختصر نو رچاں صاحبہ کا بل ہے  
اے اگر یہ ہاؤس پاس کرنا چاہے تو two third majority چاہیے

ناں جی۔

جناب چیئرمین، جی ہاں جی۔ بالکل صحیح ہے۔ آپ نے صحیح فرمایا۔  
جی جناب ملک فرید اللہ خان صاحب۔

DISCUSSION ON THE DISSOLUTION OF THE  
NATIONAL ASSEMBLY.

ملک فرید اللہ خان ہر جناب چئیرمین! شکریہ۔ جناب اس موضوع پر محترم دوستوں نے اتنی تفصیل سے گفتگو کی ہے کہ میں کچھ کہنے کے لئے کچھ باقی نہیں رہا۔ میں اختصار کے ساتھ اتنی گزارش کر دوں گا کہ یہ حالات کیوں واقع ہو گئے کہ صدر محترم نے قومی اسمبلی اور حکومت کو ختم کیا۔

[At this stage the Chairman vacated the Chair which was occupied by the Deputy Chairman [Syed Muhammad Fazal Agha].

ملک فرید اللہ خان ہر جناب والا! اگر کم پیسہ پارٹی کی ۲۰ ماہ کی کارکردگی کو دیکھتے ہیں تو ہمیں یہی نظر آتا ہے کہ ہر مقام پر انہوں نے آئین اور قانون کی خلاف ورزی کی۔ آئین اور قانون کا مذاق اڑایا۔ اور یہی وجہ تھی کہ آئین کا ہتھوڑا ان کے سر پہ لگا۔ مجھے افسوس ہے کہ ہمارے وہ دوست آج یہاں موجود نہیں ہیں اور جیسے ہمارے قائد ایوان فرماتے ہیں کہ جان بوجھ کر نہیں آتے ہیں ہی کہوں گا کہ دو سال تک سینیٹ جیسے اہم ادارے کو انہوں نے وہ اہمیت نہیں دی جو اس کا حق تھا اس کے خلاف مقدمات دائر کئے گئے۔ سینیٹ کے اقدار کو چیلنج کیا گیا اور جیسے کہ ان کے رویے سے ظاہر ہے وہ آج بھی دل سے سینیٹ کے وجود کو تسلیم نہیں کرتے۔

جناب چئیرمین! دو سال میں اہم امور کو پس پشت ڈالا گیا۔ آئین کے جو تقاضے تھے ان کو پورا نہیں کیا گیا۔ صوبوں کے ساتھ محاذ آرائی کی پالیسی اختیار کی گئی، مشترکہ مفادات کی

[Malik Faridullah Khan]

کی کونسل جیسے اہم ادارے کا اجلاس نہیں بلایا گیا صدر محترم نے اپنی سابقہ تقریر میں واضح الفاظ میں حکومت کی خامیوں کو جوائنٹ سیشن میں یو اینٹ اوٹ کیا۔ لیکن انہوں نے اس سے بھی کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ صدر مملکت نے جو اقدام کیا ہے وہ آئینی ہے اگر ان کو اعتراض ہے تو جب کہ بارڈر ہم نے ان کے وزراء سے یہ سنا اور جب ہم نے ان پر کوئی اعتراض کیا تو اس وقت کی وزیر اعظم نے یہ کہا کہ اگر کوئی کرپشن کا الزام ہو تو آپ عدالتوں میں جائیں۔ گوائٹن کی وفاحت کے لئے عدالت سب سے بہتر جگہ ہے۔ اس لیے جناب چیئرمین :

اگر وہ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہے تو عدالتوں سے بہترین جگہ اور کون سی ہو سکتی ہے وہاں جائیں صدر مملکت وفاق پاکستان کی علامت ہیں اور ہمارے تو وہ بہت قریب رہے ہیں۔ ہم نے ان کو بہت نزدیک سے دیکھا۔ بحیثیت چیئرمین سینیٹ اور ان کی ہر درنگ پر ہم نے ہی محسوس کیا کہ وہ قاعدے اور آئین کے مطابق ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ان کی جو ذات ہے یا ان کا جو کیریئر ہے وہ گزشتہ چالیس برسوں پہ محیط ہے ایک بیوروکریٹ کی حیثیت سے، ایک وزیر کی حیثیت سے، چیئرمین سینیٹ کی حیثیت سے، اور پھر صدر پاکستان کی حیثیت سے ہم ان کی ذات کے اوپر شک و شبہ نہیں کر سکتے ان کی integrity اس سے بالا ہے۔ انہوں نے جس ثابت قدمی کے ساتھ جس حوصلے کے ساتھ جس صبر کے ساتھ گزشتہ ۱۰ ماہ کا جائزہ لیا ہم جیسا کوئی سر پھرا ہوتا تو دوسرے مہینے اسمبلیوں کو تحلیل کر دیتا۔ لیکن وہ چارنر ٹیٹ نہاتے رہے، مکمل کرتے رہے، حکومت کو بار بار متنبہ کرتے رہے۔

جناب چیئرمین! ایک عجیب بات ہے کہ انہی اخبارات میں ان کے بیانات آتے ہیں



کہ جناب میں دن گزرنے کے بعد ہماری حکومت کے خلاف کوئی چیز پارٹمنٹ کو نہیں  
 پہنچی۔ میں ایک واقعہ کا خود چشم دید گواہ ہوں۔ ہمارے علاقے میں افغان مہاجرین کے  
 مختلف ہیں اور کوئی ۱۰ فیصد مہاجرین ہمارے علاقے میں مقیم ہیں۔ یو این

Refugees

ایچ سی آر اینٹی United Nations High Commissioner for Afghan  
 ٹیم وزیرستان میں آئی تو ہم نے ان سے یہ کہا کہ آپ لوگوں نے امداد میں کمی کی ہے اور  
 مہاجرین کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے کہ اتنی قربانیاں دینے کے  
 باوجود آج ان کی امداد میں کمی کی جا رہی ہے تو یو این ایچ سی آر والوں نے کہا کہ جی امداد میں کمی  
 نہیں ہوئی۔ بلکہ اس وقت کے جو وزیر انچارج تھے اس نے تو مہاجرین کی رہنمائیوں تک  
 فروخت کر دی ہیں۔ امداد تو جاری ہے لیکن امداد راستے میں خوردبرد ہو جاتی ہے، امداد کم نہیں  
 نہیں ہوئی۔ اب جناب والا! یو این ایچ سی آر جیسا ادارہ یہ الزامات لگائے کہ جناب وہ  
 امداد خوردبرد ہو رہی تھی تو اس وقت کہ حکومت کی حالت کا اندازہ کر لیں بلکہ آپ اسکا اندازہ  
 لگا لیں۔ ہم نے پاکستان کی تاریخ میں ایسا کوئی میکنڈل نہیں دیکھا کہ انہوں نے خود اپنے مشیر  
 کو کہا کہ یہ جعلی مشیر ہے۔ دو مہینے وہ اپنے دفتر میں بیٹھا کام کو تاراج کیا اور پھر جب ان  
 کے بیچ میں کوئی جھگڑا ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ وہ نوید ملک نہیں ہے۔ یہ جعلی نوید ملک  
 ہے۔ دوسرے کی ہم نے مشیر کے طور پر تقرری کا مقرر کیا۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ میں یہ کہوں گا کہ ایک ملک کی وزیراعظم ہونے کی حیثیت  
 سے اتنی چوٹی بات کہہ دی جائے کہ جناب میری حکومت کا تختہ دہن ہوئی افسران نے (ملٹری انشٹیٹیوٹ)  
 جنس کے آفیسر نے لٹا ہے۔ اب جناب ان کا قصور کیا تھا وہ جو ریٹائرڈ آفسر تھے۔



[Malik Faridullah Khan]

یہی قصور تھا کہ وہ بیچارے جنرل ضیاء الحق کی حکومت میں اس وقت خدمات سرانجام لے رہے تھے۔ جیسے ان کی حکومت آئی تو ان کی چھٹی کوئی گٹھ۔ صرف اس وجہ سے کہ وہ اس حکومت میں لوکر تھے۔ اور پھر ایک سال کے بعد جبکہ وہ انشیل جنس میں بھی نہیں ہیں گھروں میں بیٹھے ہیں اور آپ کہتے ہیں جناب کہ دو افسروں بریگیڈیئر امتیاز اور میجر حامد نے ہمارا تختہ الٹ دیا۔ دنیا ہمارا مقلد اڑائے گا۔ جناب چیئرمین اکیہ کیسی حکومت ہے۔ ہم خود کو تو عالم اسلام کا قلعہ کہتے ہیں اور خود کو مضبوط ترین حکومت کہتے ہیں بین الاقوامی سطح پر ہمارا ایک مقام ہے لیکن اگر وہ یہ تاثر دے کہ میری حکومت کو ایک ریٹائرڈ بریگیڈیئر، ریٹائرڈ میجر نے topple down کیا تو میں کہتا ہوں کہ انتہائی افسوسناک ہے جناب والا! فوج کے خلاف الزامات انہوں نے لگائے اور کبھی تو تم نے جمہوریت سے نوازا کبھی کہا کہ جناب چیف آف دی آرمی سٹاف اکی چیز کے ذمہ دار ہیں کہ انہوں نے جمہوریت بنانے میں نام کو دار ادا کیا۔ آج اسے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ وہ بات ہے کہ :  
کار بد تو خود کر سے نام اسو شیطان کا

لیکن اس کے علاوہ جناب والا! فوج پر ہمیں فخر ہے۔ اور میں یقین ہے کہ وہ جمہوریت کے استحکام کے لئے جمہوری اداروں کے قیام کے لئے آئندہ بھی حکومت کا ہاتھ بٹاتی رہے گی۔ جب ضرورت پڑتی ہے فوج کو بلا تے ہیں۔ لاؤ اینڈ آرڈر disturb ہوئے تو فوج کو بلا تے ہیں۔ سرحدوں پر خطرہ ہوتا ہے تو فوج کو بلا تے ہیں۔ الیکشن میں ضرورت ہوتی ہے تو فوج کو بلا تے ہیں۔ اور پھر جب اپنی کڑوت کہہ رہے آپ کی حکومت بربط ہوتی تو طعنہ بھی فوج کو دیا جاتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ایک سازش ہے پاکستان کی عوام کو فوج سے بدظن کیا جا رہا ہے کبھی انہوں نے امریکہ پر دھوئے کیا کہ غیر ملکی طاقتیں

بھی اس میں ملوث ہیں۔ اس آئینی اقدام کو امریکہ کی بھی حمایت حاصل ہے جناب والا یہ ایک فیش بن چکا ہے۔ کہ ایک طرف ہم امداد کے لئے امریکہ کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہیں۔ توقع رکھتے ہیں کہ وہ ہمیں ماڈرن ٹیکنالوجی سے نوازے۔ جدید سہتیار ہمیں دے۔ ہمارے مفادات کی وہ نگہداشت کرے اور پھر اعتراض بھی امریکہ پر کرتے ہیں۔ شاہ فہد نے درخواست کیا کہ ہمیں پاکستانی فوج کی ضرورت ہے۔ اب اس میں بھی ہم فیصلہ نہیں کر سکتے کہ وہ فوج وہاں بھیجیں یا نہ بھیجیں۔ اعلان ہم نے کر دیا ہے۔ اخبارات میں آتا ہے۔ پیپرز پارٹی والے حضرات کہتے ہیں کہ فوج نہیں بھیجی جائیے اور دوسری طرف پھر امریکہ پر بھی اعتراض کرتے ہیں جناب، امریکی مفادات کی نگرانی ہم نہ کریں۔ اس کی ہم امداد نہ کریں۔ اس کی پالیسیوں کی ہم مخالفت کریں۔ تو کیسے یہ ممکن ہو سکا۔

جناب چیئرمین ! ایک طرف آپ امریکہ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ شیر کے مسئلے پر ہمارا حامی رہئے۔ بین الاقوامی فورم پر وہ ہمارا حامی ہے۔ افغانستان کے مسئلے پر وہ ہمیں دھک دے۔ ہمیں جدید اسلحہ دے۔ ہمیں امداد دے لیکن پھر اس کے ساتھ ہم امریکی مفادات کے خلاف کام کریں تو یہ مجھے ایسا لگتا ہے جناب چیئرمین کہ جب وہ وقت نزاع ہوتا ہے اس وقت انسان ہڈیاں بکتا ہے۔ تو سابق حکومت پر وہ وقت نزاع ہے اور وہ الٹی سیدھی باتیں کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

جناب چیئرمین ! میں امید ہے کہ جو ہیں اکتوبر کو انتخابات ہوں گے۔ عوام نے سینڈیٹ دیا تو انہی ایوانوں میں پیپرز پارٹی کو خوش آمدید کہیں گے لیکن ان کو پچا بیٹے کو اپنے کیٹے ہوئے گناہوں کی عوام سے معافی مانگیں۔ انہوں نے جو عوام کے ساتھ مذاق کیا ہے۔ جو غریبوں کی پارٹی ہو

[Malik Faridullah Khan]

ہوئے غریبوں کا استحصال کیا ہے۔ ان کے لئے بہترین معافی ہی ہوگی کہ عوام کے پاس جائیں۔ اور ان سے معافی مانگیں کہ دو سال ہم نے غلطی کی ہے۔ اور ہم آپ سے معافی مانگتے ہیں۔ صدر محترم کے اعلان میں ہمیں کوئی شک و شبہ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ۱۹۸۸ء میں ہم نے دیکھا کہ جب اعلان ہوا کہ ایکشنر ہوں گے باوجود اس کے کال کے خلاف پروٹیکٹڈ کیا گیا، حالات بھی سنگین تھے حالات بھی خراب تھے۔ تو منصفانہ اور نہایت دیانت دار انتخابات ہوئے۔ اب بھی ہمیں کوئی شک و شبہ نظر نہیں آتا۔ صدر مملکت نے جو اعلان کیا ہے کہ ۲۴ اکتوبر کو یہ انتخابات ہوں گے تو ضرور ہوں گے۔

اس کے علاوہ جناب چیئرمین! ہم فانا والے تو مرکز کے زیر انتظام ہیں۔ ان چیزوں کے ساتھ ہمارا تعلق بھی نہیں ہے چاہے جماعتی انتخابات ہوں یا غیر جماعتی ہوں۔ ہمارا اپنا ایک سسٹم ہے۔ اور وہ سسٹم یہ ہے کہ ہم مرکز کے زیر انتظام ہیں۔ اور ان حالات میں جبکہ ملک ایک بحرانی کیفیت میں مبتلا ہے۔ ہم حکومت وقت کے ساتھ، بھوری حکومت کے ساتھ پولو اور انعام کریں گے کہ وہ اس امتحان میں مسرور ہو جائے کہ ۲۴ اکتوبر کا جو مرحلہ ہے وہ بخیر و خوبی پایہ تکمیل تک پہنچے۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ! ایک مشکل یہ ہے کہ پروفیسر خورشید صاحب نے درخواست کی ہے کہ وہ فزیر اللہ خان صاحب کے بعد بولنا چاہتے ہیں۔ لیکن شاد محمد خاں صاحب اور بریگیڈیئر صاحب اور قاضی صاحب اگر آپ تینوں کی اجازت ہو تو پھر پروفیسر خورشید احمد کو میں فلور دے سکوں گا کیوں کہ ان کو لبض معروضیات کی بنا پر جلدی جانا ہے۔

جناب شاد محمد خاں اور جناب والا! میں بہت مختصر وقت لوں گا، مجھے بولنے کا وقت دیا جائے۔  
جناب ڈپٹی چیئرمین، جی آپ فرمائیں۔

جناب شاد محمد خاں، ہر شکریہ جناب چیئرمین، جناب والا! یہ موضوع کافی دنوں سے زیر بحث ہے لہذا مختصر طور پر میں اپنی معروضات پیش کرنے کا کوشش کروں گا صدر مملکت نے جو بروقت اقدام کر کے اس بدنام زمانہ حکومت کا خاتمہ کیا ہے۔ انہوں نے راسخی، بروایت اقربا پرور اور منہنگائی کی ذمہ دار حکومت سے نجات دلا کر اس قوم پر ہڑا احسان کیا ہے انہوں نے گزشتہ سال اپنی تقریر میں جو حالات کی نشان دہی کی تھی وہ انتباہ کی ایک صورت تھی۔ لیکن اس حکومت نے اپنی اصلاح نہ کی اور ہم یہ توقع کر رہے تھے کہ یہ کار خیر صدر صاحب جلد از حال کریں گے لیکن اس میں کافی دیر کر دی گئی۔ بہر کیف دیر آید درست آید کے مصداق جو کچھ بھی صدر نے کیا ہے ہم اس کی تائید اور حمایت کرتے ہیں۔

حضور والا! اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی گزارش کروں گا کہ احتساب کا عمل نہایت لازمی ہے یہ تاثر نہ دیا جائے کہ احتساب یک طرفہ ہو گا اگر احتساب وسیع تر مفاد کی خاطر ہو اس میں بالویشن بھی آئے ہو سکتے لوگ بھی آئیں تو اس پر خاطر خواہ اثر پڑے گا۔ تشکیل حکومت کے وقت بھی بعض لوگوں نے اس کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا اور یہ اعتراض اس نگران حکومت پر بھی ہو رہا ہے کہ اس میں ایسے غلام لوگوں کو کیا گیا ہے جن کو نہیں لیا جانا چاہیے تھا لہذا یہ بات اس اقدام کی نفی کرنے کے مترادف ہے اس لئے جو کچھ ہو رہا تھا۔ ہو گیا آئینہ کے لئے احتیاط برتنی چاہیے اور

[Mr. Shad Mohammad Khan]

وہ لوگ جو دنیاویاں تبدیل کرتے رہے ہیں انکو دوبارہ حکومت میں induct کرنا یہ سراسر ایک مذاق ہے اور عام لوگ اس سے اچھا تاثر نہیں لینے اس کے ساتھ جناب والا! یہ احتساب کا عمل جاری و ساری رہے اور مستقل نوعیت کی عدالتیں قائم کی جائیں تاکہ آئندہ کسی کو ایسی جرات نہ ہو اور صدر صاحب جو اقدام کر رہے ہیں یعنی جو آرڈیننس جاری کر رہے ہیں وہ نئی حکومت کی تشکیل سے پہلے پہلے نافذ ہو جانا چاہیے، تاکہ آئندہ یہ جعبہ بازلر کی صورت یا ہارس ٹریڈنگ کی شکل ہی نظر نہ آئے تاکہ ایک مستحکم حکومت مستحکم بنیادوں پر قائم رہے اور قوم و ملت کا کچھ خدمت کر سکے۔

جناب والا! محترم نے صدر مملکت سے ملاقات کرنے کے بعد جو اخباری بیان جاری کیا ہے اس میں خود اس نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ میرے ساتھ نااہل لوگوں کا کٹھ جوڑ تھا لیکن میں کسی کو برطرف کرنے کی جرات نہیں کر سکی اس طرح وہ اپنی نااہلی کا اعتراف کر رہی ہیں کہ ان سے بہت بڑے کام ہو گئے ہیں۔

اس کے علاوہ جناب والا! یہ سکیڈل آپ نے سنا کہ رچ کے دوران جو ناروا سلوک حاجیوں سے کیا گیا حاجیوں سے رشوت لی گئی اور پارٹی کے لئے فنڈز جھپٹائے گئے اور وہاں حاجیوں کو تکلیف ہوئی اور اجتماعی صورت میں جو بدعادی گئی اللہ تعالیٰ نے وہ سن لی اور اس بدنام زمانہ حکومت سے ہمیں ان لوگوں کی دعاؤں سے نجات مل گئی اور صدر صاحب نے جو اقدام کیا ہے وہ نہایت تعریف کے قابل ہے۔ اور اس سے نجات دلانے میں ہمیں مدد ملی، اس کے علاوہ حضور والا! ملازمتوں کے ضمن میں پلیمینٹ پیورو کا قیام، اقربا پروری کے لئے عمل میں لایا گیا اور امن و امان کی خراب صورت

## DISCUSSION ON THE DISSOLUTION OF THE NATIONAL ASSEMBLY

حال سے سندھ کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ اگر یہ اقدام نہ کیا جاتا تو یہ حالات دگرگوں ہو جاتے اور ہمیں بڑے خطرات میں پڑ جاتے کا احتمال تھا اور ہماری حیثیت بھی ایسی مشکوک ہو جاتی کہ باہر سے بھی ہم پر حملہ ہونے کا امکان تھا لہذا صدر کی طرف سے بروقت اقدام کرنے سے جو اصلاح احوال ہوئی ہے میں اس کی تکریم و تائید کرتا ہوں۔

حضور والا! اس کے بعد کونسل آف کامن اٹریسٹس کا نہ بلانا اور نیشنل فنانس کمیشن کا ترتیب نہ دینا صوبائی خود مختاری میں مداخلت کرنا یہ بھی اس حکومت کے ناروا کام تھے جس سے لوگوں میں شکوک و شبہات بڑھ گئے تھے۔ اور صوبائی خود مختاری کو جو نقصان پہنچایا گیا اس کی اصلاح بھی اب بنیاد ضروری ہے تاکہ ۱۹۷۳ء کے آئین کے مطابق جو صوبائی خود مختاری میں مراعات دی گئی تھیں اس پر عملی طور پر عمل کیا جائے اور سابقہ بے انصافیوں کا ازالہ کیا جائے۔

جناب والا! پیپلز ورکس پروگرام کا اجراء کرنے کے بعد الپوزیشن کے ممبران یا سینیٹ کے ساتھ جو ناروا سلوک کیا گیا وہ انٹرنیشنل شمس ہے کوئی بھی حکومت اُن نے ایسی نہیں دیکھی جو ایک فرقہ بن کر سرکاری کام چلا سکے۔ انہوں نے سینیٹ کے خلاف vilification

Programme بنایا اگرچہ آخر میں اُن کو منہ کا کھانی پڑی۔ انہیں اس ہاؤس کا احترام کرنا چاہئے تھا ممکن ہے یہاں پر بھی ان کو سپورٹ ملتا اور کام اچھے طریقے سے چلتا اب جناب والا! میں آخر میں صدر صاحب سے پرزور مطالبہ کر دے گا کہ چونکہ یہ وطن اسلام کے نام پر بنا ہے اس لئے اسلام کے نفاذ کے لئے آرڈیننس بھی اگر جاری کرنا پڑے تو دیر نہیں کرنی چاہئے تاکہ لوگوں کا ایک دیرینہ خواب یا مطالبہ پورا ہو اور اس کے علاوہ میں بھی حوائث سے



[Mr. Shad Mohammad Khan]

عرض کروں گا کہ ایک آرڈیننس کے ذریعے یا اسمبلی میں قانون سازی سے عورت کو وزیر اعظم کے عہدہ کے لئے نااہل قرار دیا جائے۔ حضور والا! صدر نے جو اقدامات کئے ہیں ہمیں ان سے اتفاق ہے اور ہم اپنی مکمل حمایت کا یقین دلاتے ہیں۔ شکریہ!

جناب ڈپٹی چیئرمین ہر پروفیسر نور شید احمد۔

پروفیسر نور شید احمد۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے اپنے دونوں محترم سینئرز بھائیوں جناب بریگیڈیئر عبدالقیوم اور قاضی عبداللطیف صاحب کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے آرڈر آف ٹرن بولنے کا موقع دیا۔ جناب والا! میں اس مسئلے کے ادھر آپ کی اجازت چاہتا ہوں کہ اپنے خیالات کو پوری طرح پیش کروں اور چونکہ میرے خیالات شاید کم از کم سائل کی حد تک اس سے کچھ ہٹے ہوئے ہیں جس طرح رائے کا اظہار اب تک اس ایوان میں کیا گیا ہے میں آپ سے اجازت چاہوں گا کہ مجھے موقع دیں تاکہ پوری بات قوم کے سامنے رکھ سکوں۔

جناب والا! سب سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ یہاں کچھ تاثر دیا گیا ہے اور یہی تاثر پورے ملک میں دیا جا رہا ہے اور بیرون ملک بھی دیا جا رہا ہے کہ گویا کہ ملک میں جمہوریت کی بے باک لپیٹ دی گئی ہے اور جمہوری حکومت کو ہٹا دیا گیا ہے۔ میں پورے ادب کے ساتھ یہ بات کہتا چاہتا ہوں کہ جو افراد یہ انداز گفتگو اختیار کرتے ہیں اور اس کے لئے پریس اور میڈیا میں ایک مہم چلا رہے ہیں۔ وہ نہ ملک کے ساتھ انصاف کر رہے ہیں اور نہ جمہوریت کے ساتھ

میرے کچھ ساتھیوں نے یہاں یہ بات بھی ہے کہ ہمیں ایک جمہوری طریقے سے منتخب ایوان کی موت پر بڑا دکھ اور افسوس ہوا ہے میں چاہتا ہوں کہ ہم اس مسئلے کے اوپر بالکل مغز جذباتی انداز میں گفتگو کریں اور جو حقائق ہیں ان کو سامنے رکھ کر اس ملک کو جمہوریت کے راستے پر دستور کے مطابق چلانے کی کوشش کریں۔

پھر جناب والا! صدر کو، فوج اور اس ایوان کو ٹیک میل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ کہہ کر کہ گویا کسی کے ساتھ کوئی ظلم ہوا ہے اور strategy یہ نظر آتی ہے جس طرح ۸۸ء میں مظلومیت کا کارڈ استعمال کیا گیا اسی طرح اب بھی ایک نئے انداز میں مظلوم بن کر لوگوں کے پاس جایا جائے اور انہیں اس طرح دھوکہ دیا جائے اس لئے میں جناب والا! اس مسئلے پر جس طرح غور کر رہا ہوں وہ ذرا اس انداز سے ہٹ کر ہے جو وہاں ہمارے دیگر دوستوں نے اختیار کیا۔

میں سب سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت اس ملک میں دستوری حکومت ہے۔ ۱۹۸۸ء میں ۱۷ اگست کو جو سانحہ ہوا تھا اس کے بعد قوم، سینٹ اور فوج یہ سب قابل مبارکباد ہیں کہ انہوں نے دستور کے نظام میں مسائل کا حل نکالنے کی کوشش کی۔ ہر وقت انتخابات ہوئے اور اس کے نتیجے میں پارلیمنٹ میں ایسا سی عمل شروع ہوا اس وقت بھی جو اقدام ہوا ہے۔ وہ دستور کے تحت ہے اس اقدام کے ساتھ ساتھ دستور کے مطابق نے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا گیا ہے ملک میں سب کو اپنی بات کہنے کی آزادی ہے سیاسی ہم چلانے کا اور اپنے آپ کو قوم کے سامنے پیش کرنے کی آزادی ہے اس پر سے معاملے کو جمہوریت کی بامطلعت دینے اور constitutional coup "اور" فوج کی مداخلت" کا نام دینا میں سمجھتا ہوں یہ دستور کے ساتھ اور صدر کے ساتھ نا انصافی ہے اور اس ملک کے جمہور کے



[Prof Khurshid Ahmed]

عمل کے ساتھ بھی۔ وہ تمام افراد جنہیں جمہوریت عزیز ہے اور جو اپنی ذات کو جمہوریت کے مترادف نہیں سمجھتے ان کا فرض ہے کہ وہ یہ دیکھیں کہ انتہا پسندی سے احتراز کیا جائے۔ جیسا کہ میں ابھی عرض کروں گا کہ جمہوریت اعتدال پسندی کا نام ہے۔ جمہوریت نام ہے حدود کا لحاظ رکھنے کا۔ جمہوریت نام ہے دستور کو تسلیم کرنے کا اور اس کی پابندی کرنے کا۔ جمہوریت نام ہے قانون کی بلا دستی کا، جمہوریت نام ہے اس بات کا کہ دستور کے تحت جو بھی ادارے بنے ہیں۔ ان تمام اداروں کو اپنی اپنی حدود کے اندر کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ جمہوریت صرف اس معاشرے میں پیدا ہو سکتی ہے جہاں انتہا پسندی نہ ہو جہاں سوسائٹی کی بنیادی چیزوں کے بارے میں اتفاق رائے ہو جہاں اصل اہمیت پروگرام اور پالیسی کو ہو، افراد کو نہ ہو۔ افراد کی ایک اہمیت ہے لیکن جہاں کوئی فرد اپنے آپ کو جمہوریت کے مترادف بنا لے اور یہ شکل بن جائے کہ وہ ہے تو جمہوریت ہے اور وہ نہیں ہے تو جمہوریت نہیں ہے۔ یہ خالص آمریت ہے اسی طرح آمر dictator وجود میں آتے ہیں اور تاریخ ان لوگوں سے بھری پڑی ہے جو اظہار عوامی تائید populism حتیٰ کہ انتخاب کے ذریعے برسر اقتدار آئے لیکن انہوں نے اگر دستور، قانون accountability اور اداروں کا احترام نہیں کیا اور اقتدار اور توازن کا راستہ اختیار نہیں کیا تو وہ ڈکٹیٹرن بن گئے، ہٹلر بھی باقاعدہ ایک قومی انتخاب کے ذریعہ اقتدار پر آیا تھا لیکن جس قسم کی آمریت اس نے قائم کی وہ سب کے سامنے ہے اور مجھے بڑے دکھ کے ساتھ یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ پیپلز پارٹی اور ان کی قیادت بدقسمتی سے جو راستہ اختیار کئے ہوئے ہے وہ یہی ہے کہ اگر کم میں تو جمہوریت ہے اور اگر کم نہیں ہیں تو جمہوریت نہیں ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو جمہوریت اور پاکستان کا اجارہ دار بنالیا ہے

یہ خالص آمرانہ ذہن ہے اور میں بڑی درد مندی کے ساتھ سپینز پارٹی کی قیادت سے یہ اپیل کرنا چاہتا ہوں کہ اگر وہ جمہوریت کے معاملے میں مخلص ہیں اور اس ملک میں دستوریت کو بردان چڑھانا چاہتے ہیں تو انہیں اس لائن کو اختیار نہیں کرنا چاہیے۔

جناب والا! ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۷ء تک جس طے سے جو نظام قائم رہا خود اس کے بارے میں سب سے بڑی غلطی یہ تھی کہ ایک فرد واحد کو سارے اختیارات دے دیے گئے تھے اور اس کا نام انہوں نے جمہوریت رکھا تھا۔ میں جس بات کو سب سے پہلے صاف الفاظ میں بیان کرنا چاہتا ہوں اور جناب والا! آپ کے توسط سے خود سپینز پارٹی سے کہنا چاہتا ہوں کہ انہیں اس ذہنیت کو ترک کرنا چاہیے اس کے بغیر وہ اس ملک میں جمہوریت کو بردان چڑھانے کے لئے ذریعہ اور مددگار نہیں ہو سکتی۔ جناب والا! میں اس سلسلے میں Michigan

University کے پروفیسر Lawrence کی کتاب The Enigma

of Political Development of Pakistan. سے ایک ریفیرنس دینا چاہتا ہوں

جس میں اس نے اس نفسیاتی کیفیت کا جائزہ لیا ہے اور یہ چیز میری نگاہ میں جمہوریت کے لئے سم قاتل کی حیثیت رکھتی ہے۔ Lawrence کہتا ہے کہ

"Bhutto equated his personality with Pakistan. Without him Pakistan would cease to have any meaning and no one believe this more than Bhutto."

اس کے بعد اس نے تفصیل دے کر بتایا ہے کہ کس طے سے ۱۹۷۳ء کے دستور میں اور دوسرے مواقع کے اوپر اس ذہنیت کی بنیاد کے اوپر سیاسی عمل کو بڑھایا گیا۔

[Prof Khurshid Ahmed]

خیاب والا! میں سب سے پہلی بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم جمہوریت کے معاملے میں غصے میں تو ہمیں اس ذہن سے نجات پانی ہرگز پیپلز پارٹی اس ملک کی ایک اہم سیاسی قوت ہے اس ملک کے ہر شہری کی طرح ان کا بھی حق ہے کہ وہ سیاسی عمل میں شریک ہوں اور جتنا ان پر عوام اعتماد کریں اس کے مطابق وہ کام کریں جہاں وہ بہ عنوانی کریں ان کا احتساب کیا جائے لیکن جو سیاسی حق ہے اس میں سب مساوی ہیں ہم ہرگز ان کو ان کے اس سیاسی حق سے محروم نہیں کرنا چاہتے لیکن پیپلز پارٹی یہ رویہ اختیار کرتی ہے کہ وہ اور وہ صرف جمہوریت کی دعوے دار ہے۔ وہ اور وہ صرف جمہوریت کی علمبردار ہے اور اس کے علاوہ سب جو ہیں وہ خلاف جمہوریت قوتیں ہیں۔ خیاب والا یہ ذہن آمرانہ ذہن ہے۔ despotic ذہن ہے اس کے نتیجے میں کبھی جمہوریت نہیں آسکتی اور اس کے نتیجے میں خود پیپلز پارٹی نے ماضی میں بھی چوٹ کھائی ہے نقصان اٹھایا ہے اور آئندہ بھی اٹھانا پڑے گا اس لئے سب سے پہلی بات خیاب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جمہوریت کا کوئی شیکے دار نہیں ہے ہم سب جمہوریت کے علمبردار ہیں یہ آپ کی منطق عجیب و غریب ہے کہ اگر ایک صاحب جنرل ضیا والحق صاحب کی وزارت کے ہیں تو وہ آمریت کے علمبردار ہیں اور وہی صاحب اگر پیپلز پارٹی کی وزارت میں آگئے تو وہ جمہوری بن گئے کتنے افراد ہیں جو جنرل ضیا والحق کی شوری یا ان کی کیمینٹ کے رکن تھے اور جب وہ پیپلز پارٹی میں آگئے، وزارتوں میں پہنچ گئے، ایڈوائزر بن گئے تو وہ جمہوریت کے علمبردار ہو گئے، وہ ضیاء کی باقیات نہیں رہے اور دوسرے تمام ضیاء کی باقیات ہیں۔

جناب والا! میں سب سے پہلے اس بات کو کہنا چاہوں گا کہ جمہوریت کے لئے ضروری ہے کہ ہماری approach جمہوری ہو۔ ہمارا ذہن جمہوری ہو۔ ہم pluralism کو ماننے کے لئے تیار ہوں۔ ہم عوام کے فیصلے کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ جب تک کہ ذہن نہیں آئے گا اس ملک میں جمہوریت پروان نہیں چڑھ سکتی، اس کے لئے اعتدال کی ضرورت ہے، توازن کی ضرورت ہے، اس کے لئے اس قسم کی شدہ بیانی کی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ راستہ انہوں نے اختیار کیا ہے۔

دوسری بات جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ذرا سوچیں کہ ہوا کیا ہے؟ سوایہ ہے کہ ایک قومی اسمبلی کو اور مولوں کی اسمبلیوں کو توڑا گیا ہے نئے انتخابات کے لئے، اسمبلی کو توڑا جانا ایک معروف سیاسی عمل ہے، اسمبلیوں کو کئی طریقوں سے توڑا جاسکتا ہے۔ جمہوریت میں ایک طریقہ تو یہ ہے کہ برسرِ اقتدار پارٹی کو عدم اعتماد کی تحریک سے شکست دی جاسکتی ہے۔ دوسری شکل یہ ہے کہ وزیر اعظم جب چاہے اپنی صوابدید پر صدر کو مشورہ دے سکتا ہے کہ اسمبلی کو توڑ دیا جائے اور نئے انتخابات کر لئے جائیں تیسری صورت یہ ہے کہ صدر کو یہ اختیار حاصل ہے کہ کچھ حالات کے اندر دو اسمبلی کو dissolve کر سکتا ہے۔ اگر دستور کے تحت اسمبلی توڑی جاتی ہے نئے انتخابات کرانے کے لئے، تو یہ جمہوری عمل کا دستوریت کا ایک حصہ ہے، اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ جمہوریت کی بے باک پلیٹ دی گئی ہے۔

جناب والا! میں آپ کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کی ناکامی اور غلط کاریوں کی وجہ سے ملک کے گوشہ گوشہ سے یہ آواز اٹھ رہی تھی کہ اسمبلی کو توڑا جائے اور مارچ ۱۹۹۰ء سے لے کر جولائی ۱۹۹۰ء تک ان چار ماہ میں، جتنا میں نے اجنارات میں دیکھا ہے اس کے مطابق جہاد

[Prof. Khurshid Ahmed]

خود سابق وزیر اعظم صاحب نے اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ہم ڈسٹرکٹ انتخابات کے لئے تیار ہیں اور ہم ڈسٹرکٹ انتخابات کے لئے اپوزیشن سے بات کرنے کے لئے تیار ہیں اور اگر اپوزیشن اس بات کے لئے تیار ہے تو ڈسٹرکٹ انتخابات کرائے جاسکتے ہیں۔ خواب والا! ڈسٹرکٹ انتخابات کیا چیز ہیں؟ ڈسٹرکٹ انتخابات کے یہ معنی ہیں کہ اسمبلی کو توڑا جائے اور عوام سے دوبارہ مینڈیٹ لیا جائے۔

جناب والا! آپ کو معلوم ہے کہ آئی جے آئی نے سی، او، پی کی پارٹیوں نے بہت سے independent افراد نے اس امر کا بار بار مطالبہ کیا تھا کہ یہ اسمبلی اپنا افادیت رکھو گی ہے حکومت کی کارکردگی غیر تسلی بخش ہے اس لئے عوام سے دوبارہ مینڈیٹ لیا جائے میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر اسمبلی توڑ کر انتخابات کی نئی تاریخ متعین کی جائے تو یہ کسی پر ظلم نہیں ہے بلکہ عوام سے نیا مینڈیٹ لینے کے مترادف ہے۔ اور اگر عوام سے نیا مینڈیٹ لینے کے لئے سابق وزیر اعظم صاحبہ ڈسٹرکٹ انتخابات کا راستہ اختیار کرنے کے لئے تیار تھیں تو پھر جب صدر محترم نے عوام سے مینڈیٹ لینے کے لئے اسمبلی توڑی ہے تو اس میں کیا چیز مانے ہے۔

جناب والا! ان کی یہ بات کہ ابھی اس اسمبلی کو بیس ماہ ہوئے تھے کہ توڑ دی گئی جب کہ اس کی مدت پانچ سال تھی، کے سلسلے میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ایک غیر متعلقہ بات ہے بلاشبہ اسمبلی کی مدت normally پانچ سال ہوتی ہے اور جمہوریت میں یہ رعایت ہے کہ کبھی بھی اس مدت کو پورا نہیں کیا جاتا۔ بالعموم اس سے پہلے نئے انتخابات کرائے

جاتے ہیں۔ انگلستان میں *House of Commons* کی مدت پانچ سال ہے لیکن جنگ کے حالات چھوڑ کر کبھی ایسا نہیں ہوا ہے کہ یہ ہاؤس چار سال سے زیادہ عرصہ تک چلاؤ۔ چار سال کے اندر ہی نئے انتخابات ہو جاتے ہیں اور جناب والا! میں اس سلسلے میں آپ کے سامنے حقائق رکھنا چاہتا ہوں کہ یہ خالص جمہوری روایات کا ایک حصہ ہے کہ اگر ضرورت ہو تو اسمبلی کو اپنی مدت سے بہت پہلے *dissolve* کر دیا جائے اور نئے انتخابات ہوں، میں نے پہلی جنگ سے لے کر اس وقت تک جو جائزہ لیا ہے انگلستان کی پارلیمنٹ کا جو سب سے بڑی پارلیمنٹ ہے جسے *mother parliament* کہتے ہیں، اس کے مطابق صورت حال یہ سامنے آتی ہے کہ جنگ کے بعد پہلا انتخاب جو ہوا ہے وہ پارلیمنٹ کی پونے چار سالہ عمر کے بعد ہوا ہے لیکن اس کے بعد پارلیمنٹ کی جن نے اپنے کام کا آغاز ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء کو کیا، وہ صرف ۲۶۱ دن تک، یعنی ایک سال سے بھی کم عرصہ برودئے کار رہی، اسے اتنے قلیل عرصے میں *dissolve* کر دیا گیا، اس کے بعد دوسری پارلیمنٹ جو انتخاب کے نتیجے میں معرض وجود میں آئی ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء کو اس نے کام شروع کیا ہے اور ۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء کو اسے *dissolve* کر دیا گیا ہے۔ یعنی صرف ۲۶۲ دن تک یہ چلی۔ اس کے بعد *House of Commons* کا جو سیشن تھا ۱۵ دسمبر ۱۹۲۹ء کو شروع ہوا اور ۷ اکتوبر ۱۹۳۱ء تک، یعنی دو سال ایک سو پانچ دن میں ختم کر دیا گیا۔

[Prof Khurshid Ahmed]

دوسری جنگ کے بعد پہلی مارچ ۱۹۵۰ء کو بر House of Commons منتخب ہو کر آیا، اسے ۵ اکتوبر ۱۹۵۱ء کو dissolve کر دیا گیا، یعنی ایک سال بعد۔ اس دن کے بعد اس کے بعد جناب والا، House of Commons ۲۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو منتخب ہو کر آیا ہے، اور ۱۹ مارچ ۱۹۶۶ء کو، یعنی ایک سال اور چار مہینے میں dissolve کر دیا گیا۔ یہ سارے واقعات Evorgenis کی کتاب پارلیمنٹ "اور ایک تازہ کتاب

Parliament Functions Practices and Procedures by Grefix Royal

سے پیش کر رہا ہوں۔ جس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جمہوریت میں یہ چیز، ایک عام چیز ہے، کہ ایک پارلیمنٹ کو اپنی مدت پوری کرنے سے پہلے چھ مہینے میں، ایک سال میں، ڈیڑھ سال میں جیسے حالات تھا ضروریں dissolve کیا جاسکتا ہے اور dissolve کیا جاتا رہا ہے، اسے جمہوریت کے منافی نہیں سمجھا گیا، یہ کوئی جمہوریت کی بے باطل پالیسی کے مترادف نہیں ہے بلکہ اس کی حقیقت عین یہ ہے کہ آج دوبارہ اصل political sovereign

یعنی عوام سے رجوع کرتے ہیں ان کا رائے جاننا چاہتے ہیں، اگر حالات اور شواہد ایسے ہیں کہ جن میں یہ بات مسلمہ ہوتی ہو کہ پارلیمنٹ اس وقت عوام کی انگلیوں اور ٹانگوں اور خیالات کے مطابق نہیں چل رہی ہے تو پھر ایسی پارلیمنٹ کو dissolve کر کے دوبارہ عوام کو موقع دیا جائے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اپنی پسند کے نمائندے منتخب کریں، یہ اصل حقائق ہیں جناب والا! ان حالات میں جو فضا بنائی جا رہی ہے اور بیک میبل کیا جا رہا ہے، میری نگاہ میں جناب والا! وہ دستور، ملک اور جمہوریت کے خلاف ایک سازش ہے، اسے بند کیا جا رہا ہے، ملکی میڈیا کے ساتھ ساتھ اس میں، بیرونی میڈیا کو بھی استعمال کیا جا رہا ہے جس کے ذریعہ پاکستان



کو بیرونی دنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اور میں نے جو حقائق آپ کے سامنے پیش کئے ہیں، ان سے یہ بات بہت واضح ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ صرف اس لئے پارلیمنٹ توڑی گئی۔ ہے کہ جمہوریت کی بساط پلٹ دی جائے بلکہ یہ اقدام دستور کے تحت ہوا ہے، وقت سے پہلے یعنی مڈ ٹرم الیکشن کرائے جا رہے ہیں۔ اگر انہی مڈ ٹرم الیکشن کا اعلان وزیر اعظم خود کرتے تو جائز ہوتا اور یہ جمہوری ہوتا، اگر یہ ریفرنس صدر مملکت کر رہا ہے تو یہ ناجائز ہو جاتا ہے اور آمریت بن جاتی ہے اور فوج کی مداخلت بن جاتی ہے۔ جناب والا، یہ parameter غلط ہے اگر ہمیں جمہوریت کو مستحکم کرنا ہے تو اس کا طریقہ ملے گا کہ ہم بار بار عوام سے رجوع کریں۔ میں آپ کے سامنے آٹمی کی مثال پیش کرتا ہوں، آٹمی میں گزشتہ سال پارلیمنٹ معرض وجود میں آئی اور اس میں کسی کو بھی مباحثی حاصل نہ ہو سکی، لہذا چھ ماہ کے اندر دوبارہ الیکشن کرائے گئے، پھر پارلیمنٹ کا آٹھ ماہ کے اندر تیسرا انتخاب کرنا گیا۔۔۔۔۔ تو جمہوریت میں عوام کو بار بار ریفرنس دینا، یہ ایک صحت مند چیز ہے، یہ ایک جمہوری عمل ہے۔ جمہوریت کو تقویت دینے کے مترادف ہے اس لئے ہمیں اس کو اس context میں لینا چاہیئے، نہ کہ اس کو کسی دوسری طرف موڑنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جناب والا! جوابات میں کہہ رہا ہوں وہ محض عملی سیاست سے ہی متعلقہ نہیں ہے۔ بلکہ میں آپ کے سامنے کم از کم constitutional history کی ایک مثال پیش کرتا چاہتا ہوں، آپ اس بات سے واقف ہیں کہ constitutional law



[Prof. Khurshid Ahmed]

پرس دوریس A.B. Daisy سب سے بڑی اتھارٹی سمجھا جاتا ہے اور انگلستان کا جو اس مسئلے میں تجربہ ہے اس سے سب ایک مثالی چیز مانتے ہیں، میں یہ آپ کے سامنے dissolution کے مسئلے کے اوپر پیش کرنا چاہتا ہوں Daisy نے بڑی مفصل بحث کی ہے اور بہت ہی واضح انداز میں ان سب پیوڈن کو نمایاں کیا ہے جس میں یہ چیز بھی آتی ہے اگر ایک minority government ہے، یعنی اگر گورنمنٹ vote of confidence سے لے سکے تو اس صورت میں فوری طور پر عوام کے پاس ریفرنس ہونا چاہیے اور یہ بھی بتایا ہے کہ ایسے حالات ہو سکتے ہیں کہ ایک گورنمنٹ کو پارلیمنٹ کی majority حاصل ہو لیکن اس کے باوجود اس بات کی ضرورت ہو کہ House of Commons کے لئے عوام سے ریفرنس کیا جائے۔ تو یہ ریفرنس دستوری ہے۔ یہ ریفرنس سیاسی لحاظ سے جائز ہے اور یہ ریفرنس کسی حیثیت سے elected بھی constitution کی violation نہیں۔ بلکہ یہ representatives یا parliamentary sovereign کے مقابلہ میں جو political sovereign ہے یعنی legal sovereign سے political sovereign سے۔ یعنی people سے ریفرنس ہے۔ ہاں اگر کسی موقع کے اوپر عوام سے ریفرنس نہ کیا جائے تو بات دوسری ہوگی۔ لیکن جب الیکشن کیا جائے اور عوام سے ریفرنس کیا جائے تو اس کی حیثیت بہت مختلف ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ چند جملے آپ کو Daisy کے پڑھ کر سناؤں۔

## DISCUSSION ON THE DISSOLUTION OF THE NATIONAL ASSEMBLY

"Ministers placed in a minority by a vote of the Commons have, in accordance with received doctorines, a right to demand a dissolution of parliament. On the other hand, there are certainly combination of circumstances under which the Crown has a right to dismiss the Ministers who command a parliamentary majority and to dissolve the parliament by which the Ministers are supported. The prerogative, in short, of dissolution may constitutionally be so employed as to over-ride the will of the representative body or as it is popularly called the People's House of Parliament. The discretionary power of the Crown occasionally may be and according to the constitutional precedents sometimes ought to be used to strict an existing House of Commons of his authority by the reason why the House can in accordance with the Constitution, be deprived of power and of existence is that an occasion has arisen on which there is a fair reason to suppose that the opinion of the House is not the opinion of the electors and a dissolution is in its essence, an appeal from the legal to the political sovereign, a dissolution is allowable or necessary whenever the wishes of the legislatures are or may fairly be presumed to be different from the wishes of the nation."

جناب والا! اس پر مفصل بحث میں نہیں پڑھ رہا صرف ایک relevant میں  
 نے آپ کو پڑھ کر سنایا ہے جس سے آپ یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ انگلش لاء کے اندر  
 کے اندر یہ parliamentary practice Constitutional position ہے اور  
 اس کے اوپر بڑی دلچسپ بحث انگلستان میں ۱۹۱۳ء میں ہوئی۔ جبکہ آئرلینڈ کے مسئلے کے  
 اوپر King میں اور پارلیمنٹ کے اندر difference ہو گیا تھا تو اس

[Prof Khurshid Ahmed]

کے اوپر لندن ٹائٹلز میں کئی مہینے تک یہ بحث چلتی رہی۔ تو اس بحث میں بھی حرفِ آخر Daisy نے پیش کیا تھا۔ اور اس نے چیلنج کیا تھا کہ یہ

Constitutional position میں نے بیان کیا ہے اور یہ پوزیشن Unchallenged accepted position in the constitutional law ہے میں ذرا جلدی سے

آپ کو اس کا بھی ریفرنس دے رہی ہوں تو اچھا ہے۔۔۔۔۔

سید فیض اقبال : کیا جاوید جبار موجود ہے؟

پروفیسر خورشید احمد : سب غائب ہیں آج۔

سید فیض اقبال : جناب چیئرمین صاحب! مجھے افسوس ہے کہ سینیٹ پارٹی کے

سابق وزیر قانون افتخار گیلانی جنہوں نے اپنی تقریر بڑی مدلل تقریر سمجھ کے کاٹی وہ اور جاوید جبار دونوں آج نہیں ہیں ہاؤس نے اس بات کا کافی نوٹس لیا ہے۔۔۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد : بہر حال قوم کے سامنے سارے حقائق آجائیں گے۔

جناب والا! میں کہنا چاہتا ہوں کہ daisy نے لندن ٹائٹلز میں ۱۵ ستمبر ۱۹۶۳ء کو لکھا ہے کہ:

"This doctrine has been repeated and defended during the last 28 years in every edition of my book. My opinion as to the occasion on which a dissolution may rightly take place, has, as far as I know, never been assailed and has never been controverted by any right or authority".

خیاب والا! جو بات میں پیش کر رہا ہوں وہ hearsay نہیں ہے میں نے  
 پہلے آپ کے سامنے سیاسی حقائق پیش کئے ہیں کہ پارلیمنٹ کو اس کی مدت پوری کرنے  
 سے پہلے dissolve کرنا کوئی جرم نہیں جمہوریت کے خلاف نہیں اس کی ایک نہیں  
 سینکڑوں مثالیں موجود ہیں یہ کام وقت کا وزیراعظم بھی کر سکتا ہے اور یہ کام وقت  
 کا صدر بھی کر سکتا ہے اور اگر ملک کے حالات تقاضا کریں تو اس کا مطالبہ بھی ہو سکتا  
 ہے۔ میں اس کی دو مثالیں دینا چاہتا ہوں۔ خیاب والا! ہندوستان میں کم از کم دو  
 صوبائی اسمبلیاں بگڑ گئیں شٹیٹ اسمبلی اور بہار سٹیٹ اسمبلی یہ دونوں اس بنیاد پر توڑ  
 دی گئیں کہ ان اسمبلیوں کے ارکان اور وزیروں کے بارے میں کرپشن کے چارج تھے  
 صرف کرپشن کے چارج، اور عوام اس کے بارے میں مطالبہ کر رہے تھے public  
 agitation تھا۔ صرف اس بنیاد کے اوپر یہ دونوں اسمبلیاں dissolve ہوئیں  
 اور اسے کسی نے جمہوریت کے خلاف نہیں سمجھا۔ نئے الیکشن ہوئے دوسرے  
 لوگ آئے یہ جمہوری عمل کا ایک حصہ ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو جمہوریت کا اجارہ دار  
 سمجھتے ہیں انہیں ان سارے حقائق کو سامنے رکھنا چاہیئے اور جو عمل یہاں ہوا ہے  
 ہم ممنون ہیں صدر مملکت کے کہ انہوں نے ان حالات میں صحیح اقدام کیا، دستور کے مطابق  
 اقدام کیا، جمہوری روایات کے مطابق اقدام کیا اور کوئی ایسا اقدام نہیں کیا کہ اسمبلی توڑ کر بیٹھ گئے، انہوں نے اسمبلی کو توڑنے کے ساتھ ساتھ  
 نئے انتخابات کی تاریخ کا اعلان کیا۔ کہ میں عوام کے پاس آ رہا ہوں عوام سے رلیف من  
 لے رہا ہوں اگر اس کا نام جمہوریت نہیں تو پھر جمہوریت کس کو کہتے ہیں۔

[Prof Khurshid Ahmed]

جناب والا! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں اور یہ بڑی زیادتی ہے کہ الیکشن کا ذکر آتے ہی ۱۹۷۱ء کے نوے دن کی بات کی جاتی ہے۔

اس وقت انتخابات postpone ہو گئے براکیا گیا کہ postpone کئے گئے اور سیاسی عناصر نے اس پر اپنے اضطراب اور اختلاف کا اظہار بھی کیا لیکن وہ آج کے لئے relevant نہیں ہیں کہنا ہوں کہ آج کے لئے اگر کوئی چیز relevant ہے تو صرف ایک ہے اور وہ یہ کہ غلام اسحاق خان صاحب نے مارگسٹ کو ملک کی صدارت کا چارج لینے کے بعد قوم سے وعدہ کیا تھا کہ وہ وقت پر انتخابات کرائیں گے، اور انہوں نے وقت پر انتخاب کرایا ہے چیز relevant اور اگر مارگسٹ کو اسمبلیاں توڑی گئی ہیں اور وعدہ کیا گیا ہے کہ مارگسٹ کو انتخابات ہونگے تو انشاء اللہ اس تاریخ پر انتخابات ہوں گے۔ یہ حقائق relevant حقائق ہیں۔ آپ جن گڑھے مردوں کو اکھاڑ رہے ہیں۔ آپ جمہوریت کو بلیک میل کرنے کی جو لغت استعمال کر رہے ہیں اور ملک کا نام بدنام کرنے کے لئے استعمال کر رہے ہیں یہ relevant نہیں ہے اسی ذیل میں جناب والا! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ privilege کے مسئلے کے اوپر ہمیں بار بار ہمارے محترم سائق وزیر قانون اور وزیر داخلہ اور وزیر سائنس و ٹیکنالوجی اسی ایوان میں کوئی ایک درجن مواقع کے اوپر بتا چکے ہیں کہ privilege کی خلاف ورزی اگر ہو تو عدالت میں جائیں یہ ایوان اس کے لئے صحیح جگہ نہیں لیکن آج جب وہ خود حکومت میں نہ رہے اور اب انہیں سینٹ کا استحقاق مجرد ہو گیا ہے یہ بڑا اچھا راستہ ہے کہ آپ حکومت میں ہوں تو آپ کی بورڈنگ کچھ اور ہو اور حکومت سے باہر آئیں تو بورڈنگ بدل جائے یہ کوئی اچھا سیاست نہیں۔

جناب والا یہ بات میں کہنا چاہتا ہوں کہ استحقاق کا مسئلہ اگر پیدا ہوتا اور یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جاوید جبار صاحب کے ساتھ ۱۹ مئی کے dissolution کے بعد میں نے بھی motion move privilege کی تھی لیکن اس کی بنیاد یہ تھی کہ اسمبلی توڑی گئی ہے۔ انتخاب کی تاریخ مقرر کیے بغیر اور اگر ایسا کیا جائے کہ انتخاب کی تاریخ مقرر کیے بغیر اسمبلی توڑ دی جائے تو فی الحقیقت سینٹ معطل ہو جاتی ہے اسی لئے کہ سینٹ کوئی قانون سازی نہیں کر سکتی جو اس فرض منصبی ہے جب تک کہ دوسرا ہاؤس بھی موجود نہ ہو لیکن اسی دستور میں جس میں کہ یہ نظام دیا گیا ہے یہ بات بھی موجود ہے کہ سینٹ کبھی dissolve نہیں ہوگا لیکن اسمبلی dissolve ہوگی۔

البتہ عام حالات میں dissolution کی یہ مدت ۹۰ دن سے زیادہ نہ ہوگی۔ ۹۰

دن کے اندر اندر کوئی استحقاق مجروح نہ ہوگا یہ part of the process ہے لیکن ہاں اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ صرف سینٹ رہے اور قومی اسمبلی نہ ہو تب پھر وہ ضرور استحقاق کا سوال پیدا ہوگا۔ لیکن اس وقت وہ کیفیت نہیں اور اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ privilege کا جو سہارا یا جارا ہے یہ صحیح نہیں ہے۔

جناب والا! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ میجر سنیتھ بھائی جاوید جبار صاحب نے دو کتابوں کا حوالہ دیا جو ایک

Parliaments of the World,

A Reference Compendium

اس کے صفحہ ۸۴۱ کا انہوں نے حوالہ دیا لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے پورا حوالہ نہیں دیا اور پوری بات اعلان کے سامنے نہیں رکھی جو حق و انصاف کے مطابق نہیں۔ اسی کتاب میں یہ بات صاف الفاظ میں لکھی ہوئی ہے مگر وہ آپ کو پڑھ کر ستانا ہوں۔

[Prof Khurshid Ahmed]

Page 841 "Strictly speaking one of the prerogatives of the Head of State who is called upon to arbitrate in a dispute between the executive and the legislative (this is the spirit of the provision made for this power in 14 countries).....

چودہ ممالک ایسے ہیں کہ جہاں صدر مملکت وزیراعظم کی advice کے بغیر یا وزیراعظم کی advice کے علی الرغم اسمبلی توڑ سکتا ہے یا توڑنے سے انکار کر سکتا ہے اور یہ وہ ممالک ہیں کہ جن میں فرانس اور آئینی جیسے ممالک شامل ہیں۔ اور انگلستان کی constitutional position میں نے آپ کو بتائی۔ اس کے بعد پھر آٹھ صفحات میں ایک ایک ملک کا نام لے کر constitutional position واضح کی گئی ہے۔ لیکن انہوں نے ان سب کو نظر انداز کر کے یہ بات کہی کہ کوئی دستور precedent اس کے لئے موجود نہیں ہے۔ دوسری کتاب انہوں نے رفیق کی تھی Ivor Jennings کی Parliament اس کا بھی میں نے مطالعہ کیا ہے اور پھر Ivor Jennings کی جو relevant کتاب ہے وہ ہے Cabinet Government اس کتاب میں Ivor Jennings نے دو مقامات پر dissolution پر آدھا آدھا جملہ لکھا ہے اور اس میں یہ بات کہی ہے کہ پارلیمنٹ کا dissolution جو ہے یہ اختیار ہے ایک long stick کی طرح جسے بالعموم استعمال نہیں کیا جاتا۔ لیکن ڈرانے کے لئے رکھا جاتا ہے یہ بات درست کہتے ہیں۔ لیکن Ivor Jennings نے Cabinet Government میں بدور کی بحث کی ہے اس مسئلے پر تقریباً اٹھارہ صفحات پر



Cabinet Government میں)۔ صفحہ ۲۹۹ سے لے کر صفحہ ۳۰۷ تک۔ اور وہاں اس

نے exactly یہی پوزیشن بیان کی جو میں آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ یعنی یہ کہ کچھ حالات میں پارلیمنٹ کو پرائم منسٹر کی advice کے بغیر مزیدت کی روشنی میں dissolve کیا جاسکتا ہے۔ یہ long stick صرف غائش کے لئے نہیں اگر ضرورت پڑے تو اسے استعمال بھی کیا جاسکتا ہے۔ اگرچہ deterrent

پunishment بلاشبہ اسی لئے ہوتی ہے کہ اس سے لوگ خائف رہیں۔ لیکن اگر deterrent سزا کے بارے میں معلوم ہوگا کہ یہ کبھی دی نہیں جائے گی تو اس کی deterrence ختم ہو جاتی ہے۔ جناب والا! یہ دونوں reference صحیح

نہیں تھے۔ ان دونوں میں یہ بات واضح ہے کہ جمہوری ممالک میں ایسی چودہ ممالک ایسے ہیں، مغربی tradition کے اندر کہ جن میں dissolution کے اختیارات موجود ہیں اور وہ constitutional ہیں وہ پولیٹیکل ہیں۔ وہ جمہوریت

کا ایک حقیقہ ہیں۔ وہ جمہوریت سے کوئی انحراف نہیں۔

جناب والا! اس وضاحت کے بعد اب میں اس پر آنا چاہتا ہوں کہ یہ بات ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہیے کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ ایک اسمبلی سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ عوام کے پاس جاؤ اور ان سے نیا مینڈیٹ لے کر آؤ۔ یہ خالص جمہوری عمل ہے اور اسے اس سے ہٹ کر کسی اور پس منظر میں پیش کرنا میں سمجھتا ہوں کہ حقائق سے انصاف نہیں ہوگا۔ اس کے

[Prof. Khurshid Ahmed]

بعد جناب والا! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ فیض اسمبلی کو توڑا جانا کیوں ضروری ہو گیا تھا۔ میری نگاہ میں جناب والا! جس بنا پر اس کو توڑا جانا ضروری ہو گیا تھا۔ اور اس سلسلے میں پھر میں پیپلز پارٹی کی قیادت سے درخواست کر دں گا کہ اگر وہ اس ملک میں جمہوریت اور دستور کے وفادار ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ روایت یہاں پروان چڑھیں تو وہ انتہا پسندی کا راستہ ترک کر کے اعتدال کا راستہ اختیار کریں۔ ورنہ اس کا نقصان ملک کو بھی پہنچے گا اور ان کو بھی پہنچے گا۔ جناب والا! میری نگاہ میں اسمبلی کا توڑا جانا اس لئے ضروری تھا کہ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ یہ اسمبلی ایک split mandate والی اسمبلی تھی۔ یہ بھی پر دہگینڈا کا شاہکار ہے کہ پیپلز پارٹی نے عوام سے حاصل کردہ mandate کو ان حدود میں نہیں رہنے دیا۔ جمہوریت کے تو معنی یہ ہیں کہ عوام نے جتنا اعتماد کیا ہو جو mandate دیا ہو اس کے مطابق چلا جائے۔ وہ mandate کیا تھا۔ پیپلز پارٹی اور آئی جے آئی اور دوسری جماعتیں اپنا منشور لے کر عوام کے پاس گئیں۔ سب کہتے ہیں کہ وہ آزادانہ انتخابات تھے۔ اس انتخاب میں ۴۸.۵ فیصد نے پیپلز پارٹی کو ووٹ دیئے اور تقریباً اتنا ہی ووٹ آئی جے آئی یا ان آزاد افراد کو حاصل ہوا جنہوں نے آئی جے آئی کو join کر لیا۔ مرکز میں ۲۳.۷ کے ہاؤس میں پیپلز پارٹی کو ایک سو چار افراد ملے۔ یہ ایک سو چار افراد دو سو سیتیس میں سے ہیں۔ جبکہ ۷۲ سے ۷۷ تک کی جوائن اسمبلی تھی پیپلز پارٹی جس میں lead کر رہی تھی اس میں ایک سو چونتیس میں سے پیپلز پارٹی کو ایک سو تین کی majority حاصل تھی۔ معلوم ہوا کہ عوام نے جنہوں نے ۷۰ کے انتخاب میں ایک سو چونتیس میں سے ایک سو تین پیپلز پارٹی کے لوگ منتخب کئے تھے۔ انہوں نے ۷۸ میں دو سو سیتیس میں سے ایک سو چار کی

تائید کی۔ پیپلز پارٹی نے اپنے منشور میں یہ لکھا تھا کہ ہم دستور میں یہ قریب کر دیں گے  
 آٹھویں قریب کو ختم کریں گے دیکھیں گے وہ کریں گے۔ عوام نے دوسو سینیٹیس کے ہاؤس  
 میں ایک سو چار افراد کو منتخب کر کے یہ mandate دیا کہ دستوری تبدیلی کا اختیار  
 آپ کو حاصل نہیں۔ یہ تھا وہ mandate لیکن انہوں نے اپنا اس minority کو  
 ایک contrived majority میں تبدیل کیا۔ اور جناب والا! مجھے دکھ سے  
 کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان کی تاریخ میں غالباً پہلی مرتبہ اس simple majority  
 کو absolute majority میں تبدیل کرنے کے لئے ملک اسی کے لوگوں کو نہیں  
 بلکہ بیرونی طاقتوں کو بھی استعمال کیا گیا۔ صرف بیرونی میڈیا ہی نہیں بلکہ امریکہ کا سفیر ان  
 ریکارڈ ہے کہ اس نے نیشنل اجنڈا کو انٹرڈیو دیتے ہوئے یہ بات کہی کہ ہم نے  
 پولیٹیکل مینجمنٹ میں ٹرانسفر آف پاور میں ایک رول ادا کیا ہے۔ اس طرح آپ اس  
 حکومت میں آئے۔ ہندوستان کو بھی آپ دیکھ لیجئے۔ اس کی مثالیں آپ بہت یاد کرتے  
 ہیں۔ ہندوستان میں ۱۹۵۱ء میں جو انتخابات ہوئے اس میں largest single party  
 کا ٹکڑا نہیں تھی۔ لیکن حکومت بنی largest single party کی نہیں باقی پارٹیوں کی  
 الپزیشن کی۔ تو یہ سارے permutations سیاست میں ممکن ہیں۔ لیکن آپ نے اپنی  
 اس simple majority کو ملکی و بیرونی ذرائع سے پریشر بیک میں اور  
 foreign influence کو استعمال کر کے contrived majority  
 میں بدلا۔ contrived majority میں بدلنے کے بعد پھر آپ نے سب سے

[Prof. Khurshid Ahmed]

پہلا کام یہ کیا۔ کہ اس دستور کے خلاف جنگ شروع کی جس کے تحت آپ نے حلف لیا تھا۔ اور جس میں کسی تبدیلی کا mandate عوام نے آپ کو نہیں دیا تھا۔ آپ کے منشور کے واضح اعلان کے باوجود انہوں نے آپ کو یہ حق نہیں دیا تھا اگر وہ آپ کو دو تہائی اکثریت اسمبلی میں دیتے تو اس کے معنی یہ تھے کہ انہوں نے آپ کو mandate دیا ہے۔ دستور میں ترمیم کرنے کا۔ انہوں نے آپ کو یہ mandate نہیں دیا۔ لیکن آپ نے اس split mandate کو اس hung parliament کو دوسرے ذرائع اختیار کر کے تبدیل کرنے کا کوشش کی جس میں سیاسی زبان بھی ہے بیک میل بھی ہے۔ پیسہ بھی ہے اور بیرونی ذرائع بھی ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے پاکستان کی قسمت کا فیصلہ پاکستان کے عوام نہیں کر رہے ہیں بلکہ Solarz, Galbreith, Oakley اور یہ لوگ کر رہے ہیں تو یہ ہے اس کی صورت حال جناب والا! اس کے بعد میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ کوئی بھی جمہوری حکومت ہو۔ جمہوری حکومت دستوری اداروں کے خلاف جنگ شروع نہیں کیا کرتی جمہوری حکومت نام ہی اس حکومت کا ہے جو دستوری اداروں کو تسلیم کرتی ہے اور انہیں ساتھ لے کر چلتی ہے۔ آپ نے آتے ہی سب سے پہلے صدر کو بیک میل کیا۔ پھر آپ نے فوج کو بیک میل کیا۔ پھر آپ نے سینیٹ کو بیک میل کیا۔ پھر آپ نے صوبوں کو بیک میل کیا۔ آپ کا عالم تو یہ ہے کہ ابھی آپ نے حلف نہیں اٹھایا اور آپ کا مناسدہ پنجاب کے گورنر کو کہتا ہے کہ

## DISCUSSION ON THE DISSOLUTION OF THE NATIONAL ASSEMBLY

پنجاب کی اسمبلی جس شخص کو منتخب کر رہی ہے اس سے آپ حلف نہیں۔ آپ نے واصل دستور کو تسلیم ہی نہیں کیا تھا۔ آپ نے دستبردی اداروں کو تسلیم ہی نہیں کیا تھا۔ جمہوریت کی اصل یہ ہے کہ آپ ان اداروں کو تسلیم کریں ان کو accomodate کریں۔ بلاشبہ ہم فوج کا کوئی سیاسی ردل نہیں چاہتے۔ فوج اس ملک کے دفاع کے لئے ہے اور اسے صرف اس ملک کے دفاع کے لئے رہنا چاہئے۔ اس معاملے میں فوج کی جو ضرورت ہوگی وہ ہم پورا کریں گے اپنا پیٹ کاٹ کر پوری کریں گے لیکن جداسی پیپلز پارٹی کی حکومت نے اختیار کیا وہ بڑا عجیب و غریب ہے جیسا کہ ہمارے دوستوں نے بتایا ایک طرف اس نے فوج کی خوشامد کی کوشش کی اسے تمہارے جمہوریت دیا، وقت بے وقت اس کے عقیدے بڑھے

Inter services Intelligence

اور دوسری طرف برسرِ اقتدار آتے ہی پہلی ضرب

پر لگائی جس کی حیثیت فوج کی آنکھ اور کان کا ہے۔ اس آئی ایس آئی پر جس کے خلاف سندھوستان برسوں سے ہم چلائے ہوئے تھے۔ وہ آئی ایس آئی جبکہ خلاف کابل برسوں سے ہم چلائے ہوئے تھا آپ نے کوشش کی کہ اس کو cripple کر دیں اس میں آپ ان کی appointment کریں کہ جو اس کے مزاج سے مطابقت نہیں رکھتے۔ پاکستان

Head of the Inter-services

ای نہیں دنیا کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی کہ

ISI

ایک ریٹائرڈ آفیسر کو بنایا گیا ہو

Intelligence

کا ہیڈ لازماً serving Military Officer ہونا چاہئے اس کے ذریعے کوشش کی گئی کہ

Chief کے ISI اور COS, Prime Minister

direct line build کی گئی

مل کر۔ harmony سے چلیں ایک اپنی

[Prof Khurshid Ahmed]

اور جناب والا یہ سب باتیں سامنے آرہی ہیں کہ اس کے بعد پھر آئی ایس آئی کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا، ایک طرف یہ اعلان کیا گیا کہ آئی ایس آئی کا political wing بند کر دیا گیا ہے اور دوسری طرف آئی ایس آئی کو اپنے سیاسی مقاصد کے لئے اپنی پارٹی کے لئے استعمال کیا گیا اور میں یہ بات پورے احساس ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ نومبر دسمبر ۱۹۸۵ میں جو تحریک علم امتداد چل رہی تھی اس موقع پر اور اس کے بعد آئی ایس آئی کے ذمہ دار افراد نے باقاعدہ written instructions بھیجیں اور آئی جے آئی کی قیادت کو shadow کیا گیا، ان کے ٹیلی فونز کو ٹیپ کیا گیا اور میں نے خود ان instructions کو پڑھا ہے جو سرکولٹ کی گئی ہیں۔ اور اس طرح میں یہ بات ذمہ داری کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ آئی ایس آئی کو ایک طرف اس کے اصل کام سے dislodge کیا گیا destroy کیا گیا اور دوسرے اسے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا گیا یہ دستوری اداروں کو تباہ کرنے کی پھر تھی اس سے آپ اس ملک میں جمہوری عمل کو آگے نہیں بڑھا سکے، جمہوریت محض ایمان میں چلانے کا نام نہیں ہے جمہوریت نام ہے اس بات کا کہ آپ دستوری اداروں کے مطابق احتیاط اور اعتدال کے ساتھ گاڑی کو آگے چلائیں یہ کام آپ نے نہیں کیا۔

میں اس سے آگے بڑھتا ہوں اور جناب والا! وزارت سے ہٹنے کے بعد سب سے پہلا ہدف Intelligence Military کو بنایا گیا پھر صدر کو بنایا گیا، پھر فوج کو بنایا گیا، حالانکہ سیدھی بات یہ تھی کہ وزیر اعظم کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ ٹھیک ہے مجھے



## DISCUSSION ON THE DISSOLUTION OF THE NATIONAL ASSEMBLY

ڈسمس کیا گیا ہے میں عوام کے پاس جاتی ہوں اور اگر میرا امن پاک ہے تو عوام مجھ پر اعتماد کریں گے۔ یہ راستہ اختیار نہیں کیا گیا۔ ڈسمس ہوتے ہی امریکہ ٹیلیفون کٹر کٹنے لگے کہ آؤ ہماری مدد کرو۔ وہی گال بریٹ، وہی سولارز، وہی پیپرک جو تمام یہودی لابی کے سرخیل ہیں۔ ان کو ٹیلیفون کٹر کے active ہو جاؤ۔ وہی کہتی کہ جس کو انتخاب سے پہلے استعمال کیا گیا۔ یہودی کمیٹی اس کو کہا گیا کہ تمام سینیٹرز کے اندر پھیل جاؤ Congress کے اندر پھیل جاؤ اور ہمارے لئے فضا پیدا کر دو اور جناب والا میں بڑے دکھ کے ساتھ یہ 'India Today' کہ وہ انٹر ویو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں کہ جس میں 'India Today' کے نمائندے سے سابق وزیر اعظم صاحبہ نے انٹر ویو کیا ہے اور اس انٹر ویو میں جو کچھ انہوں نے فرمایا ہے وہ یہ ہے سوال تھا کہ

"Was not ISI in your control, you removed Hammeed Gul. (Answer) No. He was promoted by the army. The ISI is a civilian agency managed by the armed forces. His duties were taken over by Military Intelligence. It was subverted. I think the long years of Zia Rule had something to do with it.

، (Question) Did you protest about this?

(Answer) I wanted the confidence of the Chief of the Army Staff. So, rather than going for confrontation, I talked to him. I think it was the officers loyal to Gen. Zia. Two months ago Zia's son was openly talking that I will be dismissed before his father's death anniversary. The newspapers had written about it."

بعد میں یہ بھی کہا کہ مجھے خبر نہیں تھی۔



[Prof. Khurshid Ahmed]

"(Question) But all this will not change after the election, so what is the point in your contesting them?

(Answer) That is while the civilian and the military have to sit together after elections and talk about it. Democracy in this country cannot succeed if the government's own intelligence agency are working against it. am not weak. I have the support of the people.

(Question) But what about provinces of Sind?

(Answer) This is a problem we inherited from the military dictatorship.

(Question) In the light of what you have been saying that the army was saying one thing and doing another, could there be some substance in the feeling in India that while you were well leaning towards India, the army was running its own different policy on East Punjab and Kashmir."

خیال فرمائیے کہ کتنا خطرناک کنٹا loaded سوال ہے اور سابق وزیراعظم صاحبہ

"I have no comments on that."

کا جواب بھی دے رہے ہیں۔

یہ ہے ملک سے وفاداری، یہ ہے کشمیر سے وفاداری، یہ ہے فوج اور اس ملک کے نظام کو چلانے والوں کی حالت۔ کیا ایسی قیادت پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ کیا اس سے آپ

کے ذہن میں وہ وقت یاد نہیں آتا کہ جب دسمبر ۱۹۸۸ء میں راجیو گاندھی اسلام آباد آئے تھے اور ہمارے کچھ جرائد مند صحافی براہ اس سے سوال کرتے ہیں کہ کشمیر میں کشمیریوں کے حق خود ارادگی کو کیوں بھول گئے ہو اور وہ کہتا ہے کہ وہاں تو کئی انتخابات ہو چکے ہیں۔ مسئلہ ختم ہو گیا ہے اور وزیر اعظم خاموش بیٹھ رہتی ہیں۔  
I have no comments.

جناب والا! یہ کوئی معمولی چیز نہیں ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ قوم کے سامنے سارے حقائق رکھوں۔ اسے معلوم ہو کہ اس ملک میں جمہوریت کے قائل کون ہیں وہ جو زبان سے جمہوریت جمہوریت ولاپتے ہیں لیکن جمہوریت کے ابتدائی اصول، دستور کا احترام، دستور کا اداروں کو مستحکم کرنا، اندرونی معاملات کو حدود کا پابند رکھنا، قومی مفاد کے خاطر اگر جان دینے کی ضرورت پیش آجائے تو اپنی جان پیش کر دینا لیکن یہاں ہندو صحافی 'India Today' کا غائبانہ کیا سوال کرتا ہے اور اس کا جواب سائیک فزکس ماہر کیا دیتی ہیں یہ ہے جناب والا! وہ دیکھ کہ کئی جہاں کی بنا پر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے۔۔۔ ٹھیک ہے عوام سے ووٹ آپ نے لئے ہیں اور جو بھی آئے گا عوام کے ووٹوں ہی سے آئے گا اور ہم بھی یہ جانتے ہیں کہ ہم عوام کے پاس حاشیے گئے اور عوام کو بتائیں گے کہ کیا حقائق ہیں لیکن جمہوریت محض نام لینے کا نام نہیں۔ جمہوریت نام ہے احترام کا ان تمام اداروں کے قانون کے ان processes کے اور جو کوئی اس میں انتہا پرستی کا راستہ اختیار کرے گا اعتدال کے راستے کو چھوڑے گا وہ جمہوریت کا دوست نہیں ہو سکتا۔

جناب والا! دستور کے خلاف ہم چلائی گئی آپ کو معلوم ہے کہ سینٹ کے خلاف ہم چلائی گئی ہیں ان تفصیلات میں نہیں جاتا اور لوگ بھی اس بات کو بھولے آئے ہیں اور صدر صاحب کی تقریر میں بھی وہ موجود ہیں۔ میں تو صرف یہ یاد دلانا چاہتا ہوں کہ ایک طرف

[Prof Khurshid Ahmed]

جو جمہوریت کی بات کرتے ہیں لیکن ان کا عالم یہ تھا کہ انہوں نے قومی اسمبلی کے اوپر غیر منتخب Advisers کی حکومت قائم کی قومی اسمبلی سے بھی بیالیس افراد کے لئے لیکن اصل حکمران وہ نہیں تھے اصل حکومت invisible government تھی بلکہ یاسابق visible government "جو ۸۰، ۸۴ شیرمارے ہوئے سیاستدان یاسابق بیوروکریٹس فوجی جن کے ذریعے سے حکومت کو چلا گیا اور جن پر خود قومی اسمبلی بھی پرجہ انتہی اور جس کا اعتراف انہوں نے خود no confidence motion کے بعد کیا کہ ہماری غلطی تھی جناب والا! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ قومی اسمبلی کو کام کرنے کا کتنا موقع دیا گیا۔ قومی اسمبلی کا کیٹی سسٹم ایک دن کے لئے بھی وجود نہیں آیا۔ اپوزیشن کو قومی اسمبلی کو پاکستان کی تاریخ میں دوبارہ requisition کرنا پڑا۔ نارل سیشن نہیں کئے جا رہے تھے۔ اس سینٹ کو کمزور دوبارہ requisition کرنا پڑا کیا آپ کو یاد ہے کہ ۱۹۸۸ء سے پہلے بھی ہم نے کبھی requisition کیا تھا۔ ہمیں اس کی ضرورت کبھی پیش آئی۔ وقت پر سٹین ہو تے تھے لیکن ان کے دور میں قومی اسمبلی اور سینیٹ کو بھی requisition کرنا پڑا یہ جمہوریت کے دعوے دار ہیں۔ قومی اسمبلی میں ڈبیٹ نہیں ہو سکتی تھی howling کی کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔ interruptions کئے جاتے تھے۔ اس پر رے زمانے میں ایک fresh piece of legislation نہیں آیا تھا۔ کیا اسی طریقے سے جمہوریت چلتی ہے۔ کیا اسی طریقے سے پارلیمنٹ کام کرتی ہیں۔ جناب والا! جمہوریت یا پارلیمنٹ محض انتخاب کر دینے کا نہیں جمہوریت نام ہے۔ ان تمام اداروں کو چلانے

کا ان کے سامنے accountability کا کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس ۲۰ سینے کے عرصے میں صرف دو بار وزیراعظم صاحبہ اس ایوان میں آئیں اور کسی ایک سوال کا جواب دینے کے لئے نہیں کسی بحث کو سننے کے لئے نہیں کسی مسئلے پر رائے share کرنے کے لئے نہیں بلکہ صرف روٹائی کے لئے یہ جمہوریت نہیں ہے۔

جناب والا! میں کہنا چاہتا ہوں۔ بدھستان اسمبلی کو توڑنا جبکہ ابھی اقتدار میں آئے ہوئے اسے تین مہینے بھی نہیں ہوئے تھے کہ یہ تیر چلانے شروع کر دیئے۔ اٹارنی جنرل کی بات بھی میں لانا چاہتا ہوں یہ دستور کا احترام ہے۔ یہ سینٹ کا احترام ہے کہ ایک ایسے شخص کو جو دستور کے مطابق اٹارنی جنرل نہیں بن سکتا اٹارنی جنرل بنایا جاتا ہے۔ سینٹ میں بحث کرنے کے بعد چیئر مین ردھنگ دیتا ہے کہ یہ آئین کے مطابق نہیں ہے اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اس کے خلاف گایاں دی جاتی ہیں۔ صدر مملکت کا معاملہ بڑا نازک معاملہ ہے۔ وہ سپریم کورٹ میں ریفرنس کے دوران اٹارنی جنرل کے مقابلے میں اپنا نمائندہ خود مقرر کرتے ہیں اور وہ عظیم سپریم کورٹ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے کہ اٹارنی جنرل نہیں بلکہ فلاں وکیل صدر مملکت کی نمائندگی کریں گے اس کے بعد بھی یہ توفیق نہیں ہوتی کہ اپنے اس پریذیکل nominee کو ہٹا دیا جائے اگر آپ اس کو لازماً چاہتے تھے تو لارڈز نے آپ کے پاس لاکھوں شکلیں تھیں لیکن اس طرح آپ نے صدر کی بے عزتی کی۔ ۶۰ پے سینٹ کی بے عزتی کی آپ نے دستور کا مذاق اڑایا۔

جناب والا! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ دستور محض ایک کتاب نہیں ہے دستور اس ملک کا بنیادی چارٹر ہے اور جمہوریت کا محاط ہے اور جمہوریت دستور کے اس فریم ورک

[Prof Khurshid Ahmed]

کے تحت چل سکتی ہے اس سے باہر نہیں تو جو لوگ جمہوریت کی بات کرتے ہیں ان کو اس چیز کو سامنے رکھنا چاہیئے۔ جناب والا! پبلک سروس کمیشن کو معطل کر دیا گیا یہ ایڈمنسٹریشن ریاست کا ایک ادارہ ہے۔ لازمی حکومت کے ذاتی ملازم نہیں ہیں وہ ریاست کے ملازم ہیں وہ دستور کے تحت وجود میں آتے ہیں اور دستور کے تحت اپنا کام کرتے ہیں مادہ انہیں نہ صرف یہ حق حاصل ہے بلکہ ان کو ذمہ داری ہے جہاں حکومت وقت کی بات قانون کے مطابق ہو مابین اور قانون کے مطابق ان کو تپائیں بھی کہ کہاں وہ غلط کر رہے ہیں آپ کو معلوم ہے کہ پراچہ کیس میں ہائیکورٹ نے کیا strictures پاس کئے ہیں صرف وزیر مایات کے خلاف نہیں بلکہ سیکریٹری کے خلاف کہ قادرے کے مطابق تیار فرض تھا کہ اس معاملے میں جو میجر پوزیشن ہے وہ جانتے اور پھر کینیٹ یا پرامن منسٹر کو یہ کیس بھیجتے فیصلے کے لئے تم نے اپنی ذمہ داری پوری نہیں کی یہ اس لئے کہ ایڈمنسٹریشن کو دستور کے مطابق چلانے کی بجائے سیاسی مصلحت کے تابع اپنے ذاتی ملازموں کی حیثیت سے استعمال کیا گیا اور یہ افوس کی بات ہے میں پھر سے کہتا ہوں کہ ہماری بیوروکریسی میں ایسے افراد موجود ہیں جو اس طرح ذاتی ملازم بننے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ افراد بھی ہیں جو انچی و ناداریاں لہوں میں تبدیل کر لیتے ہیں سب چیزیں جمہوریت کے خلاف ہیں یہ سب چیزیں اخلاقی حیثیت سے صحیح ہیں اور ان کی اصلاح کے لئے آپ قانون کی سکرٹری قائم کر سکیں گے نہ جمہوریت کو بدوان چڑھا سکیں گے۔

جناب والا مجرموں کو چھوڑنا اور پھر اس ملک میں جولا ریڈ آرڈر situation بنی ہے وہ آپ کے سامنے ہے یعنی اس ۲۰ ماہ میں صرف سندھ میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد مارے گئے ہیں جبکہ باقی تین صوبوں میں قتل کے جو واقعات ہوئے ہیں ان کے figure غالباً سڈھے پانچ سو تھی صرف ایک سو پچیس میں پورے ملک کے تین صوبوں سے تین گنا زیادہ اور اس کے باوجود ایک طرف اس کو mini-insurgency کہا گیا اور دوسری طرف اس کی اصلاح کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ فوج کا اختیارات دینے کے لئے تیار نہیں ہیں اور پورے ملک کو اپنی سیاست کی خاطر واؤ پر لگایا گیا۔

جناب والا! میں یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ شخصیت پرستی جمہوریت کی ضد ہے لیکن میں طرہ اس دور میں شخصیت پرستی کو پروان چڑھا گیا وہ افسوسناک ہے ایک خاندان کی حکومت بنانے کی کوشش کی گئی کیبنٹ ایڈوائزر پبلک اکاونٹس کمیٹی کا چیئرمین اور uncrowned king یہ سب دراصل شخصیت پرستی کے مظاہر ہیں۔ جناب والا! اگر پارلیمنٹ ہاؤس کا سنگ بنیاد مرحوم ذوالفقار علی بھٹو نے رکھا تھا تو وہ پتھر ضرور ہونا چاہیے تھا۔ اور اگر انیس تھا تو اسے اس کی مناسب جگہ پر لگانا بھی چاہیے تھا۔ لیکن کھس طریقے سے

پارلیمنٹ کے اگلے پر کھنک کا یہ ٹیکہ لگایا گیا ہے یہ افسوسناک ہے۔ جناب والا! سرکاری بلڈنگوں کو بھٹو ہاؤس بنانا، پاکستان کی ریل کو بھٹو ایکسپریس اور ذوالفقار ایکسپریس اور شاہنواز ایکسپریس بنانا، اداروں کے ناموں کو تبدیل کرنا یہ ساری ساری چیزیں فی الحقیقت بادشاہی کی ہیں۔ ان کا کوئی تعلق جمہوریت سے نہیں، اور بادشاہی سے مجھے یاد آیا کہ اسی ۱۵ اگست کو لندن ٹائمز

[Prof Khurshid Ahmed]

میں محترمہ سابق سینیٹر وزیر صاحبہ کا انٹرویو شائع ہوا ہے جو یہاں سے واپس گئی ہیں اور واپس جا کر جمہوریت کے خلاف پوری campaign چلا رہی ہیں لیکن لطف کی بات یہ ہے کہ خود ٹائمز کی جو correspondent تھی جس نے انٹرویو کیا ہے اس نے کہا کہ

This is the matriarch of the royal family dripping with gold.

صنم اور وہ دونوں جو لباس پہنے ہوئے تھیں جو زیور پہنے ہوئے تھیں اس کو لندن ٹائمز کی correspondent نے describe کیا

Matriarch of the royal family dripping with gold

اور انٹرویو میں اس نے یہ بھی کہا کہ

with chilling conviction that Bhutto were born to run Pakistan

یہ ہے جمہوریت۔ ملی گولٹ کر رہا ہوں۔

Bhutto were born to run Pakistan

یہ ہے وہ شاہانہ مزاج اور وہ شاہانہ انداز جس کے باوجود یہ جمہوریت کا نام لیتے

ہیں۔

جناب والا! میں اور اس میں ہمیں جانا چاہتا حقیقت یہ ہے کہ اسلامی اعتبار سے انہوں نے جو کچھ کیا قانون کی جو خلاف ورزیاں کیں شریعت کا جو مذاق اڑایا یہ تمام چیزیں ایسی ہیں جن پر بہت لمبی بات ہو سکتی ہے اور حقائق کی بنیاد پر ہو سکتی ہے پولیس کو یہ بہت کہتے ہیں کہ ہم نے پولیس کو آزادی دی لیکن حقیقت یہ ہے کہ پولیس کو

کس طرح mis-use کیا۔ ابھی جو کمیٹی کے سامنے facts advertisements دئے گئے ہیں کے صرف انہی بتا پر کہ کس طرح مساوات کو نوازا گیا اور کس طرح



دوسرے اخبارات کو اشتہارات سے محروم کیا گیا سیاسی مقاصد کے لئے حتیٰ کہ نیشنل بینک اور پبلک کارپوریشن تک کو مجبور کیا گیا وہ لاکھوں روپے کے اشتہارات سیاسی مقاصد کے لئے دیں۔ پیسے کو ایک دوسرے کے خلاف صرف اراد کرنے کی کوشش کی گئی۔ اخبارات بند کئے گئے گڈ ایسا نہیں ہے کہ پابندیاں نہ لگائی گئی ہوں آپ کو معلوم ہے کہ "مرکز" کے ساتھ جو کچھ کیا گیا۔ پاکستان ابزور کے ساتھ جو کچھ کیا گیا وہ بھی اخبارات سے تھے۔ میں اس کی پوری سنووری کو چھوڑ رہا ہوں۔ معیشت میں بھی corruption کی بہت سی چیزیں سامنے آگئی ہیں اور میرے پاس بھی انبار کے انبار ہیں اور خصوصیت سے جناب والا یہ نیوز لائن میں اگست ۱۹۹۰ء اور یہ سارا میٹریل جو ہے یہ اس وقت تیار ہوا ہے چھپا ہے جب سابقہ حکومت in power تھی۔ ایسا نہیں ہے کہ بعد میں کسی نے کیا ہو یہ تمام چیزیں پڑھنے کے لائق ہیں۔ اور دیکھنے کے لائق ہیں۔ اس میں مکھا ہوا ہے۔

"Hakim Ali Zardari, Chairman of Public Accounts Committee, met Awami Nation Party MNA Abdul Khaliq Khan. During this meeting Zardari is said to have offered his erstwhile ANP colleague a sugar mill's sanction, if he agreed to abstain from voting for the motion. As somewhat amused Khaliq Khan is said to have told him that he did not have money to invest in the venture to which the Prime Minister's father-in-law reportedly replied, "you do not have to worry about the finances. Everything including your equity can be arranged through the banks. The only condition is that four percent of the loan has to go to the PPP fund."

[Prof. Khurshid Ahmed]

جناب والا! اس کے اندر کچھ سیوس شائیں دی گئی ہیں، میں ان میں جانا نہیں چاہتا۔ لیکن میں صرف وہ facts پیش کرنا چاہتا ہوں جو incontrovertable ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پروفیسر صاحب! کتنا وقت اور لیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: میں ختم کئے دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں نے اس لئے پوچھا ہے کہ آپ کے بعد سرتاج عزیز صاحب

ایک statement دیتا جاتے ہیں، اور اگر آپ continue کرنا چاہتے ہیں تو کل آپ دوبارہ شروع کر لیجئے۔

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے، کل میں باقی تقریر کروں گا۔

(داخلت)

جناب ڈپٹی چیئرمین: پروفیسر خورشید صاحب کی باقی تقریر کل پر چلی گئی ہے۔ اب

ایٹم نمبر چھ کو لیتے ہیں۔ اس پر جناب سرتاج عزیز صاحب آپ کوئی statement دینا چاہیں گے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین صاحب! میں اس پر چند جملے کہنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: برجی فرمائیے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! جیسے کہ میں ابھی کہہ رہا تھا کہ پریس کے سلسلے میں

جو مختلف واقعات اس زمانے میں ہوئے ہیں ان میں سے ایک اس کا موضوع ہے اردو یہ

ہے کہ اردو ڈائجسٹ کی ترسیل روکی گئی یہ ڈائجسٹ ملک کا ایک بہت ہی مؤثر پریس ہے،

جو مجموعی طور پر ایک لاکھ کے قریب شائع ہوتا ہے۔

(ظہر کا اذان)

پروفیسر خورشید احمد، جناب چیرمین! میں عرض کر رہا تھا کہ "اردو ڈائجسٹ"

اس ملک کا ایک مؤثر جریدہ ہے، دنیا کے کم از کم چالیس ممالک میں یہ جاتا ہے، ایک لاکھ کے قریب اس کی اشاعت ہے، basically کوئی سیاسی پرچہ نہیں ہے،

بلکہ eulogise کے انداز کا ایک پرچہ ہے، کہ جس میں سماجی، فکری، علمی اور دیگر ہلکی پھلکی چیزوں کے ساتھ ساتھ سیاسی چیزیں بھی ہوتی ہیں۔ اس پرچہ کو کسٹم اتھارٹی نے روکا، اس

کے متعلق کوئی ایسی بات بھی نہیں تھی کہ اس کے خلاف کوئی پولیٹیکل پابندی تھی، ایسی قطعاً کوئی بات نہیں تھی اس پرچہ کو کسٹم حکام نے روک لیا اور اسے دنیا کے دیگر

ممالک میں پہنچنے نہیں دیا گیا۔ یہ اقدام آزادی تحریر، آزادی سیاست، آزادی صحافت کے خلاف ہے۔ یہ اقدام غیر دستوری اور غیر قانونی بھی ہے۔ کسٹم والے وہاں مداخلت کرتے ہیں۔

جہاں کوئی سنگٹنگ ہو رہی ہو کوئی غیر قانونی کاروبار ہو رہا ہو یا کوئی pornography دیرہ کا مطالعہ ہو۔ جوان کے دائرے میں آتا ہو، اردو ڈائجسٹ پر اس قسم کا کوئی اشارہ بھی

ظاہر نہیں کیا گیا، لیکن چونکہ اردو ڈائجسٹ کا بحیثیت مجموعی رنج اور لہجہ ان پوزیشن کی طرف رہا ہے، اس کی طرف رہا ہے، اس لئے اس کے خلاف یہ اقدام کیا گیا، اور یہ ایک خالص

سیاسی انتقام کا ذیل میں آتا ہے۔ اس بنا پر میں نے جناب والا! اس کو adjournment motion کا موضوع بنایا، اس پر ہاؤس کا ممنون ہوں کہ اس نے آزادی صحافت

اور سیاسی آزادی کے اس اہم مسئلہ کو نہ صرف یہ کہ بحث کے لئے قبول کیا، بلکہ بہت جلد ہی ہمیں بھی موقع مل گیا کہ ہم اس مسئلے کے اوپر آپ کے سامنے اپنی بات کہہ سکیں اور حکومت

کے موقف کو بھی سن سکیں۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کرنا چاہتا ہوں، لیکن میرا مقصد، اس ایوان

[Prof Khurshid Ahmed]

کا مقصد، اس موضوع کو یہاں لانے سے یہ ہے کہ قوم کے سامنے یہ بات آسکے کہ وہ لوگ جو انفرادی صحافت کے بند بنگ دعوے کرتے ہیں، ان کی حقیقت کیا ہے۔ ان کی نگاہ میں آزادی صرف اپنی تعریف کرانے کا آزادی ہے۔ ان کی نگاہ میں آزادی صرف اپنے عقیدہ خواہوں کو آزادی دینا ہے اور جہاں کوئی ایسی بات ہو جس پر وہ سمجھتے ہوں کہ ان کے خلاف جانا ہے، تو وہاں پر direct یا indirect وہ ذرائع بھی اختیار کئے گئے ہیں۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ابھی نذیر ناجی نے اپنے ایک کالم میں دو یا تین دن پہلے یہ بات لکھی ہے کہ ان بیس ماہ میں تین صحافی قتل کئے گئے ہیں۔ ان کی جانوں کا صحیح تحفظ نہیں کیا جاسکا ان کے قاتل بھی آج تک نہیں پکڑے جاسکے اور ان کو سزا بھی نہیں دی جاسکی۔ اس زمانے میں "مرکز" اخبار کو جلا گیا۔ آج تک یہ ایک mystery ہے

Pakistan Observer کو بند کیا گیا، اس کے ایڈیٹر کو گرفتار کیا گیا، اس سے

advertisement سے محروم کیا گیا، جسات اخبار جسے ۱۹۸۵ء سے ۱۹۸۸ء تک جو مسلم لیگ کا درختا، اور اس زمانے میں بھی جسارت اپوزیشن کا پرچہ تھا، لیکن ہر حال سال میں اسے ۶/۷ لاکھ تک کے اشتہارات ملتے تھے، لیکن اس جمہوری دور میں ہر quarter میں کم ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ آخری quarter میں اسے تین سو

روپے کے اشتہارات دیئے گئے تاکہ یہ بتایا جاسکے کہ ہاں، جی، ہم نے اشتہارات دیئے ہیں۔ ایک میٹروپولیٹن metropolitan پرچہ کو، یہ اشتہارات دیئے گئے مگر اس کے مقابلے میں "مسادات" جس کی سرکوشین جسارت سے بہت زیادہ نہیں ہے لیکن

اس کو ایک quarter میں چالیس لاکھ کے اشتہارات دیئے گئے۔ یہ مخالفت کی آزادی کی علمبرداروں کی بات ہے۔

جناب والا، اس بنا پر ایران کے لئے مزدوری متاثرہ اس کاوشوں اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے اور ساتھی جو اس مسئلہ میں بات کہنا چاہتے ہیں، وہ کہیں، درنہ پھر ہمارے وزیر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ! فیصیح اقبال صاحب، کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

سید فیصیح اقبال : میں بھی اس سلسلے میں جیسے ہمارے محترم پروفیسر صاحب نے فرمایا عرض کرتا ہوں کہ بات ہاؤس کے نوٹس میں رہے کہ ان اٹھارہ مہینوں میں انہوں نے جو پریس کی آزادی کا مذاق اڑایا ہے، وہ سب کے سامنے ہے۔ اس زمانے میں "بکیر" کے علاوہ اور بہت سارے اخبارات جو ہر دور حکومت میں الٹرا لیٹن میں رہے ہیں، ان سے یہ الجھتے رہے ان اخباروں اور رسالوں کے بارے میں یہ اتفاق ہے کہ ان کا کسی بھی وقت کی پارٹی سے تعلق نہیں رہا، یعنی آج بھی وہ اس حکومت کے خلاف نکلیں گے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ تنقید کیوں کرتے ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ جائز تنقید کرنا ان کا حق ہے۔

میں "بکیر" کے متعلق عرض کرتا ہوں کہ ان کے دفتر کو توڑا گیا، ان کو دھمکیاں دی گئیں جنگ اور نوائے وقت اخبار جو ملک کا سب سے بڑا اخبار ہے ان کے دفاتر میں بھی ایسا ہی ہوا۔ پاکستان میں اخبارات کے کوئی دفاتر نہیں بچے بلکہ کراچی میں ۱۵ گھنٹے تک جنگ ان کی تحویل میں رہا۔ اور چیف منسٹر صاحب نے فرمایا کہ جب تک آپ ان کے ورکرز سے ملے نہیں کہیں

[Syed Faseih Iqbal]

یہ دفتر ان کی تحویل میں رہے گا۔ جناب جہاں تک اس معاملہ کا تعلق ہے اُسندہ کوئی ایسی چیز کی جائے تاکہ کبھی بھی جیب کوئی گورنمنٹ بدلے تو کم از کم پریس تو اس سے آزاد ہوں ورنہ پریس کا کام کرنا بڑا دھبہ ہو گیا ہے۔ انہوں نے یہ کام اپنی جان آٹھیلی پر رکھ کر کئے ہیں۔ آج ہم لوگ احتساب کی بات کر رہے ہیں، تو میں اس حکومت کو بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ سب پریس کی مرہونِ منت ہے یعنی پریس والوں نے خبریں لگائیں dig out کیا جو انٹریکس تاریخ کا بدترین واقعہ ہے اور آج تک دنیا میں ایسا کہیں کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ جس میں صوبائی اسمبلی کا کوئی ممبر involve ہو یا کوئی ممتاز شخصیت involve ہو۔ آپ اندازہ کریں کہ لوگ کس گھناؤنے جرم میں ملوث تھے اس کا بھی کسی ایک اخبار نے نوٹس لیا اس نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر نوٹس لیا اور اس کا آپ نے دیکھا اسکو خمیانہ کیا مہکتا پڑا کہ تین صحافی ہمارے اسی جرم میں قتل کئے گئے ہیں۔ یہ جناب اس اٹھارہ مہینے کی کارگزاری ہے، اور میں نئی حکومت سے توقع رکھتا ہوں اور ان کو کم از کم پریس کے سلسلے میں یہ سوچنا چاہیے کہ وہ اپنی آزادی کو برقرار رکھیں بلکہ محسوس بھی کرائیں اور جہاں بھی ایسے واقعات ہوں اس کا نوٹس لیں۔ تاکہ آنے والی حکومت بھی کس اخبار کو political leverage کے طور پر استعمال نہ کر سکے۔

قاضی عبداللطیف : جناب والا! ایک گزارش کروں گا کہ امیڈو ڈائجسٹ کا جو معاملہ سامنے آیا ہے اس میں صرف اتنی ہی بات نہیں ہے کہ صحافت کا گھلا گھونٹا گیا ہے بلکہ یہ تو ڈاکہ ہے اس لئے کہ کسٹم والوں نے اسے ضبط کر لیا ہے اور اسے

روک لیا گیا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ انفارمیشن والوں کی طرف سے اس کے متعلق کچھ اعتراضات ہوتے یا ان کے متعلق کوئی گرفت ہوتی۔ وہ تو کچھ بھی نہیں ہوا ہے لیکن اس کے باوجود کسٹم والوں نے ڈائجسٹ کو ضبط کر لیا ہے اور بیرونی ممالک تک پہنچنے کا موقع نہیں دیا یہاں پر ہمارے قابل اقسام وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ ہمارے دور کے اندر نہنگامی حالات نہیں ہو گئے اور اس حکومت نے نہنگامی حالات پیدا کر دیے ہیں۔ ان کے دور میں تو یہی ہوا ہے کہ جن کو بھی مخالف سمجھا ہے اس کو گولی کا نشانہ بنایا

جناب ڈپٹی چیمبرمین بر سابق وزیر صاحب نے فرمایا تھا :

قاضی عبداللطیف ا۔ جی ۱۱ سابق وزیر صاحب نے فرمایا تھا :۔۔۔۔۔ اس نے فرمایا تھا کہ ہم نہنگامی حالات جاری نہیں کر رہے لیکن ان کے نہنگامی حالات یہی تھے کہ جن کے متعلق شبہ ہوا کہ یہ ہمارے خلاف ہے اسے گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ اور قاتل کا نام تک پتہ نہ چلا۔ بہر حال میں حرکت کی پوری تائید کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیمبرمین بر شکریہ جی۔ جناب سرتاج عزیز صاحب !

جناب سرتاج عزیز بر میں جناب سینیٹر صاحب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے یہ مسئلہ ایوان میں اٹھایا اور اس طرف توجہ دلائی جیسا کہ بیان کیا گیا تھا کہ ہرجون کو اردو ڈائجسٹ کی ۱۳۰۰ کاپیاں باہر بھیجنے کے لئے پیش کی گئی تھیں اور انہوں نے جو ڈائجسٹ کو روک کر



[Mr. Sartaj Aziz]

Under Section 197 and 198 of Custom Act

وزارت داخلہ کو ریفر کیا کہ آیا یہ میٹریل objectionable ہے یا نہیں؟ وزارت داخلہ  
نے ۲۸ جون کو آرڈر جاری کیا کہ اس کے بعد

under Section 23 of Registration and Printing

Press and Publication Ordinance 1989.

انہوں نے تمام کاپیاں forfeit کیں۔ جس کے تحت یہ آرڈر جاری ہوا۔ میں سمجھتا ہوں  
کہ یہ پریس کی آزادی کے بالکل منافی آرڈر تھا۔ میں نے اردو ڈائجسٹ کا وہ پرچہ خود مطالعہ  
کیا ہے اور یہ بڑا سنجیدہ تجزیہ ہے اس وقت کے سیاسی حالات کا جو ٹکڑا میں ہوئے،  
سندھ میں ہوا واقعات ہوئے اس کے حوالے سے دیگر جہوں کے حالات تھے۔  
اس کے حوالے سے بڑا سنجیدہ تجزیہ تھا۔ ٹائٹل مزور provocative تھا لیکن جو  
مجموعی آرٹیکل ہے وہ بہت ہی سیاسی لحاظ سے penetrating اور حالات  
کے مطابق تھا۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ اس آرٹیکل میں جن مسائل کی نشان دہی کی گئی تھی اگر حکومت  
ان پر توجہ دیتی تو شاید اگست والا واقعہ نہ ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آرڈر چونکہ آزادی صحافت  
کے بھی خلاف تھا اور آرٹیکل کی اصلی نوعیت کے بھی خلاف تھا۔ میں وزارت داخلہ کو  
recommend کر رہا ہوں کہ اس forfeiture کے order کو  
withdraw کریں تاکہ یہ پرچہ چاہے دیر سے جائے لیکن لوگوں کو مل جائے۔

جناب ڈپٹی چپمین ہر سرتاج عزیز صاحب! ایک گزارش ہے کہ ان لوگوں نے  
 از خود جو یہ initiate کیا ہے چاہے کسٹم والے ہوں یا وزارت داخلہ کے  
 جتنے بھی لوگ involve ہیں جو officers level پر ہیں کیا آپ ان کی بھی کوئی  
 accountability کر سکتے ہیں کہ از خود وہ اس قسم کے initiative  
 کیوں لے لیتے ہیں اور یہ confusion کس طرح پیدا کی۔۔۔۔۔  
 جناب سرتاج عزیز ہر۔۔۔ ان کو اتنی اہانت تو ہے کہ کوئی میٹریل اگر قابل اعتراض  
 نظر آئے تو متعلقہ اتھارٹی سی attention draw کریں اپونکہ اس کے ٹائٹل پر  
 چھپا ہوا تھا کہ مذہب اعظم یا مجرم اعظم، مجرم اعظم کو انہوں نے ریفر کیا کہ آیا آپ کے خیال میں قابل  
 اعتراض ہے یا نہیں۔ تو وزارت داخلہ نے پالیسی یول پر فیصلہ کیا کہ ہاں  
 objectionable ہے تو اس بنا پر سب کابیناں forfeit ہو گئیں  
 پروفیسر خورشید احمد ہر جناب اس کا ٹائٹل سوالیہ نشان کے ساتھ نہ  
 provocative ہے اور نہ کسی حیثیت سے بھی objectionable ہے۔۔۔۔۔  
 جناب سرتاج عزیز ہر۔۔۔ جی میں نے یہی کہا کہ مضمون کی جو نوعیت ہے وہ  
 بالکل سنجیدہ ہے اور اسی لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس forfeiture کو  
 اڑھائی مہینے آج گزر چکے ہیں۔ لیکن پرچہ کی افادیت ریکارڈ کے لئے اب بھی وہی  
 ہے تو وہ forfeiture order ہم withdraw کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین بہر بہت شکریہ مہربانی۔ جی فیصیح اقبال صاحب۔

سید فیصیح اقبال بہر جناب وزیر موصوف نے بڑا صحیح اور حوصلہ افزا جواب دیا ہے لیکن یہ ایک چیز بڑی عجیب لگی ہے کہ شاہ سے زیادہ شاہ کے ونا دار یعنی اس ملک میں یہ بھی ہوا ہے کہ اگر پتہ نہیں چلا کر وہ مواد قابل اعتراض ہے یا نہیں تو انہوں نے از خود یہ ایکشن لیا اور ہمارے ملک کے کسی افسر یا اہل کار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنی صوابدید پر وہ اہتیاات استعمال کرے جو اس کے لئے نہیں ہیں۔ ملک کی سلامتی کا مسئلہ ہے۔ ایسے بہت سے مواد چلے گئے ہیں جو ملک کی سلامتی سے متعلق تھے انہیں تو کسٹم نے نہیں روکا۔ چونکہ اس میں وزیرانظم کا نام آتا ہے اس کو خوش کرنے کا ایک پہلو تھا۔ اس قسم کے آرٹیکل ہر اخبار میں آئے میرے خیال میں انکا بھی احتساب ہونا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین بہر یہی سرتاج عزیز صاحب سے میں نے گزارش کی تھی لیکن انہوں نے بتایا کہ رولز میں ایسی کجگشت ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی چیئرمین بہر جی محمد احمد منٹو صاحب۔

**Mahmood Ahmed Minto:** Sir, it is not the duty of the Custom Officer to read material and then come to some conclusion and then refer it to the government.

جناب ڈپٹی چئیرمین ہر سر تاج عزیز صاحب نے بات بھی سن لی اور چکر وہ  
 اس معاملے میں تجربہ کار ہیں وہ دیکھ لیں گے۔ اور جو proper action ہوگا وہ لے لیں  
 گے۔ شکریہ !

The House is adjourned to meet tomorrow at 10.00 A.M. and that is 30th of August, 1990 that will be Thursday.

[The House adjourned to meet again at ten of the clock in the morning on Thursday, August 30, 1990].